Scanned & PDF COPY BY RFI

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

خلاف جدوجہد کا سبق ملتا ہے وہاں ہمیں گم گشتہ عمران بھی دوبارہ نظر آنے لگ گیا ہے اس ناول میں مزاح اور ایکشن کی فراوانی نے حقیقتاً بےحد لطف دیا ہے اور وہ عمران جو انتہائی پیچیدہ اور بین الاقوامی جرائم کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے خود بھی انتہائی سنجیدہ ہونے پر مجبور ہو گیا تھا ایک بار پھر اپنے پرانے روپ میں نظر آنے لگا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اس گروپ کے کارناموں پر مبنی مزید ناول بھی جلد از جلد لکھیں گے تاکہ ہم ایک بار پھر عمران کے مزاح اور دلچسپ ایکشن سے لطف اندوز ہو سکیں۔

محترم اجمل حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عمران کے مزاح اور دلچسپ حرکتوں کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے بے شمار قارئین نے بھی اپنے خطوط میں انہی خیالات کا اظہار کیا ہے بلکہ ایک صاحب نے تو اپنے خط میں فور سٹارز گروپ کو عمران کی واپسی کا نام دیا ہے۔ میں آپ کا اور دیگر قارئین کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اس ناول پر اپنی بے پناہ پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ انشاء اللہ فور سٹارز گروپ کے کارناموں پر مبنی دیگر ناول بھی آپ کو اسی طرح پسند آئیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی بیوک سڑک پر اس طرح چل رہی تھی جیسے پانی بہتا ہے۔ کار کا سسپنشن کا سسٹم اس قدر شاندار تھا کہ اندر بیٹھے ہوئے افراد کو سڑک پر موجود گڑھوں کے باوجود معمولی سا دھچکہ محسوس نہ ہو رہا تھا۔ کار کے آگے پاکیشیا کا جھنڈا پوری آب و تاب سے لہرا رہا تھا باوردی فوجی ڈرائیور بڑے مؤدبانہ انداز میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اس نے سفید اور سبز رنگ کی لائنوں والا انتہائی باوقار اور خوب صورت لباس پہنا ہوا تھا۔ کانوں میں سنہرے رنگ کے بالے تھے بالوں کی جدید تراش خراش نے جولیا کی خوب صورتی میں کچھ اور اضافہ کر دیا تھا۔ وہ بھی بڑے مؤدبانہ انداز میں سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی عقبی سیٹ پر ڈارک براؤن سوٹ میں ملبوس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو براجمان تھا اس کے چہرے پر سیاہ رنگ کا مخصوص نقاب تھا وہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

بڑے باوقار انداز میں کار کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا جب کہ دوسرے کونے میں گہرے نیلے رنگ کا کوٹ براؤن رنگ کی پتلون اور سفید رنگ کی قمیض پہنے عمران بھی سکڑے ہوئے اور سہمے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اس نے سرخ رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی۔ وہ اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے کسی نے اسے نادیدہ رسیوں سے جکڑ کر یہاں بٹھا دیا ہو وہ بار بار پہلو بدلنے کی کوشش کرتا لیکن ہر بار پہلو بدلنے کی بجائے صرف کسمسا کر رہ جاتا اس کی آنکھیں اس طرح حلقوں میں چاروں طرف گردش کر رہی تھیں جیسے سرچ لائٹس گردش کرتی ہیں چہرے پر حماقت کا آبشار سا بہہ رہا تھا اس کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار ایسی جدید کار میں بیٹھا ہو کار کے آگے پیچھے فوج کے چاق وچوبند مسلح جوانوں پر مشتمل چار جیپیں چل رہی تھیں اور یہ قافلہ خاصی تیز رفتاری سے ایک پہاڑی سڑک پر سفر کر رہا تھا سڑک کے دونوں اطراف میں حد نظر تک ویران پہاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ سڑک پر کبھی کبھی کوئی ٹرک یا بس نظر آجاتی تھی۔ ورنہ سڑک عام طور پر سنسان رہتی تھی۔

"مم۔ مم۔ میوزک نہیں چل سکتا اس خاموشی سے مجھے وحشت سی ہو رہی ہے"...... اچانک عمران کے منہ سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔ لیکن نہ ہی جولیا نے مڑ کر دیکھا اور نہ ہی پاس بیٹھے ہوئے ایکسٹو نے اس کی بات کا کوئی جواب دیا عمران چند لمحے ہونٹ بھینچے بیٹھا رہا۔ پھر اچانک خاموشی میں طبلہ بجنے کی آواز سنائی دینے لگی طبلہ بڑے دلکش

انداز میں بج رہا تھا اور عمران کے چہرے پر یک لخت جیسے انتہائی اطمینان و سکون کے تاثرات سے چھا گئے۔ اس کا منہ انتہائی تیزی سے چل رہا تھا کیونکہ طبلہ کی آواز وہ خود ہی ہونٹوں کی مدد سے نکال رہا تھا

"خاموش رہو"...... اچانک ایکسٹو کی انتہائی سرد آواز سنائی دی اور طبلہ کی آواز ایک دھچکے سے رک گئی۔

"یہ۔ یہ۔ تو پاکیشیائی کلچرل میوزک ہے"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو یہ پہاڑیاں ہی تمہارا مدفن ہوں گی۔ خاموش بیٹھے رہو"...... ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔ اور عمران اس طرح سہم گیا جیسے کسی معصوم سے کبوتر کو بھیانک ترین بڑی سی خونخوار بلی نظر آگئی ہو جب کہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا کا جسم بھی ایکسٹو کے لہجے سے اس طرح کانپا جیسے اس کے جسم میں سردی کی تیز لہر سی دوڑ گئی ہو۔

"مم۔ مم۔ مدفن۔ خدا کی پناہ۔ جیتے جی مدفن۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ظلم ہے۔ کہ کسی زندہ انسان کو مدفون کر دیا جائے اور وہ بھی ان ویران و سنسان اور بے آباد پہاڑیوں میں چلو کوئی نخلستان ہو۔ کھجور کے درخت ہوں سبزہ ہو۔ میٹھے پانی کا چشمہ ہو غزالی آنکھوں والی خوب صورت خواتین وہاں رہتی ہوں تو چلو زندہ انسان کا ایسے مدفن میں گزارہ ہو جائے گا مگر یہ ویران پہاڑیاں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہنا شروع کر دیا لیکن بڑبڑاہٹ کے باوجود اس کا لہجہ اس قدر بلند

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تھا کہ اس کے الفاظ واضح طور پر سب کے کانوں تک پہنچ رہے تھے۔

" پلیز عمران ۔ خاموش بیٹھو۔ یہ پاکیشیا کی عزت و وقار کا سوال ہے"...... اچانک جولیانے مڑ کر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا کی عزت کا سوال ۔ یعنی فرنٹ سیٹ پر عزت اور عقبی سیٹ پر وقار ہو تو بے چارہ عمران سوال بن کر رہ جاتا ہے اور سوال بھی ایسا جس کا جواب صرف خاموشی ہو سکتا ہے ویسے خاموشی کو نیم رضا کہا جاتا ہے لیکن عزت کے معاملے میں تو میں مکمل رضامند ہوں ۔ البتہ وقار کے معاملے میں واقعی نیم رضامندی ہی ہونی چاہیے ورنہ وقار کا کوہ گراں اگر بے چارے سوال پر گر پڑا تو سوال خیال میں بدل جائے گا اور خیال خواب میں ۔ اور خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوتے لیکن سوال یہ ہے کہ ایسے خواب ہی کیوں دیکھے جائیں جن کی تعمیر کی جائے تو خود خواب دیکھنے والا شرمندہ ہو کر رہ جائے کیوں جناب میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیزی سے چل رہی تھی۔

" تم خاموش نہیں بیٹھو گے"...... ایکسٹو کے لہجے میں اس بار غصے کی شدت نمایاں تھی۔

" بب ۔ بب ۔ بیٹھوں گا بالکل بیٹھوں گا جناب ۔ بلکہ بیٹھا ہوں قطعی خاموش ۔ ایک دم خاموش جج ۔ جیسے ۔ مس جولیا بیٹھی ہیں کیوں مس جولیانا فنرواٹر ۔ میں خاموش بیٹھا ہوں ناں ۔ آپ بے شک پوچھ لیں جناب مس جولیا سے"...... عمران بھلا کہاں خاموش بیٹھنے والا تھا

لیکن اس بار ایکسٹو نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ کار ایک موڑ مڑتے ہی تیزی سے گھوم کر ایک سائیڈ روڈ پر پہنچ کر اترنے لگی اور نیچے پہاڑیوں کے درمیان فوج کا ایک چاق و چوبند دستہ اس طرح کھڑا نظر آ رہا تھا جیسے کسی بڑی شخصیت کو گارڈ آف آنر پیش کرنے کے لئے کھڑا ہو ۔ ان کے ہاتھوں میں بھاری مشین گنیں تھیں ۔

" یہ ۔ یہ ۔ فائرنگ اسکواڈ تو نہیں ہے اوہ پلیز ۔ بس آخری بار معاف کر دیجئے اب نہیں بولوں گا آپ کو آپ کے وقار کا واسطہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی مس عزت کا واسطہ ۔ مم ۔ مم ۔ معاف کر دیجئے مم ۔ مم ۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ میرا مطلب ہے مستقبل میں پیدا ہونے والے چھوٹے چھوٹے بچوں پر رحم کھائیے"...... عمران نے انتہائی خوف زدہ سے انداز میں کہنا شروع کر دیا ۔ لیکن اسی لمحے کار ان فوجیوں کے سامنے پہنچ کر رک گئی ۔ آگے جانے والی دو فوجی جیپیں سائیڈوں پر ہٹ کر رک گئی تھیں اسی لمحے ڈرائیور بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور اس نے گھوم کر ایکسٹو کی سائیڈ والا دروازہ کھول دیا ۔ اور ایکسٹو بڑے باوقار انداز میں کار سے نیچے اتر آیا فرنٹ سیٹ سے جولیا بھی اتر کر نیچے کھڑی ہو گئی تھی ۔ عمران بھی دوسری طرف سے نیچے اترا اور بڑی خوف بھری نظروں سے سامنے کھڑے ہوئے مسلح فوجیوں کو دیکھنے لگا ایکسٹو کے کار سے نیچے اترتے ہی فوجیوں نے مخصوص انداز میں سیلوٹ کیا ۔ اور پھر وہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر مارچ کرتے ہوئے ایکسٹو کے عقب میں آ کر کھڑے ہو گئے اسی لمحے عقبی جیپ سے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ایک فوجی کرنل نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایکسٹو کی طرف بڑھ آیا۔

"تشریف لائیے جناب"........ کرنل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایکسٹو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

اس سے کچھ فاصلہ دے کر ایکسٹو بڑے باوقار انداز میں چل رہا تھا اس کے پیچھے جولیا اور اس کے ساتھ عمران تھا اور ان کے عقب میں مسلح فوجی مارچ کرتے ہوئے آ رہے تھے عمران بار بار مڑ کر عقب میں آتے ہوئے فوجیوں کو بڑی خوف زدہ نظروں سے دیکھتا اور پھر ایک جھٹکے سے منہ سامنے کر لیتا۔

" یہ فائرنگ اسکواڈ اب عقب سے گولی مارنے لگے ہیں"۔ عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ........" جولیا نے غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے غرا کر کہا تو عمران اور زیادہ سہم گیا۔

"مم۔ مم۔ ابھی تو وہ قبول ہے کی گردان بھی نہیں ہوئی تم ابھی سے........" عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے چیف ایکسٹو اور اس سے آگے جانے والا فوجی کرنل ایک چٹان کے سامنے رک گئے اور ان کے رکنے کی وجہ سے عمران اور جولیا کو بھی رکنا پڑا۔ کرنل نے آگے بڑھ کر اس چٹان کے ایک حصے پر پہلے دایاں ہاتھ رکھا اور پھر بایاں ہاتھ پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تقریباً دو منٹ تک کھڑا رہنے کے بعد پھر آگے بڑھا اس نے اس بار پہلے اپنا بایاں ہاتھ چٹان کے اس حصے پر رکھا پھر دایاں ہاتھ رکھا اور

ایک بار پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی چٹان کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا اور کرنل آگے بڑھ گیا اس کے پیچھے ایکسٹو اور اس کے عقب میں عمران اور جولیا بھی آگے بڑھ گئے لیکن مسلح فوجی باہر ہی رک گئے تھے یہ ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا جو مصنوعی انداز میں بنایا گیا تھا اس راستے کا اختتام ایک دیوار پر ہوا کرنل نے آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ اس دیوار پر رکھے تو دیوار کھٹاک کی آواز سے درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ دوسری طرف چار فوجی کرنل کھڑے تھے۔ انہوں نے ایکسٹو کو فوجی سیلوٹ کیا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا۔ جس میں دونوں اطراف میں میزیں اور کرسیاں موجود تھیں جن پر مائیک لگے ہوئے تھے۔

" تشریف رکھیئے چیف۔ ایک فوجی کرنل نے جو ان سب میں سینیئر تھا۔ دائیں طرف کی میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی کو خود ادب سے پیچھے کھسکاتے ہوئے کہا۔ اور ایکسٹو خاموشی سے اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ ایکسٹو کے دائیں طرف جولیا اور بائیں طرف عمران بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جب کہ وہ پانچوں کرنل ان کے سامنے دوسری طرف موجود میزوں کے پیچھے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اور وہ دیوار جسے کھول کر وہ باہر سے آئے تھے۔ ان کے عقب میں بند ہو گئی تھی۔

" میرا نام کرنل شہباز خان ہے۔ اور میں اس میزائل فیکٹری کا

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

انچارج ہوں ۔یہ میرے ساتھی ہیں، کرنل افتخار، کرنل اعظم ، کرنل ناصر اور کرنل ہاشم ۔ان میں سے ہر ایک اس فیکٹری کے ایک ایک سیکشن کا انچارج ہے اور میں سب کی طرف سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو فیکٹری میں خوش آمدید کہتا ہوں ۔اور مجھے فخر بھی ہے کہ چیف نے یہاں خود تشریف لانے کے لئے ہمیں وقت دیا"........ کرنل شہباز نے رسمی فقرے ادا کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل شہباز تمہید کی ضرورت نہیں ہے ۔ مقصد پر آیئے" ۔چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر میں فیکٹری کا مختصر سا تعارف کرا دوں"...... کرنل شہباز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی میز کے کنارے کا ایک بٹن دبایا تو دائیں طرف دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی اور اس پر فیکٹری کے ایک شعبے کا منظر ابھر آیا ۔کرنل شہباز ساتھ ساتھ تفصیل بتاتا جا رہا تھا ایکسٹو، عمران اور جولیا خاموش بیٹھے سکرین پر نظر آنے والی مشینری اور ان کے بارے میں تفصیل سنتے رہے ۔ فیکٹری واقعی انتہائی جدید تھی ۔اس کے حفاظتی انتظامات بھی فول پروف تھے ۔جب تعارف مکمل ہو گیا تو سکرین آف ہو گئی۔

"آپ نے فیکٹری دیکھ لی چیف ۔اس میں جو میزائل تیار ہو رہے ہیں ۔ان کا کوڈ نام ایم میزائل ہے ۔ایم میزائل ایک ایسی ایجاد ہے جس کا جواب ابھی سپر پاورز کے پاس بھی نہیں ہے ۔ یہ خالصتاً پاکیشیائی سائنسدانوں کی ایجاد ہے اور ایک لحاظ سے اس ایم میزائل

کو آپ اکیسویں صدی کا ہتھیار کہہ سکتے ہیں ۔اس میزائل کا تجربہ بھی ہو چکا ہے اور تجربہ کامیاب رہا ہے اس میزائل میں استعمال ہونے والا سامان بھی پاکیشیا میں ہی دستیاب ہے اس لئے اس سلسلے میں ہمیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ تھی لیکن ایک روز پہلے ایک ایسی پریشانی کا سامنا ہوا جس کا کوئی حل ہمارے پاس نہ تھا گزشتہ روز ایک سائنسدان ڈاکٹر خالد نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے بتایا کہ فیکٹری کے اس شعبے کے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ شدہ اس شعبے کی حد تک فارمولے کی ایڈجسٹمنٹ کے لئے ماسٹر فارمولے کی ضرورت ہے ۔ایسا چونکہ تقریباً ہر چھ ماہ بعد ہوتا رہتا ہے اس لئے یہ سب ایک معمول کی بات تھی مکمل فارمولا جسے ہم ماسٹر فارمولا کہتے ہیں سپیشل سٹور میں محفوظ کیا گیا ہے اور وہ براہ راست میری تحویل میں ہے چنانچہ میں نے ماسٹر فارمولا سپیشل سٹور سے منگوایا لیکن سپیشل سٹور سے جو اطلاع ملی وہ اس قدر حیرت انگیز تھی کہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے کیونکہ ماسٹر فارمولا مکمل طور پر غائب ہو چکا تھا میں نے فوراً سپیشل سٹور کی خود جا کر چیکنگ کی لیکن ماسٹر فارمولا واقعی غائب تھا میں نے آؤٹ ماسٹر کمپیوٹر کو چیک کیا تو انتہائی حیرت انگیز اطلاع سامنے آئی کہ ماسٹر فارمولا سپیشل سٹور سے باہر نہیں لے جایا گیا کیونکہ فارمولا کسی بھی شکل میں سپیشل سٹور سے باہر لے جایا جاتا تو آؤٹ ماسٹر کمپیوٹر کو لازماً اس کی اطلاع مل جاتی یہاں ہم نے ایسے ہی پیچیدہ حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں اب صورت حال یہ تھی کہ ماسٹر

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

فارمولا غائب بھی تھا اور سپیشل سٹور سے باہر بھی نہیں لے جایا گیا تھا پھر ماسٹر فارمولا کہاں تھا میں نے سپیشل سرچنگ مشین کی مدد سے پورا اسپیشل سٹور چیک کر لیا لیکن فارمولا وہاں موجود نہ تھا میں بے حد پریشان ہو گیا چنانچہ میں نے اس سلسلے میں ہنگامی میٹنگ کال کی اس میٹنگ میں یہ طے کیا گیا کہ ہم فوری طور پر اس بارے میں صدر مملکت کو رپورٹ دیں کیونکہ یہ فیکٹری براہ راست صدر صاحب کے کنٹرول میں ہے تاکہ اسے ہر طرح سے محفوظ رکھا جائے۔ ہم پانچوں کرنلز کو بظاہر ریٹائر کر دیا گیا ہے لیکن ہم یہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ صدر صاحب نے ہمیں بتایا کہ وہ اس سلسلے میں سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کریں گے کیونکہ اس فارمولے کے سلسلے میں وہ ان کے علاوہ اور کسی پر اعتماد کرنے کو تیار نہ تھے چنانچہ صدر صاحب کی طرف سے ہمیں اطلاع دی گئی کہ سیکرٹ سروس کے چیف اپنے خاص نمائندے اور ڈپٹی چیف کے ہمراہ خود فیکٹری میں تشریف لا رہے ہیں اس پر ہم نے کرنل ہاشم کو جو سیکورٹی انچارج ہیں آپ کو لے آنے کے لئے صدر صاحب کی ہدایت پر بھجوا دیا اور اب آپ یہاں موجود ہیں"۔ کرنل شہباز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"صدر مملکت نے جب اس بارے میں تفصیل بتائی تو فیکٹری کی اہمیت کے پیش نظر میں نے مناسب سمجھا کہ میں خود یہاں آؤں ورنہ ایسے معاملات میں میرے آدمی کام کرتے رہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر۔ اب میں آپ کو سپیشل سٹور اور اس میں نصب انتہائی جدید مشینری کے بارے میں ایک فلم دکھاتا ہوں تاکہ آپ اس سلسلے میں پوری تفصیل سے آگاہ ہو سکیں"۔۔۔۔۔۔ کرنل شہباز نے کہا اور اس نے ایک بار پھر میز پر موجود بٹن دبایا تو سکرین ایک بار پھر جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر سپیشل سٹور اور اس میں نصب انتہائی جدید مشینری کے بارے میں تفصیلات سامنے آنے لگیں۔ عمران نہایت غور سے یہ سب کچھ دیکھتا رہا جب سکرین غائب ہوئی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہو گا کہ ایسے جدید ترین حفاظتی انتظامات کے باوجود فارمولا غائب ہو چکا ہے اور اگر یہ فارمولا ہمیں نہ ملا تو ایم میزائل کی تیاری بند ہو جائے گی اور اگر یہ فارمولا ہمارے دشمن یا دوست ممالک کسی کے بھی ہاتھ لگ گیا تو پاکیشیا کے حفاظتی حصار میں دراڑ پڑ جائے گی اور پاکیشیا کی سلامتی کے لئے انتہائی نقصان دہ ہو گا"۔ کرنل شہباز نے کہا۔

"کیا سپیشل سٹور کی مشینری کو صرف آپ آپریٹ کرتے ہیں کرنل شہباز"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پہلی بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو کرنل شہباز نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

"جی ہاں صرف میں۔ لیکن ہم پانچوں کرنلز بھی اسے آپریٹ کر سکتے ہیں۔ ہم پانچوں کرنلز فیکٹری کے ہر معاملے کے بارے میں یکساں معلومات رکھتے ہیں تاکہ کسی ایک کے اچانک کسی حادثے سے دوچار

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہونے کی صورت میں فیکٹری بند نہ ہو جائے۔ لیکن فی الحال میں ہی آپریٹ کر رہا ہوں"...... کرنل شہباز نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ان کے لہجے میں ہلکی سی ناگواری کا تاثر نمایاں تھا۔

"کرنل شہباز یہ میرے خصوصی نمائندہ مسٹر علی عمران ہیں اور یہ ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس مس جولیانا فٹز واٹر"...... ایکسٹو نے عمران اور جولیا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ شاید یہ بات ایکسٹو نے بھی محسوس کی تھی کہ کرنل شہباز کو عمران کی مداخلت ناگوار محسوس ہو رہی تھی۔

"علی عمران اوہ اوہ تو آپ ہیں علی عمران اوہ آئی ایم سوری آپ کے کارناموں کی تعریفیں تو میں نے بے حد سنی ہوئی ہیں لیکن آپ سے تعارف پہلی بار ہو رہا ہے۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ آپ کی مداخلت مجھے اچھی نہیں لگ رہی تھی"...... کرنل شہباز نے بڑے کھلے دل سے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"شکریہ کرنل اب یہ بتا دیں کہ ماسٹر فارمولا تھرٹی ون زیرو سکس ڈسک میں بند تھا یا تھرٹی تھری الیون ون سکس ڈسک میں"۔ عمران نے کہا تو کرنل شہباز کے ساتھ ساتھ باقی کرنلز کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ آپ اس جدید ترین مشینری کے بارے میں اس قدر جانتے ہیں۔ حیرت ہے۔ ویسے فارمولا تھرٹی ون زیرو سکس ڈسک میں بند تھا"...... کرنل شہباز نے کہا۔

"کرنل شہباز۔ جس مشینری کو آپ بار بار انتہائی جدید ترین کہہ رہے ہیں۔ یہ مشینری تو اب خاصی پرانی ہو چکی ہے۔ یہ تمام مشینری شوگران سے برآمد کی گئی ہے اور شوگران کے لحاظ سے یہ واقعی جدید ترین ہے۔ لیکن ایکریمیا کے لحاظ سے یہ مشینری اب پرانی ہو چکی ہے۔ آپ کے پاس ماسٹر کمپیوٹر الیون زوم کا ہے۔ جب کہ اب سیونٹی سپر زوم کمپیوٹر بھی استعمال کئے جا رہے ہیں۔ بہرحال اگر فارمولا تھرٹی ون زیرو سکس ڈسک میں بند ہے تو پھر یہ فامولا سپیشل سٹور سے باہر آچکا ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل شہباز کے ساتھ ساتھ باقی کرنلز بھی اچھل پڑے۔

"باہر آچکا ہے۔ لیکن آوٹ کمپیوٹر تو اب بھی یہی رپورٹ دے رہا ہے کہ فارمولا باہر نہیں گیا"...... کرنل شہباز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آوٹ کمپیوٹر کو انتہائی ذہانت سے دھوکا دیا گیا ہے۔ آپ چیک کریں آوٹ کمپیوٹر کی بیس کو یقیناً سیون اینگل سے اعشاریہ ایٹ اینگل میں تبدیل کر دیا گیا ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ تھرٹی ون زیرو سکس ڈسک اس کے لحاظ سے باہر نہیں لے جایا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔ تو کرنل شہباز نے جلدی سے اپنے سامنے رکھا ہوا ایک ریموٹ کنٹرول نما ڈبہ اٹھایا اور اس کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس نے یہ ڈبہ واپس رکھا اور سائیڈ پر پڑا ہوا ایک انٹرکام اٹھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"ہیلو ڈاکٹر اسلم۔ سپیشل سٹور آؤٹ کمپیوٹر کی ماسٹر بیس کو جنرل سکرین پر چیک کر کے مجھے بتائیں کہ کیا پوزیشن ہے"...... کرنل شہباز نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی اور کرنل شہباز نے رسیور اٹھایا۔ وہ چند لمحے دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتا رہا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے اور پھر اس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں مسٹر علی عمران۔ واقعی آؤٹ کمپیوٹر کی ماسٹر بیس تبدیل کی جا چکی ہے۔ ہمیں تو اس کا تصور تک نہ تھا"۔ کرنل شہباز نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اتنا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے کرنل شہباز۔ فارمولا سپیشل سٹور سے واقعی باہر آ چکا ہے۔ لیکن ابھی فیکٹری سے باہر نہیں گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل شہباز کے ساتھ ساتھ باقی چاروں کرنلز بھی چونک پڑے۔

"اوہ۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جس کسی نے بھی یہ کام کیا ہے۔ وہ اب اسے آسانی سے باہر لے جا سکتا ہے"...... کرنل شہباز نے کہا۔

"جی ہاں۔ لے جا تو سکتا تھا۔ لیکن اسے یہ بھی معلوم ہے کہ سپیشل سٹور کے آؤٹ کمپیوٹر کی ماسٹر بیس تبدیل کرنے سے فارمولا ڈسک تو باہر آ سکتی ہے۔ لیکن اگر اسے جنرل کمپیوٹر کی ماسٹر بیس تبدیل کئے بغیر فیکٹری سے باہر نکالا گیا تو وہ مکمل طور پر واش ہو جائے گا اور جنرل کمپیوٹر کی ماسٹر بیس فوری طور پر تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اس

کے لئے وقت چاہئے۔ اس لئے ڈسک ابھی تک فیکٹری میں موجود ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں کرنل شہباز کے دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے کرنل افتخار پر جم گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر وہ کہاں ہے"...... کرنل شہباز نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل افتخار۔ یہ ڈسک واپس کر دیں"...... عمران نے اچانک کرنل افتخار سے مخاطب ہو کر کہا تو سارے کرنل بے اختیار کرنل افتخار کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا۔ کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میرے پاس ڈسک"۔ کرنل افتخار نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنل افتخار تو ہمارے پرانے ساتھی ہیں جناب۔ یہ تو انتہائی بااعتماد ہیں"...... کرنل شہباز نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل افتخار کو فوری طور پر حراست میں لے لیا جائے۔ اٹ از مائی آرڈرز"...... اچانک چیف نے سرد لہجے میں کہا۔ تو کرنل شہباز کے علاوہ باقی تینوں کرنلز نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کرنل افتخار کے گرد گھیرا ڈال دیا اور کرنل افتخار کا رنگ یک لخت زرد پڑ گیا۔

"کرنل افتخار میں ضمانت دیتا ہوں کہ اگر آپ ڈسک واپس کر دیں تو آپ کا کورٹ مارشل نہیں کیا جائے گا"...... اچانک عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں مجبور تھا۔ میں واپس کر دیتا ہوں۔ وہ میرے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

شیونگ باکس میں موجود ہے"...... کرنل افتخار نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ زندگی کی آخری بازی ہار گیا ہو اور اس کے منہ سے یہ فقرہ نکلتے ہی دو کرنل تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے اندر فیکٹری کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل افتخار اب کرسی کی پشت سے سر ٹکائے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ جب کہ کرنل شہباز ایسی نظروں سے کرنل افتخار کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کرنل واپس آ گئے۔ ان کے ہاتھ میں کمپیوٹر مائیکرو ڈسک موجود تھی۔

"مل گئی۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے"...... کرنل شہباز نے طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ڈسک لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"یہ ڈسک مجھے دیجئے"...... عمران نے کہا تو کرنل شہباز نے ہاتھ واپس کھینچ لیا اور وہ کرنل جو ڈسک لے کر آیا تھا۔ گھوم کر عمران کی طرف آیا اور اس نے ڈسک عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر اسی کرنل کو واپس کر دیا۔

"اب اسے کرنل شہباز کو دے دیجئے"...... عمران نے اسی کرنل سے کہا اور وہ کرنل ڈسک لے کر ایک بار پھر گھوما اور اس نے واپس جا کر ڈسک کرنل شہباز کو دے دی۔

"کرنل شہباز۔ آپ اسے واپس ماسٹر کمپیوٹر تک پہنچا دیں اور آؤٹ کمپیوٹر کا بیس تبدیل بھی کرا دیں اور اس کے ساتھ ہی آپ ماسٹر کمپیوٹر کی بیس KEY بھی تبدیل کر دیں۔ تاکہ دوبارہ یہ حرکت نہ ہو

سکے"...... عمران نے کرنل شہباز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کرنل شہباز نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ڈسک لے کر وہ تیزی سے کمرے کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کرنل افتخار۔ میری ضمانت قائم ہے۔ چیف خود یہاں موجود ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ چیف میری ضمانت کی توثیق بھی کر دیں گے۔ آپ نے کسی مجبوری کا اظہار کیا تھا۔ وہ کیا مجبوری تھی۔ اس کے علاوہ آپ برائے کرم یہ بھی بتا دیں کہ آپ نے کس کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا اور آپ اس ڈسک کو کہاں اور کس کو پہنچانا چاہتے تھے۔ پلیز۔ پوری تفصیل بتا دیں"...... عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"یس کرنل افتخار۔ گو آپ کا جرم ناقابل معافی ہے۔ لیکن چونکہ میرے نمائندہ خصوصی نے آپ کو ضمانت دے دی ہے۔ اس لئے میں اس ضمانت کی صرف اسی صورت میں توثیق کر سکتا ہوں کہ آپ پوری تفصیل بتا دیں"...... چیف ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ سب کچھ میں نے اپنے طور پر کیا ہے۔ آئندہ ہفتے میں نے ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے ایکریمیا جانا تھا۔ میں نے سوچا کہ وہاں جا کر اس ڈسک کی مدد سے اپنے لئے دولت حاصل کروں گا اور پھر مستقل طور پر وہیں سیٹل ہو جاؤں گا"...... کرنل افتخار نے رک

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی بھی وقت کسی بھی شعبے کو ماسٹر فارمولے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ پھر آپ کیسے یہ ڈسک ساتھ لے جاتے۔ آپ یقیناً پکڑے جاتے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں ڈسک تو ساتھ لے جا بھی نہیں سکتا تھا۔ میں تو اس فارمولے کے نوٹس تیار کر کے ساتھ لے جاتا۔ ڈسک تو میں واپس پہنچا دیتا۔ اس طرح مجھ پر کسی کو بھی شک نہ پڑ سکتا تھا"...... کرنل افتخار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اب اس کے لہجے میں پہلے کی نسبت روانی تھی

"مگر نوٹس لینے کے لئے آپ کو ڈسک کے حصول کی کیا ضرورت تھی۔ میرا تو خیال ہے کہ ماسٹر فارمولے کے بارے میں آپ سب کو علم ہے۔ آپ ویسے بھی نوٹس لے سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ایک تو بات یہ ہے کہ ہم کرنلز میں سے کوئی بھی سائنسدان نہیں ہے۔ دوسرا یہ فارمولا مخصوص کوڈ میں ہے۔ اس لئے میں نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ یہاں کے کسی سائنسدان کو ساتھ ملا کر اس کے نوٹس تیار کروا لیتا۔ لیکن اب یہ میری بدقسمتی تھی کہ ڈاکٹر خالد کو ایک روز پہلے اس کی ضرورت پڑ گئی اور اس کا انکشاف ہو گیا۔ میں پہلے پوری طرح مطمئن تھا کہ سپیشل سٹور کے آؤٹ کمپیوٹر کی وجہ سے کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ فارمولا باہر گیا ہے۔ وہ لازماً اسے

اندر ہی تلاش کرتے رہیں گے لیکن آپ نے نجانے کس طرح یہ بات یہیں بیٹھے بیٹھے معلوم کر لی کہ ڈسک سپیشل سٹور سے باہر نکال لی گئی ہے اور ایسا میں نے کیا ہے"...... کرنل افتخار نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ کرنل شہباز اندر داخل ہوا۔

"جناب۔ کرنل افتخار کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اس آستین کے سانپ کے بارے میں تو میں سوچ بھی نہ سکتا تھا"...... کرنل شہباز نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایکسٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل افتخار کو میرے نمائندہ خصوصی نے کورٹ مارشل سے بچانے کی ضمانت دی ہے اور میں نے اس ضمانت کی توثیق اس شرط پر کی ہے کہ یہ سب کچھ سچ سچ اور تفصیل سے بتا دے۔ لیکن یہ کچھ بتانے کی بجائے ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہا ہے"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہ۔ نہ۔ نہیں جناب۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب"...... کرنل افتخار نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنل افتخار۔ میرے پاس یہ اطلاع موجود ہے کہ کل رات تم نے سپر کلب میں گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ سے طویل ملاقات کی ہے۔ تم صرف اتنا بتا دو کہ کیا تم نے اس فارمولے کی کاپی رابرٹ کے حوالے کر دی ہے یا نہیں"۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا تو جولیا عمران بھی حیرت بھری

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نظروں سے ایکسٹو کو دیکھنے لگے۔

"وہ۔وہ۔رابرٹ تو میری مرحومہ بیوی کا دور کا رشتہ دار ہے۔اس سے کلب میں اچانک ملاقات ہو گئی تھی اور بس۔میں نے نہ ہی کوئی کاپی تیار کی ہے اور نہ میں نے اسے کوئی کاپی دی ہے"...... کرنل افتخار نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔آپ ممبرز کو یہیں سے فون کر کے ہدایات دے دیں کہ گریٹ لینڈ سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کی فوری اور مکمل نگرانی کی جائے"...... چیف ایکسٹو نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... جولیا نے کہا۔اسی لمحے کرنل شہباز نے ایک کارڈلیس فون پیس اٹھا کر مس جولیا کی طرف بڑھا دیا۔جولیا نے جلدی سے فون پیس لیا۔اسے آن کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔صفدر سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس جولیا سپیکنگ۔اپنے تمام ساتھیوں سمیت فوری طور پر گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کی فوری اور مکمل نگرانی کرو"...... جولیا نے بڑے باوقار اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور عمران کے لبوں پر اس کا تعارف اور لہجہ سن کر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"یس مادام جولیا۔حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے

صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور جولیا نے بغیر کچھ کہے فون آف کر کے اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"کرنل شہباز۔کرنل افتخار کو ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے"۔ ایکسٹو نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... کرنل شہباز نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سوائے کرنل افتخار کے باقی سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"مم۔مم۔مجھے معاف کر دیں۔میں نے فیکٹری کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔مجھے معاف کر دیں"...... کرنل افتخار نے یک لخت انتہائی گھبراہٹ بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔لیکن دو کرنلوں نے آگے بڑھ کر اسے بازوؤں سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ان سب کے چہروں پر کرنل افتخار کے لئے انتہائی نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اسے ہتھکڑی لگا دو عمران"...... ایکسٹو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔جو ایکسٹو کے اٹھنے پر خود بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"جی بہتر"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ گھومتا ہوا کرنل افتخار کے عقب میں پہنچا۔اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کلپ ہتھکڑی نکالی اور کرنل افتخار کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے کلپ ہتھکڑی لگا دی۔

"مجھے معاف کر دیں۔مجھے معاف کر دیں"...... کرنل افتخار

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

مسلسل ایک ہی رٹ لگائے ہوئے تھا۔ ویسے اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھ
اور آنکھیں خوف کی شدت کی وجہ سے پھیل سی گئی تھیں۔

"کرنل شہباز۔ آپ عمران کو کرنل افتخار کا رہائشی کمرہ دکھا دیں
تاکہ عمران اس کی تفصیلی تلاشی لے سکے"........ ایکسٹو نے کرنل
شہباز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف۔ آیئے عمران صاحب"........ کرنل شہباز نے مڑتے
ہوئے کہا۔

"عمران۔ تم تلاشی کے بعد کرنل افتخار کے بارے میں خود فیصل
کرو گے۔ میں مس جولیا کے ساتھ واپس جا رہا ہوں"........ ایکسٹو
اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جج۔ جناب۔ مگر مس جولیا کو بھی مم۔ میرے ساتھ"۔ عمرا
نے رک رک کر کچھ کہنا چاہا۔

"آیئے مس جولیا"........ ایکسٹو نے اس کی بات سنی ان سنی کر
ہوئے جولیا سے کہا۔ جس نے عمران کی بات سن کر بے اختیار ہو
بھینچ لئے تھے اور اس کے ساتھ ہی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گ

"یس چیف"........ جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران
طرف منہ کر کے اسے غصیلی آنکھوں سے گھورا اور پھر تیزی سے ایک
کے پیچھے چل پڑی۔

"کرنل اعظم۔ آپ عمران صاحب کو کرنل افتخار کا کمرہ دکھائیں
میں چیف کو باہر سی آف کر کے ابھی واپس آتا ہوں"........ کر

ہباز نے کرنل اعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"........ کرنل اعظم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرنل
ہباز بھی ایکسٹو اور جولیا کے پیچھے چلتا ہوا اس کمرے سے باہر چلا گیا۔
ا ایکسٹو اور اس کے ساتھیوں کے اس کمرے میں آنے پر دروازہ ان
کے عقب میں بند ہو گیا تھا۔ لیکن جیسے ہی ایکسٹو اس دیوار کی طرف
انے کے لئے مڑا تھا۔ کرنل شہباز نے اپنے سامنے میز پر موجود ایک
چ باکس کا ایک بٹن دبا دیا تھا جس سے دیوار خود بخود درمیان سے
ٹ کر سائیڈوں پر بے آواز انداز میں کھسک گئی تھی اور درمیان
ں دروازہ نمودار ہو گیا تھا۔ جب ایکسٹو، جولیا اور کرنل شہباز اس خلا
ے دوسری طرف چلے گئے تو دیوار خود بخود برابر ہو گئی۔ شاید دوسری
ف کے فرش میں اس کے بند ہونے کا کوئی سسٹم تھا اور کرنل
بازنے گزرتے ہوئے اس سسٹم کی مدد سے اسے برابر کر دیا گیا۔

"عمران صاحب آیئے۔ میں آپ کو کرنل افتخار کا کمرہ دکھا دوں۔
مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ کرنل افتخار بھی ایسی غداری کر
تا ہے"........ کرنل اعظم نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل افتخار نے کسی مجبوری کا ذکر کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر
ہی مجبور تھے تو انہیں کورٹ مارشل سے بچایا جا سکتا ہے۔ اس لئے
نے ہمت کر کے چیف کے سامنے انہیں ضمانت دی تھی اور چیف
ور میری ضمانت کی توثیق کرنا پڑی۔ کیونکہ چیف ایسے معاملات
انتہائی بے رحم ہے۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ کرنل افتخار

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

صاحب نے الٹا چکر دینا شروع کر دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی چکر نہیں دیا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... کرنل افتخار نے جو سر جھکائے کھڑا ہوا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل افتخار۔ تم نے شاید زندگی میں پہلی بار ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جب کہ چیف کی زندگی ایسے مجرموں سے نمٹتے ہوئے گزر گئی ہے اور تم نے دیکھا کہ چیف کسی قدر باخبر رہتا ہے۔ حالانکہ کرنل شہباز نے آج صدر صاحب کو فارمولا چوری ہونے کی خبر دی اور صدر صاحب نے آج ہی چیف سے بات کی۔ لیکن چیف کے پاس تمہاری اور رابرٹ کی ملاقات کی رپورٹ موجود تھی۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ تم ایسے چیف کے سامنے حقائق کو کیسے چھپا سکتے ہو۔ سنو۔ اب بھی وقت ہے کہ مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ اب بھی میں ضمانت دیتا ہوں کہ تمہیں بچا لوں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہی سچ ہے رابرٹ میری مرحومہ بیوی کا رشتہ دار ہے۔ اس سے اکثر ملاقات ہو رہتی ہے۔ کل بھی اچانک اس سے ملاقات ہوئی تھی"...... کرنل افتخار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے کرنل اعظم۔ کرنل افتخار کو بھی ساتھ لے آئیں۔ ان کی موجودگی میں ان کے کمرے کی تلاشی لی جا سکے"...... عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر ہے"...... کرنل اعظم نے کہا اور اس نے دوسرے کرنل کو اشارہ کیا کہ وہ کرنل افتخار کو ساتھ لے آئے اور وہ خود عمران کو لے کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے کیسے پہچان لیا کہ یہ سب کچھ کرنل افتخار نے کیا ہے۔ کیا آپ کو بھی پہلے سے معلوم تھا"...... کرنل اعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا وہ اس وقت ایک راہداری میں سے گزر رہے تھے۔

"ارے نہیں کرنل اعظم۔ مجھے الہام تو نہیں ہوتا۔ دراصل جب کرنل شہباز نے تفصیل بتائی اور میں نے سائنسی تھیوری کی مدد سے بات کی کہ ڈسک کس طرح سپیشل سٹور سے باہر لائی گئی ہے اور ابھی فیکٹری سے باہر نہیں گئی تو میں نے آپ سب میں سے کرنل افتخار کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ لاشعوری خوف کی چھائیاں دیکھ لی تھیں اور انہی کی وجہ سے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کام کرنل افتخار نے کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے سب کچھ بتا دیا۔

"آپ حضرات کی کارکردگی کے بارے میں سوچ کر مجھے تو انتہائی حیرت ہوتی ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس قدر ذہانت سے اور اس قدر جلد ڈسک برآمد بھی کی جا سکتی ہیں اور آپ کے علاوہ آپ کے چیف کی باخبری پر بھی مجھے حیرت ہے"...... کرنل اعظم نے کہا۔

"یہ ساری ذہانت مس جولیا کی وجہ سے تھی۔ میری بھی اور چیف

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کی بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا کی وجہ سے۔ کیا مطلب"...... کرنل اعظم نے ایک کمرے کے کھلے دروازے میں داخل ہوتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ہم مردوں کی ذہانت خواتین کے سامنے ہی جلا پاتی ہے۔ جب بھی کسی محفل میں خواتین موجود ہوں تو سب ہی مرد فلاسفروں جیسی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر جملہ سامنے آتا ہے۔ اس لئے تو چیف نے ڈپٹی چیف مس جولیا کو بنایا ہے اور ساتھ بھی لے آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرنل اعظم بے اختیار ہنس پڑا۔

وہ اس وقت ایک کافی بڑے رہائشی کمرے میں تھے۔ جسے انتہائی بہترین اور قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ ایک طرف بیڈ تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک وارڈروب تھی۔ اس طرح دوسرا فرنیچر بھی موجود تھا۔ اسی لمحے کرنل ہاشم کرنل افتخار کا بازو پکڑے کمرے میں آگیا۔

"کرنل افتخار۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو کہ تم نے کس کے اشارے پر یہ سب کچھ کیا ہے"...... عمران نے یک لخت کرنل افتخار کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے۔ وہی سچ ہے۔ اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا"...... کرنل افتخار نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے وہ ذہنی طور پر اب ہر قسم کی صورت حال سے نمٹنے کا فیصلہ کر چکا ہو۔

"اوکے۔ پھر تو تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ سچے آدمی کو تو آزاد ہونا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل افتخار کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس کی پشت اپنی طرف کی اور اس کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کھول دی۔

"شش۔ شکریہ"۔ "میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں"...... کرنل افتخار نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی کلائیاں مسل رہا تھا۔

"کرنل افتخار۔ تمہارا میرے متعلق کیا خیال ہے"...... عمران نے کلپ ہتھکڑی کو جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ کے متعلق۔ کیا مطلب"...... کرنل افتخار نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ کیا میں واقعی شکل سے تمہیں احمق نظر آرہا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"احمق۔ اوہ نہیں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... کرنل افتخار نے حیرت اور بوکھلاہٹ کے ملے جلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ عمران کیا پوچھنا چاہتا ہے۔

"کرنل افتخار۔ آپ کی ساری عمر فوج میں گزری ہے۔ فوج میں رہنے والا آدمی چند اصولوں کے تحت زندگی بسر کرتا ہے اسے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ سپاہیانہ زندگی میں غداری کا انجام کیا ہوتا ہے اور

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

آپ نے پاکیشیا کے دفاعی نظام کی شہ رگ کا کام کرنے والے میزائل کا مکمل فارمولا چرا کر اور پھر بقول آپ کے آپ اس فارمولے کو غیر ممالک کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتے تھے۔ کیا آپ اب بھی یہی سوچ رہے ہیں کہ آپ کو معافی مل جائے گی۔ اس لئے پوچھ رہا تھا کہ کیا میں آپ کو شکل سے احمق نظر آیا تھا۔ کہ آپ نے معافی کی بات کی"۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ کرنل افتخار کا جسم بے اختیار جھرجھری لینے لگا۔ کرنل اعظم اور کرنل افتخار کو ساتھ لے آنے والے کرنل ہاشم کے چہرے بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار سکڑ سے گئے تھے۔

"آپ۔ آپ نے ضمانت دی تھی"...... کرنل افتخار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور میں اب بھی ضمانت پر قائم ہوں۔ لیکن آپ نے جب مزید تفصیل نہ بتانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو پھر یہ ضمانت کیسے دی جا سکتی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ کے وہ ہمدرد جنہوں نے آپ کو اس غداری پر آمادہ کیا ہے۔ آپ کی زندگی بچالیں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو یہی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی گڑبڑ ہوئی اور آپ پکڑے گئے تو لامحالہ آپ کا باقاعدہ کورٹ مارشل ہو گا۔ عدالت لگے گی۔ آپ کو صفائی کا موقع دیا جائے گا۔ گواہیاں ہوں گی۔ پھر فیصلہ ہو گا اور فیصلہ آپ کو موت کی سزا دینے کا بھی ہوا تو اس پر عمل درآمد اس وقت تک نہ ہو سکے گا جب تک کہ جنرل ہیڈ کوارٹر اس کی توثیق نہیں کر دیتا اور اس کے بعد جنرل ہیڈ کوارٹر سزا پر عمل درآمد

کی تاریخ مقرر کرے گا اور اس کے بعد آپ کو فائرنگ اسکواڈ کے سامنے لے جایا جائے گا اور پھر سزا دی جائے گی۔ اس سارے عمل پر ظاہر ہے کافی عرصہ لگے گا اور آپ کے وہ ہمدرد اس دوران انتہائی آسانی سے آپ کو فوج کی قید سے فرار کرا دیں گے اور پھر آپ کو اتنی دولت دی جائے گی اور سرکاری تحفظ دیا جائے گا کہ آپ باقی ساری عمر شہزادوں اور بادشاہوں کی طرح گزار دیں گے۔ کیوں میں درست کہہ رہا ہوں ناں"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن کرنل افتخار نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔

"لیکن کرنل افتخار سیکرٹ سروس کے غدار کو سزا دینے کے اصول مختلف ہیں۔ وہ اس کام میں دیر نہیں کرتے۔ چنانچہ مجھے افسوس ہے کہ آپ زندہ اس کمرے سے باہر نہیں جا سکیں گے"۔ عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ کرنل افتخار کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اس قدر سفاکی اور پتھریلا پن ابھر آیا تھا کہ کرنل افتخار کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگا۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ تم۔ بغیر مقدمہ چلائے مجھے نہیں مار سکتے۔ نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا"...... کرنل افتخار نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مقدمہ تو چل بھی گیا۔ یہ اتنی لمبی تقریر مقدمہ نہیں تھا تو اور کیا تھا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نے مشین پسٹل کو ذرا سا آگے کیا۔

"ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ تم نے ضمانت دی تھی کہ میرا کورٹ مارشل نہیں ہو گا۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ"...... یک لخت کرنل افتخار نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ۔ اگر سچ بولو گے تو زندگی بچا سکتے ہو"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"مم۔ مم۔ میں نے فارمولا کسی کو دینے کے لئے نہیں چرایا تھا۔ بلکہ فارمولے میں تبدیلیاں کر دی ہیں۔ ایسی تبدیلیاں کہ اب ایم میزائل۔ اپنے ٹارگٹ ہٹ نہ کر سکے گا۔ بس میں نے اتنا ہی کیا ہے اور کچھ نہیں کیا"...... کرنل افتخار نے جواب دیا اور کمرے میں موجود دونوں کرنلوں کے چہرے حیرت سے بت بن کر رہ گئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ کرنل شہباز کمرے میں داخل ہوئے۔

"یہ۔ یہ۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔ یہ مشین پسٹل آپ نے اس پر کیوں تان رکھا ہے"...... کرنل شہباز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس کے کہنے پر یہ تبدیلیاں کی ہیں کرنل افتخار۔ تم تو بہر حال سائنسدان نہیں ہو اور کوئی سائنسدان ہی یہ تبدیلیاں کر سکتا ہے پھر کس نے کی ہیں تبدیلیاں"۔ عمران نے کرنل شہباز کی بات کا جواب دیئے بغیر کرنل افتخار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے خود کی ہیں۔ مجھے بتا دیا گیا تھا۔ کہ کیا تبدیلیاں کرنی ہیں اور کیسے کرنی ہیں۔ معمولی سی تبدیلیاں تھیں"...... کرنل افتخار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اصل فارمولا کہاں ہے۔ جو تم نے اس تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کے حوالے کرنا تھا۔ بولو کہاں ہے وہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اصل فارمولا۔ کون سا اصل فارمولا"...... کرنل افتخار نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کرنل افتخار۔ میں نے تمہارے شیونگ باکس سے ملنے والی ڈسک کو اس لئے دیکھا تھا۔ وہ تبدیل شدہ ڈسک ہے۔ تمہیں یقیناً معلوم نہیں ہو گا۔ لیکن میں نے ایک نظر میں دیکھ لیا تھا کہ وہ ڈسک گریٹ لینڈ کی بنی ہوئی ہے۔ جب کہ اصل ڈسک شوگران ساختہ ہو گی۔ کیونکہ یہاں شوگران کے بنے ہوئے ماسٹر کمپیوٹر موجود ہیں اور ہر ملک کے ماسٹر کمپیوٹر چاہے وہ ایک ہی ٹائپ کے کیوں نہ ہوں۔ ان کی ساخت میں بہر حال ایسا فرق موجود ہوتا ہے کہ غور سے دیکھنے پر معلوم ہو جاتا ہے۔ تمہارا سارا پلان میرے سامنے ہے۔ تمہیں یہ تبدیل شدہ ڈسک دی گئی۔ کہا گیا کہ تم نے یہ تبدیل شدہ ڈسک واپس ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کر دینی ہے۔ جب یہ فیڈ ہو جائے گی۔ تو پھر اصل ڈسک بغیر کسی چیکنگ کے آسانی سے فیکٹری سے باہر لے جائی جائے گی۔ تم نے یہی کرنا تھا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ اصل

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

فار مولا باہر نکل جاتا اور یہاں آئندہ بننے والے میزائل بھی ناقص رہتے اس طرح دشمن ایک ہی تیر سے دو شکار کر لینے میں کامیاب ہو جاتا۔ لیکن تمہاری بد قسمتی کہ ڈاکٹر خالد کی وجہ سے فوری طور پر اس چوری کا علم ہو گیا اور تم نے اس لئے فوراً اپنی غلطی تسلیم کر لی اور تبدیل شدہ ڈسک واپس کر دی کہ اس طرح تمہارے خیال کے مطابق صورت حال تمہارے موافق ہو گئی۔ تم نے اصل ڈسک پھر بچا لی۔ بولو۔ کہاں ہے اصل ڈسک"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ کس طرح اسے باہر لے جا سکتا تھا۔ ظاہر ہے مجھے تو فوری طور پر گرفتار کر لیا جاتا۔ تم بے شک میری تلاشی لے لو۔ اس کمرے کی تلاشی لے لو۔ جو کچھ تم نے کہا ہے یہ سب غلط ہے"۔ کرنل افتخار نے جواب دیا۔ تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کرنل افتخار۔ جب میں نے تمہارے ہاتھوں سے ہتھکڑی کھولی تھی تو تم نے یہی سمجھا ہو گا کہ میں تمہارے ہاتھوں احمق بن گیا ہوں۔ لیکن ایسی بات نہیں۔ میں نے یہ کام ایک اور مقصد کے تحت کیا تھا مجھے معلوم تھا کہ جیسے ہی تمہارے ہاتھ آزاد ہوں گے۔ تم لاشعوری طور پر اس بات کو یقینی بناؤ گے کہ اصل ڈسک محفوظ ہے اور انسان لاشعوری طور پر اس وقت مکمل طور پر مطمئن ہوتا ہے۔ جب وہ اس چیز کو ہاتھ لگا کر محسوس کر لیتا ہے اور تم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ تم نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار اپنے کوٹ کے کالر پر ہاتھ پھیرا ہے۔ تم نے یہی سمجھا تھا کہ تلاشی صرف جیبوں کی لی جائے گی اور کسی کو یہ

خیال تک نہ آئے گا کہ ڈسک کوٹ کے کالر کے استر میں بھی چھپائی جا سکتی ہے اور چونکہ تبدیل شدہ ڈسک واپس کمپیوٹر میں پہنچ چکی ہے۔ اس لئے اب آؤٹ کمپیوٹر تمہارے کوٹ کے کالر میں موجود اصل ڈسک کو چیک نہ کر سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل افتخار کا ہاتھ بے اختیار اپنے کوٹ کے کالر پر گیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے معاف کر دو"...... اچانک کرنل افتخار نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"کرنل شہباز۔ کرنل افتخار کا کوٹ اتار لیں اور اس کے کالر میں سے اصلی ڈسک نکال کر ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کریں اور تبدیل شدہ ڈسک واپس لے آئیں۔ جلدی کریں"...... عمران نے کرنل شہباز سے کہا تو کرنل شہباز بجلی کی سی تیزی سے کرنل افتخار کے عقب میں پہنچا اور اس نے انتہائی پھرتی سے اس کا کوٹ اتار لیا۔ اور چند لمحوں بعد واقعی کوٹ کے کالر کے استر میں چھپی ہوئی چھوٹی سی ڈسک باہر آ گئی۔ کرنل شہباز اور اس کے ساتھی کرنلوں کے چہرے حیرت کی شدت سے بری طرح بگڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"آپ۔ آپ واقعی حیرت انگیز آدمی ہیں عمران صاحب۔ میں نے آپ کے متعلق بہت کچھ سنا تھا۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ جب آپ کا تعارف کرایا گیا تو مجھے یقین نہ آیا کہ یہ سارے کارنامے واقعی سچ ہیں۔ لیکن آپ نے جس طرح یہ اصل ڈسک نکلوائی ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہے کہ واقعی وہ سب کارنامے درست ہیں"...... کرنل شہباز نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔ تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں کرنل شہباز۔ دراصل کرنل افتخار مجھ سے بھی زیادہ عقلمند ثابت ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کرنل شہباز بے اختیار ہنس پڑا اور دوسرے لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہاں تو کرنل افتخار۔ اب بتا دیں کہ آپ کو کس نے یہ سارا کام سونپا تھا۔ اب تفصیل بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا۔ اب چھپانے کے لئے باقی رہ ہی کیا گیا ہے۔ لیکن پلیز ایک وعدہ کریں کہ آپ مجھے موت کی سزا سے بچا لیں گے۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا"...... کرنل افتخار نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"موت زندگی تو اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے کرنل افتخار۔ آپ کی موت اس وقت ہی آئے گی جب اس کا وقت آئے گا۔ اور جب کسی کی موت کا وقت آجائے۔ تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس لئے آپ گھبرائیں نہیں۔ تفصیل بتا دیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تفصیل صرف اتنی ہے کہ رابرٹ نے مجھے یہ سب کچھ کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ میں نے رات اس سے واقعی سر کلب میں ت کی تھی میں اکثر وہاں جاتا رہتا ہوں۔ اور وہ بھی اکثر وہاں آتا رہتا ہے۔ نجانے

چیف آف سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع کیسے مل گئی۔ رابرٹ نے رات کو مجھے وہ تبدیل شدہ ڈسک دی تھی اور کل صبح سویرے ہی میں نے یہ ساری کارروائی کی تھی۔ ترمیم شدہ ڈسک میں نے شیونگ باکس میں چھپا دی تھی۔ اور اصل کو اپنے اس کوٹ کے کالر میں رکھ دیا تھا۔ یہ کوٹ بھی مجھے رابرٹ نے ہی دیا تھا۔ آج کسی بھی وقت میں نے ترمیم شدہ ڈسک واپس کمپیوٹر کو فیڈ کر دینی تھی اور رات کو یہ اصل ڈسک باہر لے جانی تھی اور پھر سر کلب میں یہ ڈسک رابرٹ کے حوالے کر دیتا اور وہ میرا اصل کوٹ مجھے دے دیتا اور میں وہ کوٹ پہن کر خاموشی سے واپس آجاتا اس طرح کسی کو اس ساری کارروائی کی کانوں کان بھی خبر نہ ہوتی۔ پھر میں طویل رخصت لے کر گریٹ لینڈ چلا جاتا۔ اور اس کے بعد وہیں سے استعفیٰ بھجوا دیا اور خود کچھ عرصے بعد ایکریمیا شفٹ کر جاتا۔ لیکن شاید قسمت کو یہ سب منظور نہ تھا"۔ کرنل افتخار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس فیکٹری کے بارے میں رابرٹ کو کیسے علم ہوا۔ جب کہ اسے اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ چیف آف سیکرٹ سروس کو بھی اس کا علم آج ہوا ہے۔ جب صدر مملکت نے انہیں تفصیل بتائی۔ اور شاید یہ پہلی فیکٹری ہے جس کی اہمیت کے پیش نظر چیف آف سیکرٹ سروس خود چل کر یہاں آئے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ نے مجھے بتایا تھا کہ اسے اس کا علم شوگران سے ہوا ہے۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اور شوگران سے ہی اسے یہ علم ہوا تھا کہ میں بھی یہاں کام کرتا ہوں"...... کرنل افتخار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری کرنل افتخار۔ آپ اب بھی باتیں چھپا رہے ہیں۔ چلو میں نے مان لیا کہ رابرٹ کو اس فیکٹری کا علم شوگران سے ہو چکا ہو گا۔ لیکن یہ فارمولا تو خالصتاً پاکیشیائی سائنسدانوں کی ایجاد ہے۔ اس کا علم تو شوگران والوں کو بھی نہیں ہے۔ پھر رابرٹ کو اس فارمولے کا کیسے تفصیل سے علم ہو گیا۔ اس نے ایسا ترمیم شدہ فارمولا پہلے ہی تیار کر کے تمہیں دے دیا۔ کہ جس کی تبدیلی کا علم یہاں کے سائنسدانوں کو بھی نہ ہو سکا۔ اگر تمہاری بات مان لی جائے تو اس کا تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ اصل فارمولا پہلے رابرٹ کے پاس پہنچا اس نے اسے گریٹ لینڈ بھیجا جہاں سائنسدانوں نے اس میں تبدیلی کی اور پھر تبدیل شدہ فارمولا تمہارے حوالے کر دیا گیا۔ ایسی صورت میں انہیں اصل فارمولے کے حصول کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔ کہ وہ تمہیں ایسا کوٹ فیکٹری میں مہیا کرتے کہ جس میں تم اصل فارمولا چھپا کر واپس لے جاتے۔ اس لئے اصل بات بتاؤ۔ کہ کس سائنسدان کو تم نے اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ جس نے خالی ڈسک میں ترمیم شدہ فارمولا فیڈ کیا ہے۔ بولو"...... عمران کا لہجہ فقرے کے آخر میں سخت ہو گیا۔

"جو میں نے کہا ہے وہی درست ہے۔ تم خواہ مخواہ شک و شبہ میں پڑ رہے ہو"...... کرنل افتخار نے کہا اور پھر اس سے پہلے عمران اس کی

ات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک کرنل شہباز ایک بار پھر کمرے میں اخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ڈسک تھی۔

"عمران صاحب۔ پہلی ڈسک میں فارمولا نہیں ہے۔ بلکہ صرف مپیوٹر کے لئے لوڈنگ پروگرام موجود ہے اور اس لوڈنگ پروگرام سے اہر ہوتا ہے کہ کمپیوٹر میں فنی خرابی کی وجہ سے فارمولا واش ہو گیا ہے"۔ کرنل شہباز نے تیز تیز لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈسک مران کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے یہ گتھی سلجھ نہ رہی تھی کہ اصل ارمولے کا علم باہر والوں کو کیسے ہو گیا۔ دوسری ڈسک فیڈ کی ہے س میں فارمولا موجود ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ وہ درست ہے۔ اور اس میں اصل فارمولا موجود ہے"...... کرنل شہباز نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب کرنل افتخار ہماری طرف سے فارغ ہے اب آپ جانیں اور کرنل افتخار۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ آپ کو اس سلسلے میں محتاط رہنا پڑے گا۔ ورنہ اسے ہر صورت میں باہر نکلتے ہی جان سے ارنے کی کوشش کی جائے گی"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے واب دیا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں کرنل افتخار نے جو کچھ کیا ہے۔ بہر حال س کے نتائج اسے بھگتنا پڑیں گے"...... کرنل شہباز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کمرے میں موجود کرنل اعظم اور دوسرے کرنل

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کو حکم دے دیا کہ کرنل افتخار کو سولجر روم میں لے جایا جائے تاکہ اسے اعلیٰ فوجی حکام کے حوالے کیا جاسکے اور عمران وہ پہلے والی ڈسک لئے کمرے سے باہر آگیا اب وہ جلد از جلد دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ رابرٹ کے بارے میں ہونے والی کارروائی کے بارے میں جان سکے ویسے اس کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا کہ پاکیشیا کا یہ اہم ترین فارمولا دشمنوں کے ہاتھوں میں جانے سے بہر حال بچ گیا ہے۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کمرے کے اندر دفتری میز ے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے یک لخت چونک کر واز ے کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ایاں ہوگئے تھے۔

"سوری باس خبر ہی ایسی تھی کہ میں اپنے آپ کو روک نہ سکا"۔ ے میں داخل ہونے والے نوجوان نے قدرے پریشان سے لہجے میں ۔

"کچھ بھی ہو میں ایسا جذباتی پن برداشت نہیں کیا کرتا۔ آئندہ محتاط "...... ادھیڑ عمر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مودبانہ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب بولو کیا بات ہے"...... ادھیڑ عمر نے اسی طرح سخت لہجے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

میں پوچھا۔

"باس ہمارا منصوبہ سو فیصد کامیاب رہا ہے۔ میزائل فیکٹری کے حفاظتی نظام کا مکمل سیٹ اپ ہمیں موصول ہو گیا ہے"۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ بیٹھو"...... ادھیڑ عمر نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر موجود سختی کے تاثرات نوجوان کی بات سن کر کم نہ ہوئے تھے۔ اور نوجوان میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"پہلے تو تم نے اطلاع دی تھی کہ کرنل افتخار کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور پلان ناکام ہو گیا ہے۔ اب تم اچانک یہ اطلاع لے آئے ہو کہ پلان سو فیصد کامیاب رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... ادھیڑ عمر نے اسی طرح سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا وہ بڑے غور سے اس نوجوان کو دیکھ رہا تھا۔

"باس۔ پہلے والی بات بھی درست تھی اور اب والی بھی۔ ہم نے ڈبل گیم کھیلی تھی۔ کہ اگر اصل فارمولا کسی وجہ سے فیکٹری سے باہر نہیں آسکتا تو پھر فیکٹری کے حفاظتی سیٹ اپ کی تفصیلات تو باہر آ جائیں تاکہ اس سیٹ اپ کا توڑ کر کے بعد میں فیکٹری سے اصل فارمولا بھی اڑا لیا جائے اور اگر حکومت چاہے تو اس فیکٹری کو بھی تباہ کر دیا جائے۔ ہماری یہ دوسری پلاننگ کامیاب رہی ہے"۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... ادھیڑ عمر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ رابرٹ کے ذریعے کرنل افتخار کو اس اہم کام کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اور جیکب خصوصی طور پر اس مشن پر کام کر رہا تھا۔ رابرٹ نے کرنل افتخار کو وہ پہلے سے تیار شدہ ڈسک دے دی۔ جسے کرنل افتخار نے فیکٹری کے ماسٹر کمپیوٹر میں فارمولے والی اصل ڈسک کی جگہ لگایا تھا اور فامولے کی اصل ڈسک اس نے اپنے کوٹ کے کالر میں چھپا کر باہر لے آنی تھی۔ لیکن چونکہ ہمیں معلوم تھا کہ وہاں غیر معمولی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہم نے پروگرام بنایا اور کرنل افتخار کو دی گئی ڈسک کے اندر انتہائی اہم پرزہ ایسے لگایا گیا تھا کہ یہ ڈسک جیسے ہی ماسٹر کمپیوٹر میں فٹ کی جاتی۔ ماسٹر کمپیوٹر کا مکمل سیٹ اپ فیکٹری ایریا سے تقریباً سو کلو میٹر دور بنائے جانے والے ایک ہنگامی مرکز کے رسیونگ سیٹ پر پوری تفصیل سے ریکارڈ ہو جانا تھا۔ کرنل افتخار کو اصل فارمولے کی ڈسک فیکٹری سے باہر چھپا کر لانے کے لئے جو کوٹ دیا گیا تھا اس میں ایک ایسا سسٹم رکھا گیا تھا کہ اس کوٹ کے تقریباً سو میٹر کے دائرے کے اندر ہونے والی تمام کارروائی کو اس رسیونگ سیکشن میں دیکھا بھی جا سکتا تھا وہاں ہونے والی تمام گفتگو بھی ریکارڈ کی جا سکتی تھی۔ ایسا اس لئے کیا گیا تھا۔ تاکہ ہمیں ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہے کہ کرنل افتخار کیا کارروائی کرتا ہے چنانچہ اس کی وجہ سے ساری صورتحال سامنے آ گئی تفصیل تو آپ کو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

بعد میں دکھائی جائے گی مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ کرنل افتخار نے رابرٹ کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق اصل فارمولا حاصل کر لیا اور اسے کوٹ کے اندر بنے ہوئے مخصوص خانے میں رکھ دیا لیکن جو ڈسک اسے رابرٹ نے دی تھی وہ ابھی اس نے اصل فارمولے کی جگہ ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کرنا تھی۔ تاکہ اصل فارمولا باہر آسکے مگر اصل فارمولے کی چوری کا اتفاق سے فوری علم ہو گیا۔ اور کرنل افتخار کو فارمولا باہر لے آنے پر اس کی جگہ دوسری ڈسک رکھنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ فیکٹری انچارج کرنل شہباز نے اس چوری پر سب کا باہر جانا سختی سے ممنوع کر دیا۔ ایک کرنل جو دو روز سے پہلے ہی باہر تھا۔ اسے بھی اندر آنے سے روک دیا گیا اور اس کے بعد اس نے اس چوری کی رپورٹ پاکیشیا کے صدر کو دی۔ پاکیشیا کے صدر نے اسے کہا کہ وہ اس سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لائیں گے اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو۔ اپنی ڈپٹی چیف جولیانا فٹز واٹر اور علی عمران کے ساتھ فیکٹری پہنچ گیا انہیں فیکٹری تک وہ کرنل لے آیا تھا جو باہر رہ گیا تھا پھر میٹنگ ہال میں میٹنگ ہوئی جہاں فلم کے ذریعے اس فیکٹری کے ہر سیکشن کا تعارف کرایا گیا۔ یہ فلم ہمارے آلات اس لئے کچھ نہ کر سکے کہ کرنل افتخار جس زاویے پر موجود تھے وہاں سے اسے کچھ نہ کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال ہم مطمئن تھے۔ کہ سیکرٹ سروس صرف چیکنگ کر کے واپس چلی جائے گی اور ہمارا مشن بعد میں بھی مکمل ہو جائے گا۔ لیکن وہاں حیرت انگیز طور پر اس علی عمران نے

ماسٹر کمپیوٹر کی سائنسی ماہیت کے بارے میں اندازے لگا کر یہ ثابت کر دیا کہ اصل فارمولا سپیشل سٹور سے باہر آچکا ہے۔ لیکن فیکٹری سے باہر نہیں گیا اور یہ کام کرنل افتخار نے کیا ہے۔ اس بات کے سامنے آتے ہی ہم بے حد پریشان ہوئے کیونکہ اس طرح ہمارا سارا پلان ہی یکسر فیل ہو گیا تھا اور اسی وقت آپ کو فون پر یہ رپورٹ دی گئی تھی کہ پلان مکمل طور پر فیل ہو گیا ہے۔ لیکن بعد میں اس میں ہمارے مطلب کے موڑ آگئے۔ کرنل افتخار نے انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے ہماری دی ہوئی ڈسک کو اصل ڈسک قرار دیتے ہوئے اسے ان کے حوالے کر دیا۔ اور یہی ڈسک ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئی اس طرح ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے فیکٹری کا تمام حفاظتی سسٹم ہمارے پاس خود بخود پہنچ گیا۔ لیکن اس اصل فارمولے کے سامنے آنے کے امکانات تھے۔ کہ اس میٹنگ کے صدر سیکرٹ سروس کے چیف نے انتہائی حیرت انگیز انکشاف کیا کہ اس کے پاس یہ اطلاع موجود ہے کہ کرنل افتخار گذشتہ رات کو سر کلب میں گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری سے ملا ہے یہ اطلاع ہمارے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز تھی۔ پھر اسی وقت سیکرٹ سروس کے چیف نے اپنے ممبرز کو رابرٹ کی نگرانی کا بھی فون پر حکم بھجوا دیا۔ چنانچہ اس سارے سیٹ اپ کو بچانے کے لئے ہمارے آدمیوں نے فوری طور پر سفارت خانے میں موجود اپنے آدمیوں کو رابرٹ کی فوری ہلاکت کے احکام دے دیئے اور رابرٹ جو اس وقت اپنی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ اسے وہیں سائیلنسر

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

لگے ریوالور سے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ سیکرٹ سروس کا چیف ڈپٹی چیف کے ہمراہ واپس چلا گیا جب کہ عمران کرنل افتخار کے ساتھ وہیں رہ گیا ہمیں مکمل یقین تھا کہ وہ کرنل افتخار کے کوٹ میں موجود اصل فارمولے کی ڈسک کو کسی صورت بھی دریافت نہ کر سکے گا۔ اور اب جب کہ ہماری دی ہوئی ڈسک ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہو چکی ہے۔ اس لئے اب اصل ڈسک بغیر کسی رکاوٹ کے باہر آجائے گی۔ لیکن رپورٹ کے مطابق اس عمران نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں کرنل افتخار سے سب کچھ اگلوا لیا۔ اور اس کوٹ میں سے اصل ڈسک بھی نکلوا لی۔ لیکن اسے کوٹ میں موجود دوسرے آلے کا علم نہ ہو سکا۔ اور پھر اصل ڈسک واپس کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئی اور ہمارے والی ڈسک عمران اپنے ساتھ لے گیا۔ کرنل افتخار چونکہ ہمارے لئے اب بے کار تھا۔ اس کا رابطہ صرف رابرٹ کے ساتھ تھا اور رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ہم نے اس کی پرواہ نہ کی۔ گو ہمارے والی ڈسک وہ عمران لے گیا تھا۔ لیکن فیکٹری کے حفاظتی سیٹ اپ کی تفصیل ہمارے پاس پہنچ گئی تھی۔ اس لئے ہمارا مشن مکمل ہو گیا تھا۔ اب ہمارے آدمی اس سیٹ اپ کو ناکام بنا کر کسی بھی وقت اصل فارمولا بھی حاصل کر سکتے ہیں اور فیکٹری کو بھی تباہ کرنے کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ پھر اس کامیابی کی رپورٹ ملتے ہی میں دیوانہ وار بھاگتا ہوا آپ کے پاس آیا ہوں اور اس خوشی کی وجہ سے مجھے دستک دے کر اندر آنے کا خیال نہیں رہا تھا"۔ نوجوان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران وہ ڈسک لے گیا ہے۔ ظاہر ہے وہ اس کا تفصیل سے تجزیہ کرے گا۔ اور اسے یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ اس میں ایسا سسٹم موجود ہے۔ کہ تمام حفاظتی نظام فیکٹری سے باہر کہیں رسیو کیا گیا ہے اور وہ لوگ فوری طور پر اس حفاظتی سسٹم کو تبدیل نہ کر دیں گے۔ اس کے بعد ہمارے لئے کیا کامیابی رہ جائے گی"...... ادھیڑ عمر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ کا آئیڈیا درست ہے۔ لیکن ہمارے آدمیوں نے اس پر پہلے سے ہی غور کر لیا تھا۔ اس لئے جو سسٹم اس ڈسک میں فیڈ کیا گیا تھا۔ وہ اس انداز کا تھا کہ جیسے ہی ماسٹر کمپیوٹر میں ڈسک فیڈ کی جاتی۔ وہ پورا سیٹ اپ ٹرانسمٹ کر دیتا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سسٹم خود بخود جل کر راکھ ہو جاتا تھا اور اس کا کوئی نشان ڈسک میں نہ رہ جاتا تھا اور یہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ اب وہ عمران لاکھ اس ڈسک کا تجزیہ کرتا یا کراتا رہے۔ اسے اس بارے میں قطعی علم نہیں ہو سکتا۔ کہ اس ڈسک سے کیا فائدہ حاصل کیا گیا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔ تو باس کے سخت چہرے پر پہلی بار نرمی اور مسکراہٹ کے تاثرات نمودار ہوئے۔

"گڈ۔ تم اور تمہارا سیکشن واقعی ذہین ہے نارمن۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے بہرحال ایک اہم کامیابی حاصل کر لی ہے"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس۔ وہ پورا سیٹ اپ ہمارے سیکشن میں پہنچ بھی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

چکا ہے۔ اب ہمارے ایجنٹوں کے لئے اصل فارمولا حاصل کر لینا کوئی مشکل کام نہیں رہا"...... نارمن نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس ساری پلاننگ کا علم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ لازماً رابرٹ کے پیچھے موجود ہاتھوں کو ٹریس کرنے کی بھی کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ لازماً وہ فیکٹری کی نگرانی بھی کریں گے۔ اس لئے اب ہمارے لئے فوری طور پر وہاں کا مشن مکمل کرنا اپنے آپ کو سامنے لے آنے کے مترادف ہو جائے گا۔ ہمیں اب کچھ عرصہ تک خاموش رہنا ہو گا۔ تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر مطمئن ہو جائے کہ جو بھی سازش کی گئی تھی وہ ان کی وجہ سے ناکام ہو گئی ہے اور اب فیکٹری محفوظ ہے۔ البتہ ہمیں رابرٹ کے ساتھ منسلک ہر آدمی کا خاتمہ کرانا ہو گا۔ کیونکہ یہ عمران جس انداز میں کام کرتا ہے۔ اگر اسے معمولی سا بھی کلیو مل گیا تو وہ لامحالہ تم تک اور تم سے مجھ تک پہنچ جائے گا"..... باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس۔ میں نے اس کا پہلے ہی مکمل بندوبست کر دیا ہے۔ اسے رابرٹ کے ذریعے کوئی کلیو نہ مل سکے گا۔ اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہماری ایجنسی بالکل نئی ہے۔ اسے ہماری ایجنسی کے بارے میں کہیں سے بھی کسی قسم کی معلومات نہیں مل سکتیں"۔ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اس حفاظتی سسٹم والی ڈسک کو سپیشل لاکر میں رکھوا دو۔ اور اگر ہو سکے تو اپنے آپ اور اپنی ایجنسی کو بچا کر اس عمران کی نگرانی کرا سکو تو کراتے رہنا۔ لیکن اس سلسلے میں تم نے براہ راست کوئی اقدام نہیں کرنا کیونکہ یہ ہماری نگرانی کے لنک کو استعمال کر لے گا"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں سب کچھ کر لوں گا۔ مجھے صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اگر ہم مسلسل تین ماہ تک خاموش رہیں تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر مطمئن ہو جائے گی"...... نارمن نے کہا۔

"ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے اس لئے تین ماہ تو کیا اگر چھ ماہ بھی خاموش رہنا پڑے تو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن کام ہر لحاظ سے فول پروف ہونا چاہئے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... نارمن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے سلام کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باس نے سر ہلا کر اسے باہر جانے کی اجازت دی اور جب وہ کمرہ سے باہر چلا گیا تو باس نے کھلی ہوئی فائل پر دوبارہ نظریں جما دیں۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فون میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور باس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"یس میکاسے سپیکنگ"...... باس کے لہجے میں مؤدبانہ پن تھا۔

"سیکرٹری ٹو سٹیٹ مسٹر ہوپ سے بات کیجئے مسٹر میکاسے"۔ دوسری طرف سے ایک خاتون کی آواز سنائی دی۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ہوپ سپیکنگ"...... بولنے والے کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"یس سر۔ میکاسے بول رہا ہوں چیف آف زیرو ایجنسی"۔ میکاسے کا لہجہ اور زیادہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"پاکیشیا کی میزائل فیکٹری کے بارے میں تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی میکاسے"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"رپورٹ تیار ہو رہی ہے جناب۔ کل پیش کر دوں گا"۔ میکاسے نے جواب دیا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ مختصر طور پر بتا دو۔ کیونکہ رات سپیشل میٹنگ ہے اور اس میٹنگ کے ایجنڈے میں یہ مشن بھی موجود ہے۔ اس لئے مجھے جواب دینا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مختصر بات تو یہ ہے جناب کہ ہم پاکیشیائی ایم میزائل فیکٹری کا محل وقوع اور اس کے اندرونی حفاظتی سسٹم کی پوری تفصیلات اس طرح حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ وہاں اس کا کسی کو بھی علم نہیں ہو سکا"...... میکاسے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کا علم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی نہیں ہوا"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے انداز میں پوچھا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہی علم ہوا ہے کہ وہاں کارروائی کی کوشش کی گئی ہے۔ جو ناکام رہی ہے۔ اس سے زیادہ اسے علم نہیں ہو سکا"...... میکاسے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ تمہیں خاص طور پر کہا گیا تھا۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس سارے سیٹ اپ کا کسی طرح بھی علم نہ ہو سکے"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"اسے معلوم نہیں ہو سکا۔ مجھے مزید تفصیل بتانی پڑے گی"۔ میکاسے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نارمن کی بتائی ہوئی ساری تفصیل دوہرا دی۔

"ہونہہ۔ بظاہر تو یہ سب کچھ درست ہے میکاسے۔ لیکن جس کا نام عمران ہے وہ کچھ اور ہی چیز ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر نارمن اور اس کے پورے سیکشن کو توڑ دو۔ اور ان سب کو چھ ماہ کے لئے مکمل طور پر کیموفلاج کر دو۔ تاکہ عمران کسی صورت بھی ان تک نہ پہنچ سکے اس کے بعد اس سیکشن کو باہر لے آیا جائے گا۔ اور پھر خاص کارروائی کی جائے گی"...... سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... میکاسے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تفصیلات عام لاکر میں رکھوانے کی بجائے تم فوری طور پر گورنمنٹ سپیشل بینک کے سپیشل لاکر میں پہنچا دو۔ میں انہیں

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ وہاں مکمل طور پر محفوظ رہے گی"۔
سیکرٹری نے مزید حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... میکاسے نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے "اوکے" کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم ہو گیا"...... میکاسے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"نجانے اس عمران میں کیا صلاحیتیں ہیں کہ اس سے ہر شخص انتہائی خوفزدہ رہتا ہے"...... میکاسے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھالیا۔

"یس باس۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"نارمن جہاں بھی ہو اسے فوراً میرے پاس بھجواؤ"...... میکاسے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا او میکاسے نے رسیور رکھ دیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا میز کے پیچھے بیٹھا ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا اور خود اپنی مخصوص کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا اس رابرٹ کا۔ کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ رابرٹ کو اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایسا صفدر اور دوسرے ممبرز کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کے قاتل کا پتہ چلا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کام ہو رہا ہے۔ ابھی تک کوئی رپورٹ تو نہیں ملی"۔ بلیک زیرو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ ہمارے وہاں جانے اور تمہارے رابرٹ کے بارے میں بات کرنے کی رپورٹ انہیں پہلے ہی مل گئی ہے۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی اس پر غور کیا ہے عمران صاحب۔ لیکن قتل کا جو وقت بتایا گیا ہے۔ اس وقت کے مطابق یہ تقریباً اس وقت سے ملتا ہے جب جولیا نے صفدر کو ہدایات دی ہیں۔ اور تقریباً اسی وقت ہی میں نے بات کی تھی۔ اس لئے اس قدر فوری ایکشن تو نہیں لیا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہی سوچا جا سکتا ہے کہ فیکٹری کا ٹیلی فون ٹیپ کیا گیا ہو اور جیسے ہی جولیا نے رابرٹ کی نگرانی کی ہدایت کی انہوں نے رابرٹ کو ہلاک کرنے کے احکامات دے دیئے۔ لیکن بہرحال اس میں کچھ وقت تو لگنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ لیکن تم نے اس رابرٹ اور کرنل افتخار کی ملاقات کی بات کیسے معلوم کی تھی۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم اکثر سپر کلب جاتے رہتے ہو۔ لیکن کیا تم پہلے سے ان کے بارے میں چوکنا تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ گذشتہ رات میں کلب گیا تو یہ دونوں میری میز سے کچھ فاصلے پر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں اس رابرٹ کو جانتا ہوں۔ اس سے میرا تعارف ہے۔ لیکن کرنل افتخار کے بارے میں مجھے علم نہ تھا۔ وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ لیکن جس انداز میں بیٹھے ہیں کر رہے تھے۔ وہ بڑا مشکوک سا تھا۔ چنانچہ میں نے ایسے ہی ایک ویٹر سے پوچھ لیا تو اس ویٹر نے مجھے بتایا کہ اس کا نام کرنل افتخار ہے۔ ملٹری سے ریٹائر شدہ ہے کلب کا ممبر ہے اور کبھی کبھار اس کلب میں آتا ہے اور اس ویٹر نے ہی مجھے بتایا تھا۔ کرنل کی بیوی جو فوت ہو گئی ہے۔ رابرٹ اس کا رشتہ دار ہے چنانچہ میں مطمئن ہو گیا کہ ان کے درمیان کوئی بات مشکوک نہیں ہو سکتی۔ لیکن آج جب میں نے اس فیکٹری میں اسے بطور ایک شعبے کے انچارج کے دیکھا تو میں چونک پڑا اور پھر جب آپ نے اسے مارک کر دیا تو میں نے رابرٹ کے بارے میں بات اس لئے کی تاکہ آپ کو اس کا علم ہو سکے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے۔ تم نے یہ بات کر کے بطور ایکسٹو اپنی باخبری کا رعب جولیا پر تو جو ڈالنا تھا ڈال دیا۔ لیکن میں بھی تمہاری اس بات سے بے حد مرعوب ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر ہے۔ کسی ایک پوائنٹ پر تو آپ مجھ سے بھی مرعوب تو ہوئے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک پوائنٹ پر۔ بھائی تم نے کار میں جولیا کے سامنے مجھ پر جو خوف ناک قسم کا رعب ڈالا تھا۔ یقین کرو میرا جسم ہی رعب سے کانپنے لگ گیا تھا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ایسے موقع پر واقعی میں اپنے آپ کو انتہائی مضحکہ خیز پوزیشن میں محسوس کرتا ہوں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ یہ رول تو نبھانا ہی پڑتا ہے"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"آپ نے ہمارے آنے کے بعد اس کرنل افتخار کا کیا کیا"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"بہت طویل کہانی ہے۔ لمبی ذہنی ورزش کرنا پڑی ہے پھر جا کر اصل صورت حال سامنے آئی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا صورت حال بعد میں تبدیل ہو گئی تھی"۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ بالکل ہی تبدیل ہو گئی۔ وہ ڈسک جو کرنل افتخار نے دی تھی وہ اصل نہ تھی۔ اصل اس نے کوٹ کے کالر کے استر میں چھپائی ہوئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر عمران نے پوری تفصیل سنا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ یہ تو بڑی گہری سازش ہے میزائل فیکٹری کے خلاف"...... بلیک زیرو کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ اور میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات ابھی اور زیادہ گہرے ہیں اس لئے اس رابرٹ کو ختم کرا دیا گیا ہے"...... عمران

کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔ میں تبدیل شدہ ڈسک ساتھ لے آیا ہوں۔ میں اس کا تفصیلی تجزیہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اس سے کوئی نئی بات سامنے آ جائے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ تقریباً ایک گھنٹے تک وہاں مصروف رہا۔ اس نے تبدیل شدہ اس ڈسک کا تفصیلی تجزیہ کیا۔ لیکن اس میں سے کوئی نئی بات سامنے نہ آئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

"کچھ پتہ چلا"...... بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اسے صرف اس لئے تیار کیا گیا تھا کہ اسے فیڈ کر کے اصل فارمولا فیکٹری سے باہر لایا جائے اور اس کا کوئی مصرف نہ تھا۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اتنا بڑا پلان کیا صرف رابرٹ کے ذریعے ہی مکمل کرایا جانا تھا۔ یہی بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔ کیونکہ ایک سفارت خانے کا تھرڈ سیکرٹری اتنے بڑے پلان کو مکمل کرتا دھرتا بنا ہوا تھا۔ وہ اس کی کڑی تو ہو سکتا ہے۔ لیکن مکمل کنٹرول اس کے پاس نہیں ہو سکتا"...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"مطلب یہ کہ معاملات اس سے کہیں گہرے ہیں جتنے نظر آ رہے ہیں۔ بظاہر تو اصل ڈسک مل جانے کے بعد معاملہ سرانجام پا گیا ہے۔ لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے۔ کہ معاملہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ بظاہر اسے ختم کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"رابرٹ کے قاتل کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ کیوں نہیں آ رہی"...... عمران کے لہجے میں ہلکی سی سختی موجود تھی۔

"تنویر اور نعمانی دونوں اس پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے ابھی کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ میں انہیں پھر کال کرتی ہوں"۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں کال کر کے کہو کہ وہ اب تک کی کارگزاری کی فوری رپورٹ دیں"...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کو اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یقیناً یہ کام کسی پیشہ ور قاتل کی مدد سے کرایا گیا ہو گا۔ تم اس بارے میں فوری طور پر معلومات حاصل کرو اور مجھے رپورٹ دو۔ اور ہاں یہ سن لو کہ مجھے وہ قاتل صحیح سلامت چاہئے اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ پیشہ ور قاتلوں نے آج کل خفیہ طور پر اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے ایک پارٹی بنائی ہوئی ہے۔ وہاں ایک آدمی میرا دوست ہے۔ اس سے فوری معلومات مل جائیں گی اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ فارمولا حاصل کرنے کے لئے دوسری کوشش بھی تو ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے کیا حفاظتی اقدامات کئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا کسی کے پاس کوئی حل نہیں ہوتا۔ باہر سے آنے والوں کو روکنے کے لئے تو اعلیٰ حفاظتی انتظامات کئے جا سکتے ہیں لیکن اگر اندر کا آدمی ہی مل جائے جیسے کرنل افتخار کا واقعہ ہوا ہے تو پھر کوئی حفاظتی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اقدامات اسے نہیں روک سکتے۔ ویسے کرنل شہباز ہوشیار آدمی ہے۔ اس کرنل افتخار والے واقعہ کے بعد وہ خود ہی اس بارے میں ہوشیار رہے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"تنویر نے رپورٹ دی ہے کہ تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کو اس کے ذاتی ملازم نے قتل کیا ہے۔ اسے پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اور اس نے اعتراف جرم بھی کر لیا ہے۔ یہ ملازم مقامی آدمی ہے۔ اس کا نام ساجن ہے"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ ملازم اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سپیشل ایجنسی تحقیقات کر رہی ہے۔ چونکہ معاملہ ایک سفارت خانے سے متعلق ہے۔ اس لئے پولیس کو علیحدہ رکھا گیا ہے۔ ملازم اب سپیشل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر اور نعمانی کو واپس بلا لو۔ سپیشل ایجنسی اب خود مزید تحقیقات کر لے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

دوسرے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ ہٹا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل ایجنسی ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈائریکٹر جنرل سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس طرح جواب دیا گیا جیسے وہ علی عمران کی حیثیت اور مرتبے کو اچھی طرح جانتا ہو۔

"ہیلو۔ محفوظ احمد بول رہا ہوں۔ ڈائریکٹر جنرل سپیشل ایجنسی"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری مگر قدرے بے تکلف سی آواز سنائی دی۔

"کب تک محفوظ رہو گے۔ ہر طرف حرص و ہوس کے جال اور پھندے لگے ہوئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران تم۔ خیریت۔ اتنے عرصے کے بعد کیسے ہماری یاد آ گئی۔ یاد ہے پچھلی ملاقات کو کتنا عرصہ گذر گیا ہے"...... اس بار دوسری طرف سے انتہائی بے تکلف لہجے میں کہا گیا۔

"اتنا ہی عرصہ جتنی سپیشل ایجنسی کو قائم ہوئے اور عقل و خرد سے محفوظ کو۔ ڈائریکٹر جنرل بنے ہوئے ہو گیا ہے اور یہ کچھ زیادہ عرصہ تو نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"عقل وخرد تو مانگے کے فلیٹوں میں یعنی لب بام ہی رہ جاتی ہے۔ سپیشل ایجنسی جیسے باوقار ادارے میں اس کا کیا کام یہ تو آتش جرائم میں بے خطر کود پڑنے والے عشق کی مانگ ہے"۔ ڈائریکٹر جنرل محفوظ نے ہنستے ہوئے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس طرح بے خطر کود پڑنے کے باوجود جناب عشق صاحب نہ صرف محفوظ رہتے ہیں بلکہ بے خطر سر سید ٹاؤن میں چار کنال کی شاندار اور قیمتی کوٹھی بھی تیار ہونے لگ جاتی ہے"...... عمران بھلا کب پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا اب تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔ وہ تو میری ذاتی جائیداد ہے۔ مجھے سر عبدالرحمن کی طرح میرے باپ نے جائیداد سے عاق نہیں کیا ہوا۔ میں خود مالک ہوں اپنے باپ دادا کی ساری جائیداد کا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تمہیں کہاں سے معلوم ہو گیا کہ سر سید ٹاؤن میں کوٹھی بنوا رہا ہوں۔ ابھی تو میں نے اپنی بیوی کو بھی نہیں بتایا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پھر اس کی حسن جمال اور نفاست طبع جاگ اٹھے گی اور یہ جدید ترین کوٹھی کسی قدیم بادشاہی دور کا عجائب گھر بن کر رہ جائے گی"...... دوسری طرف سے محفوظ احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی تو بھابھی کے ڈپریشن کی اصل وجہ ہے کہ اس جیسی نفیس طبع اور صاحب ذوق خاتون کو شوہر بھی ملا ہے تو قدیم دور کے بادشاہوں کے جلادوں جیسا۔ یہ بڑی بڑی مونچھیں، موٹی گردن،

بھینسے جیسا جسم اور ساتھ ہی عقل وخرد سے مکمل طور پر محفوظ۔ جب کہ وہ ہیں چھوئی موئی کی ڈالی۔ ویسے مجھے اس کوٹھی کی اطلاع بھابھی نے ہی دی تھی کہنے لگی کہ جا کر دیکھو تو سہی کہ وہ کوٹھی بنوا رہا ہے یا بھینسوں کا باڑہ"...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے محفوظ احمد بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہارا نام میری بیگم نے بالکل درست رکھا ہوا ہے۔ لٹل ڈیول بہرحال بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے محفوظ احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھابھی واقعی نام رکھنے کے بارے میں بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتی ہیں اور تمہارا نام میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ بہرحال گریٹ لینڈ سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری کا قاتل تمہاری تحویل میں ہے۔ میں اس سے تمہاری مداخلت کے بغیر ملنا چاہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ تمہاری اس سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ تو ایک عام سا آدمی ہے۔ رابرٹ نے بینک سے لمبی رقم نکلوائی تھی۔ اسے چوری کرنے کے لئے اس نے رابرٹ کو ہلاک کر دیا اور رقم لے کر غائب ہو گیا لیکن میں نے اسے رقم سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ لیکن تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... اس بار محفوظ احمد نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ سیکرٹ سروس کے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

چیف صاحب کو اس سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ میں تم سے بطور نمائندہ خصوصی سیکرٹ سروس بات کروں لیکن میں جانتا تھا کہ تمہارے اس ماشاء اللہ میلوں میں پھیلے ہوئے جسم میں دل چڑیا سے بھی چھوٹا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہارے سامنے سیکرٹ سروس کا نام لینے کے بعد مجھے بھابھی کے پاس جا کر تعزیت نہ کرنی پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سیکرٹ سروس کو دلچسپی ہے۔ اس عام سے قتل کے کیس میں۔ حیرت ہے۔ کیا اب سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں رہا۔ میں نے تو سنا تھا کہ سیکرٹ سروس کو فرصت ہی نہیں ملتی بڑے بڑے مجرموں سے نمٹنے کے لئے"...... محفوظ احمد نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی طنز پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"او کے۔ پھر میں جواب دے دوں چیف کو کہ جناب محفوظ احمد ڈائریکٹر جنرل سپیشل ایجنسی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا مجرم ہے آپ بڑے مجرموں سے نمٹنے پر توجہ دیجئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ارے کیوں تم میری جان کے دشمن ہو رہے ہو۔ خدا کے واسطے یہ بات دوبارہ نہ کرنا۔ وہ تمہارا چیف تو بڑا جابر ظالم اور سفاک قسم کا آدمی ہے۔ ہلاکو اور چنگیز خان سے بھی زیادہ۔ اس نے تو ایک لمحے میں میرا بھرتہ بنا کر رکھ دینا ہے۔ بھائی

وہ مجرم حاضر ہے۔ کہو تو اسے بوری میں بند کر کے تمہارے فلیٹ پر پہنچوا دوں"...... دوسری طرف سے محفوظ احمد نے قدرے خوف زدہ سے لہجے میں کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم اسے اپنے پاس ہی رکھو۔ بس صرف اپنے جلاد نما ماتحتوں کو حکم دے دو کہ وہ اس سے میری ملاقات کرا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کب ہو گی یہ ملاقات۔ کل تو ہم نے اسے جیل بھجوا دینا ہے کیونکہ رقم بھی برآمد ہو چکی ہے اور اس نے باقاعدہ مجسٹریٹ کے سامنے اعتراف جرم بھی کر لیا ہے"...... محفوظ احمد نے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد۔ دوپہر کا کھانا تو تم دفتر میں ہی منگواتے ہو گے اور یقیناً بیس بائیس دیگیں پک کر آتی ہوں گی۔ چلو میں بھی ان میں سے چند لقمے کھا لوں گا۔ ایک وقت کے کھانے کا خرچہ تو بچ جائے گا۔ میں ابھی آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ محفوظ احمد صاحب کیا واقعی اتنے موٹے ہیں۔ یا آپ مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ ویسے ان کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہی ہے وہاں تو اس قدر موٹے لوگ نہیں ہوتے"...... بلیک زیرو نے عمران کے رسیور رکھتے ہی ہنستے ہوئے کہا۔

"موٹاپا بہرحال ہر جگہ ہوتا ہے۔ کوئی عقل کے موٹے ہوتے ہیں اور کوئی جسمانی لحاظ سے۔ ویسے ان محفوظ احمد صاحب کو اگر تم دیکھ لو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تو تمہیں انہیں پوری طرح دیکھنے کے لئے اپنی آنکھوں کو مزید چار گنا پھیلانا پڑے گا۔ تب شاید ان کا پورا حدود اربعہ تمہاری نظروں میں سما سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا اس کے احترام میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

چند لمحوں بعد عمران کی کار سپیشل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سپیشل ایجنسی تقریباً ایک سال پہلے باقاعدہ طور پر قائم کی گئی تھی اور محفوظ احمد کو جس کا تعلق خصوصی سیکورٹی سے تھا۔ اس کا ڈائریکٹر جنرل بنایا گیا تھا۔ محفوظ احمد کے والد اور عمران کے والد کے درمیانی کافی قریبی رشتہ داری تھی۔ اس لئے ان سے اکثر ملاقات رہتی تھی۔ دونوں تقریباً ہم عمر بھی تھے۔ اس لئے ان کے درمیان کافی بے تکلفی تھی۔ محفوظ احمد کی شادی بہت ہی پڑھے لکھے خاندان میں ہوئی تھی اور محفوظ احمد کی بیوی جس کا نام شاہانہ تھا۔ نہ صرف اچھی شاعرہ تھیں بلکہ اعلیٰ پائے کی مصورہ بھی تھیں۔ انتہائی نفیس ذوق کی مالک اور انتہائی رکھ رکھاؤ والی خاتون تھیں ان کی شادی کو دس سال ہو گئے تھے لیکن ان کی اولاد نہ ہوئی تھی۔ اس لئے ان کا سارا وقت بس مشاعروں اور مصوری میں ہی گزرتا تھا۔ جب محفوظ احمد کو سپیشل ایجنسی کا ڈائریکٹر جنرل بنایا گیا تو ان کی رہائش مستقل طور پر دارالحکومت میں ہو گئی اور شروع شروع میں عمران کی ان سے کافی ملاقات رہتی تھی۔ لیکن پھر اپنے کاموں میں پھنس کر کافی طویل عرصے سے عمران ان کے پاس نہ جا سکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب اس نے محفوظ احمد سے کال ملوانے کا کہا تو ہیڈ کوارٹر والوں نے فوراً ہی کال ملوا دی۔ کیونکہ وہ بھی عمران اور محفوظ کے درمیان موجودہ تعلقات سے اچھی طرح واقف تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار سپیشل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کی پارکنگ میں روکی اور اسے لاک کر کے وہ ڈائریکٹر جنرل کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔

"صاحب آپ کے منتظر ہیں جناب۔ ویسے آپ کافی عرصہ بعد آئے ہیں"...... محفوظ احمد کے کمرے کے باہر کھڑے ہوئے باوردی چپڑاسی نے عمران کو باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران اپنی عادت کے مطابق اس سے بھی کافی بے تکلف تھا۔

"وہ تمہارے صاحب کے دوپہر کے کھانے والا ٹرک آ گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کھانے کا ٹرک۔ کیا مطلب صاحب۔ صاحب کا کھانا گھر سے تو آتا ہے۔ لیکن وہ تو ہاٹ پاٹ میں آتا ہے۔ ٹرک کا کیا مطلب"۔ چپڑاسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ آج میں نے کھانے کی بات کر دی ہے تو صاحب نے صرف کھانے کا نمونہ منگوا لیا ہے"...... عمران نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پردہ ہٹا کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرہ خاصا وسیع و عریض تھا اور انتہائی اعلیٰ دفتری انداز میں سجا ہوا تھا۔ مہاگنی کی بڑی سی میز کے پیچھے اونچی پشت کی گھومنے والی کرسی پر محفوظ احمد بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اس کا جسم اس قدر چھریرا تھا کہ اسے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سینک سلائی کہا جا سکتا تھا۔ کلین شیو چہرہ تھا سر پر گھنگریالے بال تھے کشادہ پیشانی اور چمکدار آنکھوں کی وجہ سے وہ خاصا ذہین آدمی لگتا تھا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ عمران اس کے اس دبلے پتلے جسم کی وجہ سے اسے موٹا بھینسا کہہ کر چھیڑتا تھا۔ محفوظ احمد کان سے رسیور لگائے فون سننے میں مصروف تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ لیکن صرف دائیں کان کے لئے۔ کیونکہ بائیں کان میں تو کسی خوب صورت حسینہ کی مترنم اور دل کش مدھر آواز شہد گھول رہی ہو گی"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ محفوظ احمد نے بائیں کان کے ساتھ رسیور لگایا ہوا تھا۔

"آ گئے تم"...... محفوظ احمد نے رسیور رکھ کر سلام کا جواب دیتے ہوئے کرسی سے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو بیٹھو۔ کھڑے ہونے کی تکلیف نہ کیا کرو۔ تمہاری یہ ٹانگیں کہیں تمہارے جسم کا بوجھ اٹھانے سے ہی نہ انکار کر دیں"۔ عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور محفوظ احمد بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے اپنے چیف کو تو میری جسامت کے بارے میں نہیں بتا دیا۔ کہیں وہ اس بنا پر صدر سے کہہ کر میری چھٹی کرا دیں کہ اتنے موٹے آدمی کو سپیشل ایجنسی کا ڈائریکٹر جنرل کیسے بنایا جا سکتا ہے"...... محفوظ احمد نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

"بیٹھو پہلے بتاؤ۔ کیا پینا پسند کرو گے"...... محفوظ احمد نے کرسی پر بیٹھتے ہی میز پر رکھی گھنٹی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں کھانے سے پہلے پینا کفران نعمت سمجھتا ہوں۔ اگر میں نے پانی سے ہی پیٹ بھر لیا۔ تو پھر کیا کھانا باندھ کر ساتھ لے جاؤں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔

"کوک لے آؤ صاحب علی"...... محفوظ احمد نے چپڑاسی سے مخاطب ہو کر نرم لہجے میں کہا۔ تو چپڑاسی تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ تم آج کھانے سے کیوں چپک گئے ہو۔ کیا اب سلیمان نے کھانا پکانا چھوڑ دیا ہے۔ ویسے ایک بات ہے تمہارا یہ سلیمان کھانے اس مزے کے پکاتا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ انگلیاں چاٹ جاؤں۔ بس ایک بار اس کے ہاتھ کا پکا کھانا کھانے کا موقع ملا ہے۔ نجانے ظالم کے ہاتھ میں اس قدر لذت کہاں سے آ گئی ہے"...... محفوظ احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے ہاتھ میں لذت میرے معاشی قتل کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ خالی دال مونگ پکاتا ہے۔ لیکن اس لذت کی خاطر میرے سینکڑوں روپے لگ جاتے ہیں۔ اب تم خود سوچو کہ جب وہ اپنے لئے حریرہ جات پکاتا ہو گا تو اس لذت کے لئے میرا معاشی قتل عام ہی ہوتا ہو گا۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ اگر تم نے یہ لذت والی بات اس لئے کی ہے کہ میں تمہیں کھانے کی دعوت دوں گا تو منہ دھو رکھو۔ میرے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

پاس اتنے پیسے زندگی بھر اکٹھے نہیں ہو سکتے کہ میں اس سے مونگ دال کی دس بارہ دیگیں پکوا سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور محفوظ احمد بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کچھ تو خدا کا خوف کیا کرو۔ تم نے ایک بار بیگم کو کہہ دیا تھا کہ میں ہوٹل میں بے تحاشا کھانا کھاتا ہوں۔ وہ میرے سر ہو گئی کہ زیادہ کھانا تہذیب کے خلاف ہے۔ میں نے لاکھ اسے بتایا کہ میرے معدے کا حجم خود دیکھ لو۔ میں اتنا کھا بھی سکتا ہوں یا نہیں۔ لیکن وہ مانی ہی نہیں بلکہ اس نے ڈاکٹر کو فون کر دیا کہ میرے پیٹ میں کیڑے ہیں۔ اس کی دوا فوراً بھیجی جائے اور وہ ڈاکٹر عالمگیر صاحب ہیں انہوں نے بھی ایک نہ سوچی بلکہ اپنے کمپاؤڈر کے ہاتھ کیپسولوں کا پورا ایک پیکٹ بھجوا دیا کہ یہ سب اکٹھے کھائے جائیں"...... محفوظ احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھابھی مان ہی نہ رہی تھیں کہ تم دس پلیٹ کھانا کھا سکتے ہو۔ تو میں نے اسے سمجھایا تھا کہ تم بچپن میں مٹی کھانے کے عادی رہے ہو اور بچپن سے تمہارے پیٹ میں لمبے لمبے کیڑے پڑے ہوئے ہیں اور تمہارے والا مسلسل تم پر کیڑے مار ادویات کا سپرے کرتے رہتے تھے اور یہ کیڑے کسی بھی وقت بالکل ققنس پرندے کی طرح اپنی راکھ میں سے ہی پیدا ہو جاتے ہیں اور جس کے پیٹ میں کیڑے ہوں وہ دس کیا دس ہزار پلیٹیں بھی کھا سکتا ہے۔ بڑی مشکل سے یقین آیا تھا بھابھی کو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا تو ہو گیا مذاق اور پتہ ہے اس پیکٹ کھانے سے میرا کیا حشر ہوا۔ چار دن لوٹا پریڈ کرتا رہا۔ خبردار آئندہ اس قسم کا مذاق کیا تم نے"...... محفوظ احمد نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"صرف چار دن۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے فیملی ڈاکٹر عالمگیر صاحب کو ریفریشر کورس کرانا پڑے گا۔ بے چارہ پرانے وقتوں کی ڈاکٹری ابھی تک چلا رہا ہے۔ آج کل تو ایسی ادویات آگئی ہیں پیٹ کے کیڑے مارنے کی کہ چار ماہ تک لیٹرین میں بستر بچھانا پڑتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ واقعی ایسا نہ کر دینا ورنہ میں تو لیٹرین میں ہی غائب ہو جاؤں گا"...... محفوظ احمد نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کی اس خوبصورت بات پر عمران بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا اور اس نے مشروب کی بوتلیں میز پر رکھیں اور واپس چلا گیا۔

"اس قاتل ملازم سے یہیں ملاقات کرو گے یا کسی علیحدہ کمرے میں"...... محفوظ احمد نے بوتل اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا وہ واقعی زندہ ہے اب تک"...... عمران نے بھی بوتل اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو محفوظ احمد بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اب تک زندہ ہے۔ کیا مطلب۔ کیا اس کی جان کو خطرہ ہے"۔ محفوظ احمد نے چونک کر کرسی پر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

پاس لتنے پیسے زندگی بھر اکٹھے نہیں ہو سکتے کہ میں اس سے مونگ دال کی دس بارہ دیگیں پکوا سکوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور محفوظ احمد بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم کچھ تو خدا کا خوف کیا کرو۔ تم نے ایک بار بیگم کو کہہ دیا تھا کہ میں ہوٹل میں بے تحاشا کھانا کھاتا ہوں۔ وہ میرے سر ہو گئی کہ زیادہ کھانا تہذیب کے خلاف ہے۔ میں نے لاکھ اسے بتایا کہ میرے معدے کا حجم خود دیکھ لو۔ میں اتنا کھا بھی سکتا ہوں یا نہیں۔ لیکن وہ مانی ہی نہیں بلکہ اس نے ڈاکٹر کو فون کر دیا کہ میرے پیٹ میں کیڑے ہیں۔ اس کی دوا فوراً بھیجی جائے اور وہ ڈاکٹر عالمگیر صاحب ہیں انہوں نے بھی ایک نہ سوچی بلکہ اپنے کمپاؤڈر کے ہاتھ کیپسولوں کا پورا ایک پیکٹ بھجوا دیا کہ یہ سب اکٹھے کھائے جائیں "...... محفوظ احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

" بھابھی مان ہی نہ رہی تھیں کہ تم دس پلیٹ کھانا کھا سکتے ہو۔ تو میں نے اسے سمجھایا تھا کہ تم بچپن میں مٹی کھانے کے عادی رہے ہو اور بچپن سے تمہارے پیٹ میں لمبے لمبے کیڑے پڑے ہوئے ہیں اور تمہارے والا مسلسل تم پر کیڑے مار ادویات کا سپرے کرتے رہتے تھے اور یہ کیڑے کسی بھی وقت بالکل ققنس پرندے کی طرح اپنی راکھ میں سے ہی پیدا ہو جاتے ہیں اور جس کے پیٹ میں کیڑے ہوں وہ دس کیا دس ہزار پلیٹیں بھی کھا سکتا ہے۔ بڑی مشکل سے یقین آیا تھا بھابھی کو "...... عمران نے جواب دیا۔

" تمہارا تو ہو گیا مذاق اور پتہ ہے اس پیکٹ کھانے سے میرا کیا حشر ہوا۔ چار دن لوٹا پریڈ کرتا رہا۔ خبردار آئندہ اس قسم کا مذاق کیا تم نے "...... محفوظ احمد نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" صرف چار دن۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے فیملی ڈاکٹر عالمگیر صاحب کو ریفریشر کورس کرانا پڑے گا۔ بے چارہ پرانے وقتوں کی ڈاکٹری ابھی تک چلا رہا ہے۔ آج کل تو ایسی ادویات آ گئی ہیں پیٹ کے کیڑے مارنے کی کہ چار ماہ تک لیٹرین میں بستر بچھانا پڑتا ہے "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تم سے خدا سمجھے۔ واقعی ایسا نہ کر دینا ورنہ میں تو لیٹرین میں ہی غائب ہو جاؤں گا "...... محفوظ احمد نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کی اس خوبصورت بات پر عمران بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا اور اس نے مشروب کی بوتلیں میز پر رکھیں اور واپس چلا گیا۔

" اس قاتل ملازم سے یہیں ملاقات کرو گے یا کسی علیحدہ کمرے میں "...... محفوظ احمد نے بوتل اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا وہ واقعی زندہ ہے اب تک "...... عمران نے بھی بوتل اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو محفوظ احمد بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" اب تک زندہ ہے۔ کیا مطلب۔ کیا اس کی جان کو خطرہ ہے "۔ محفوظ احمد نے چونک کر کرسی پر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"اگر تمہارا فون کہیں ٹیپ نہیں ہو رہا۔ تو ایسا ہو سکتا تھا اور اگر زندہ ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ تمہارا فون محفوظ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ مجھے معلوم کرنا پڑے گا۔ تم نے تو مجھے ڈرا دیا ہے۔ پہلے بتا دیتے تو میں اس کی خاص نگرانی کے احکامات دے دیتا"...... محفوظ احمد نے کہا اور جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"وہ ملزم ساجن کس حوالات میں ہے"...... محفوظ احمد نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس کا خاص خیال رکھنا"...... محفوظ احمد نے دوسری جانب سے جواب سننے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم نے تو مجھے واقعی ڈرا دیا تھا۔ بہرحال وہ زندہ بھی ہے اور بخیریت بھی ہے"...... محفوظ احمد نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس ساجن صاحب کو کسی علیحدہ کمرے میں پہنچوا دو۔ میں نے اس سے ذرا تفصیلی مذاکرات کرنے ہیں"...... عمران نے کہا تو محفوظ احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک بار پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور رابطہ قائم کر کے ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"تم نے آخر اس عام سے قاتل سے کیا مذاکرات کرنے ہیں۔ کچھ

مجھے بھی تو بتاؤ"...... محفوظ احمد نے رسیور رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر تم چاہو تو ان مذاکرات میں شامل ہو سکتے ہو۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ کوئی مداخلت نہ ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن ایک بات پہلے بتا دوں کہ وہ قاتل سرکاری طور پر ہماری تحویل میں ہے۔ اس لئے اسے بہرحال زندہ ضرور رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ مذاکرات کے اختتام پر وہ لاش میں تبدیل ہو چکا ہو اور ہمارے لئے مصیبت بن جائے"...... محفوظ احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ میں نے اس سے تمہارے انداز کے مذاکرات نہیں کرنے"...... عمران نے کہا اور محفوظ احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بجی تو محفوظ احمد نے رسیور اٹھا لیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ابھی آ رہے ہیں"...... محفوظ احمد نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ عمران۔ وہ سپیشل روم میں پہنچ چکا ہے"...... محفوظ احمد نے کہا اور عمران بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دفتر سے نکل کر مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں تشدد کے جدید ترین سامان کے ساتھ ساتھ قدیم آلات بھی موجود تھے۔ یہ یقیناً سپیشل ایجنسی کا ٹارچر سیل تھا۔ راڈز والی کرسی پر ایک دبلا پتلا مقامی نوجوان راڈز میں جکڑا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ دو آدمی اس کی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سائیڈوں میں کھڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے محفوظ احمد کے اندر داخل ہوتے ہی اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" تم دونوں جاؤ اور دروازہ بند کر دو"...... محفوظ احمد نے ان دونوں سے کہا اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر چلے گئے اور کمرے کا بھاری دروازہ بھی بند ہو گیا۔

" یہ آپ میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں نے اعتراف کر لیا ہے اور رقم بھی دے دی ہے تو"...... اس آدمی نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کے سامنے پڑی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک کرسی کو گھسیٹا اور اس نوجوان کے بالکل سامنے رکھ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔ جب کہ محفوظ احمد نے بھی اس کی پیروی کی۔

" تمہارا نام ساجن ہے اور تم رابرٹ کے ذاتی ملازم تھے"۔ عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی ہاں اور یہ بات میں پہلے بھی بتا چکا ہوں"...... ساجن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" گھبراؤ نہیں۔ ہم نے صرف چند معلومات تم سے حاصل کرنی ہیں اور وہ بھی رابرٹ کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔ تو ساجن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ ویسے عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ شخص کسی کو قتل نہیں کر سکتا۔ یہ چور تو ہو سکتا ہے قاتل نہیں۔ کیونکہ قتل کرنا ہر آدمی کے بس کا روگ نہیں ہوتا۔ ایسے

لوگ خاص ٹائپ کے ہوتے ہیں۔

" ج۔ ج۔ جی پوچھیں۔ جو کچھ مجھے معلوم ہو گا میں ضرور بتا دوں گا"...... ساجن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" رابرٹ کے پاس کتنے عرصے سے ملازم تھے۔ ایک بات کا خیال رکھنا جھوٹ مت بولنا۔ کیونکہ تمہاری ہر بات کی باقاعدہ تصدیق کی جائے گی۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر تم جیل نہیں بلکہ یہاں سے براہ راست قبر میں ہی جاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" جی۔ دو سال سے"...... ساجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" رابرٹ نے تمہیں کیسے ملازم رکھا تھا۔ کیا تمہاری اس سے پہلے کی واقفیت تھی یا اچانک کہیں ملاقات ہوئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ میں خانساماں ہوں۔ سفارت خانے کی طرف سے خانساماں کی آسامیوں کے لئے اشتہار پڑھا تھا۔ میں نے بھی درخواست دی اور پھر مجھے منتخب کر لیا گیا اور رابرٹ صاحب نے ہی انٹرویو لیا تھا۔ ان آدمی رکھنے تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے پاس رکھ لیا تھا"...... ساجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" رابرٹ کے پاس کتنی رقم آئی تھی جس کی وجہ سے تم نے اسے قتل کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" ایک لاکھ روپے"...... ساجن نے جواب دیا۔

" کیا اس نے بینک سے نکلوائی تھی یا اسے کوئی آدمی دے گیا

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"بینک سے نکلوائی تھی انہوں نے"...... ساجن نے جواب دیا۔

"کیا پہلے بھی وہ رقمیں نکلواتا رہتا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے سامنے کبھی اس نے اتنی بڑی رقم نہ نکلوائی تھی"۔ ساجن نے جواب دیا۔

"کیا بنک سے اس کی بات کی تصدیق ہو گئی ہے"...... عمران نے محفوظ احمد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بنک سے رقم سفارت خانے کا اکاؤنٹنٹ نکلوا کر لایا تھا۔ وہ رقم رابرٹ کو اس کی رہائش گاہ پر دے گیا تھا۔ کیونکہ اس روز رابرٹ دفتر سے چھٹی پر تھا۔ قتل کا وقت بھی پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق تقریباً وہی تھا جب اکاؤنٹنٹ رقم دے کر گیا تھا"...... محفوظ احمد نے جواب دیا۔

"اس اکاؤنٹنٹ کا بیان لیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ وہی بیان ہے۔ جو میں نے تمہیں بتایا ہے"...... محفوظ احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے اس اکاؤنٹنٹ کا"...... عمران نے پوچھا۔

"آرتھر"...... محفوظ احمد نے جواب دیا۔

"ساجن۔ اب سچ سچ بتا دو کہ رابرٹ کو ہلاک آرتھر نے کیا تھا اس کے ساتھ کوئی اور آدمی بھی تھا"...... عمران نے ساجن سے مخاطب ہو کر پوچھا تو ساجن بے اختیار چونک پڑا۔

"م۔ م۔ میں نے کیا تھا۔ میں نے"...... ساجن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ تو عمران نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ محفوظ احمد نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ لیکن وہ بولا نہیں۔

"م۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ساجن نے ریوالور دیکھ کر بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی جھوٹ سچ سامنے آجائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا میگزین کھولا اور اس میں موجود گولیاں اپنی ہتھیلی پر نکال لیں۔

"دیکھو۔ اب یہ چیمبر خالی ہے۔ اب میں ایک گولی اس کے چیمبر میں ڈالوں گا۔ صرف ایک گولی"...... عمران نے کہا اور ہتھیلی پر موجود گولیاں اس نے کوٹ کی جیب میں ڈالیں اور پھر ایک گولی اس نے ساجن کے سامنے خالی چیمبر کے ایک خانے میں ڈال دی اور چیمبر بند کر دیا۔

"اب چیمبر میں آٹھ کی بجائے ایک گولی ہے۔ سات خانے خالی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیمبر کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔

"اب مجھے معلوم نہیں ہے کہ ٹریگر کے سامنے خالی خانہ ہے یا گولی والا۔ اس طرح اب تمہارے پاس سات چانس بھی ہو سکتے ہیں اور ایک بھی نہیں۔ میں صرف تین تک گنوں گا۔ اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ریوالور کی نال ساجن کی کنپٹی سے لگادی اور گنتی شروع کر دی ۔

" مم ۔ مم ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ میں نے ہی رابرٹ کو قتل کیا ہے "...... ساجن نے قدرے دہشت زدہ سے لہجے میں کہا ۔ لیکن اس کا چہرہ خوف کی وجہ سے بگڑ گیا تھا اور پیشانی عرق آلود ہو گئی تھی ۔

" دو ۔ تین "...... عمران نے گنتی کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا ۔ ٹھک کی آواز سنائی دی ۔ لیکن ساجن کے پورے جسم نے زور دار جھٹکا کھایا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" ایک چانس ختم ہو گیا ۔ ہو سکتا ہے دوسرا نہ ملے اور گولی اس وقت اس خانے میں ہو جو ٹریگر کے سامنے ہے ۔ اس لئے اب بھی وقت ہے سچ سچ بتا دو "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر گنتی شروع کر دی ۔

" رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ "...... یک لخت ساجن نے انتہائی دہشت زدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا ۔

" بولتے رہو ۔ اگر تم رکے تو گنتی شروع ہو جائے گی "...... عمران کا لہجہ سرد تھا ۔ جب کہ ٹھوٹا احمد نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے ۔

" رابرٹ کو میں نے نہیں مارا تھا ۔ رابرٹ کو اکاؤنٹنٹ آرتھر کے ساتھ آنے والے پیشہ ور قاتل جاگور نے مارا تھا ۔ میں یہاں آنے سے پہلے جانسن کے ہوٹل میں ملازمت کرتا تھا ۔ جاگور کا اٹھنا بیٹھنا بھی اسی ہوٹل میں تھا ۔ اس طرح وہ میرا گہرا دوست بن گیا تھا ۔ اس

اکاؤنٹنٹ نے اسے کہا تھا کہ وہ مجھے بھی مار دے ۔ لیکن جاگور نے اسے کہا کہ اسے مارنے کی بجائے اگر اس پر قتل کا الزام لگا دیا جائے ۔ تو اس طرح تفتیش ختم ہو جائے گی ۔ ورنہ پولیس سفارت خانے میں ہونے والے قتل کی وجہ سے بہت آگے تک بھی جا سکتی ہے ۔ اس پر اکاؤنٹنٹ مان گیا ۔ جاگور نے مجھے جیب سے ایک لاکھ روپے نکال کر دیئے اور مجھے کہا کہ میں یہ ایک لاکھ روپے اپنے پاس رکھوں اور انہیں خرچ نہ کروں اور یہاں سے جا کر جانسن ہوٹل میں رہ پڑوں ۔ پولیس کو خفیہ اطلاع دی جائے گی کہ قاتل ملازم ساجن ہے ۔ چنانچہ پولیس مجھے گرفتار کر لے گی اور ایک لاکھ روپے بھی برآمد کر لئے جائیں گے ۔ جاگور نے مجھے کہا کہ میں فوراً اعتراف جرم کر لوں ۔ اس کے بعد مجھے جیل بھیج دیا جائے گا اور پھر وہاں سے مجھے فرار کرا دیا جائے گا ۔ اس کے بعد مجھے پچاس لاکھ روپے بھی دیئے جائیں گے اور ساتھ ہی سفارت خانے کے ذریعے گریٹ لینڈ پہنچا دیا جائے گا اور وہاں مجھے کسی بڑے ہوٹل میں ہیڈ کک لگا دیا جائے گا ۔ اس طرح میں باقی ساری عمر عیش سے گزار سکوں گا ۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ جاگور کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور اس کے لئے کسی کو جیل سے فرار کرنا کوئی مشکل نہیں تھا ۔ کیونکہ میں اکثر ایسے تماشے پہلے بھی دیکھ چکا تھا اور پھر سفارت خانے کا آدمی بھی ساتھ تھا ۔ اس لئے میں اپنے اچھے مستقبل کے لئے رضا مند ہو گیا ۔ اس کے بعد وہی کچھ ہوا ۔ جیسے جاگور نے بتایا تھا "...... ساجن نے رک رک کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"تو اصل قاتل جاگور تھا"......... عمران نے ریوالور ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"......... ساجن نے جواب دیا۔

"کیا جاگور پہلے بھی سفارت خانے آتا جاتا رہتا تھا"......... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ سفارت خانے کے کسی بڑے افسر سے اس کا گہرا یارانہ تھا کس افسر سے اس کا مجھے علم نہیں ہے"......... ساجن نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم نے اپنی جان بچالی ہے"......... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ محفوظ احمد بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر آگئے۔

"اسے واپس حوالات میں پہنچادو"......... محفوظ احمد نے باہر موجود ان دونوں آدمیوں سے کہا جنہیں اس نے کمرے سے باہر بھیجا تھا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر وہ اپنے دفتر میں آگیا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ اگر وہ نہ بتاتا یا پہلی بار ہی ٹریگر دبنے پر فائر ہو جاتا تو پھر کیا ہوتا۔ جب کہ میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے اس کی لاش نہیں چاہیے"......... محفوظ احمد نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر وہ دہشت سے مرجاتا تو پھر تو مجبوری تھی۔ ورنہ ریوالور میں گولی ہوتی تو فائر بھی ہوتا"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ایک گولی تو تھی۔ میں نے خود تمہیں اسے چیمبر خانے میں ڈالتے اور چیمبر بند کرتے دیکھا تھا"......... محفوظ احمد نے چونک کر کہا۔

"حکومت ڈائریکٹر جنرل اسے ہی بناتی ہے جو بیچارہ بوڑھا ہو جائے فیلڈ میں کام نہ کر سکے اور بیٹھا فون پر احکامات دیتا اور رپورٹیں پڑھتا رہے کیونکہ بوڑھوں کی نظریں بہرحال کمزور ہو جاتی ہیں"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور جیب سے نکال کر محفوظ احمد کے سامنے رکھ دیا۔

"اسے کھول کر دیکھو۔ کیا اس میں گولی ہے"......... عمران نے کہا تو محفوظ احمد نے ریوالور اٹھایا اور اس کا چیمبر کھول دیا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ چیمبر مکمل طور پر خالی تھا۔

"حیرت ہے۔ تم نے کہیں جادو وغیرہ تو نہیں سیکھ لیا"......... محفوظ احمد نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"جادو تو تم نے سیکھ رکھا ہے کہ ایک ہی منتر پڑھا اور سپیشل ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل بن گئے۔ یہ شاندار دفتر وسیع اختیارات بھاری تنخواہ وغیرہ وغیرہ۔ مجھے اگر جادو آتا تو میں اس طرح جوتیاں چٹخاتا پھرتا"......... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور محفوظ احمد بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہاری تعریفیں تو بہت سن رکھی تھیں۔ لیکن یقین کرو مجھے آج تک یقین نہ آیا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ تم انتہائی چرب زبان اور

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

عیار آدمی ہو۔ اس لئے تم نے جان بوجھ کر ایسی باتیں پھیلا رکھی ہیں لیکن آج تمہارا شعبدہ دیکھ کر میں واقعی تمہاری صلاحیتوں کا قائل ہو گیا ہوں"...... محفوظ احمد نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا۔

"اس ٹاپک پر بعد میں بات ہو گی۔ فی الحال تم مجھے لانگ رینج ٹرانسمیٹر منگوا کر دو۔ تاکہ میں اس جاگور کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ میں یہاں بیٹھا رہ جاؤں اور جاگور صاحب زیر گور کر دیئے جائیں"...... عمران نے کہا تو محفوظ احمد نے میز کی نچلی دراز کھولی اور پھر اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس کے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر اپنے پاس رکھا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بٹن دبا کر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی اوور"...... عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"باس۔ میں نے یہ تو معلوم کر لیا ہے کہ سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کے قتل میں ایک پیشہ ور قاتل جاگور کا ہاتھ ہے۔ لیکن جاگور اپنے کسی ٹھکانے پر مل نہیں رہا۔ میں اب بھی اس کے ایک خفیہ ٹھکانے کی طرف جا رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اوور"۔ ٹائیگر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ہر قیمت پر تلاش کرو۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ ٹائیگر کون ہے۔ کیا سیکرٹ سروس کا ممبر ہے"...... محفوظ احمد نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں ڈائریکٹر جنرل نہیں بنا کہ سیکرٹ سروس کے ممبر مجھے چیف کہہ سکیں۔ یہ میرا شاگرد ہے۔ بس گلے پڑ گیا تھا کہ مجھے جاسوسی سکھاؤ۔ میں نے سوچا کہ چلو میرا کیا جاتا ہے۔ خود بھوکا مرے گا بھاگ جائے گا۔ لیکن ابھی تک تو چل رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کو اٹھا کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"میں ایک سرکاری فون کر لوں۔ تم اس دوران وہ کھانے والے ٹرک کا پتہ کراؤ۔ ابھی تک کیوں نہیں پہنچا۔ مجھے بڑے زور کی بھوک لگی ہوئی ہے اور تم تو یوں بیٹھے ہوئے ہو جیسے تم نے ایک سال کا اکٹھا ہی روزہ رکھ رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فون کر لو۔ کھانا آ چکا ہے۔ ادھر ریسٹ روم میں پڑا ہے۔ وہاں چل کر کھا لیں گے"...... محفوظ احمد نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کا مقصد حل ہو چکا تھا۔ وہ محفوظ احمد کی توجہ فون کے ڈائل سے ہٹانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس نے اس دوران انتہائی تیز رفتاری سے ایکسٹو کو کال کر دی تھی۔ ساتھ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔ تاکہ ایکسٹو سے ہونے والی بات چیت وہ بھی سن سکے۔ وہ اگر چاہتا تو یہاں سے جا کر کسی اور جگہ سے بھی فون کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے محسوس کیا تھا کہ ٹائیگر کو کال کرنے اور ٹائیگر کے اسے باس کہنے اور اس کے مؤدبانہ لہجے کی وجہ سے محفوظ احمد کی آنکھوں میں شک وشبہ کی پرچھائیاں رینگنے لگی تھیں کہ کہیں عمران خود تو سیکرٹ سروس کا چیف نہیں ہے۔ کیونکہ محفوظ احمد کا تعلق پریذیڈنٹ سیکورٹی سے رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس کا چیف عمران کو ہر جگہ اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر ہی بھیجتا تھا اور سر سلطان بھی اس سے ہی بات کرتے تھے۔

"ایکسٹو"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور محفوظ احمد ایکسٹو کا نام اور آواز سن کر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ سپیشل ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل کے آفس سے۔ ڈائریکٹر جنرل محفوظ احمد صاحب نے میرے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے اور ان کے تعاون کی وجہ سے میں گریٹ لینڈ کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کے قاتل اس کے ملازم ساجن کی زبان کھلوانے میں کامیاب رہا ہوں"........ عمران نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے"........ ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا اور عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اور جناب میں نے اپنے شاگرد ٹائیگر کو یہاں سے ٹرانسمیٹر پر کال کیا ہے۔ اس نے بھی جاگور کا نام لیا ہے۔ وہ اب اس کا ٹھکانہ تلاش کر رہا ہے میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے کہ آپ گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے اکاؤنٹنٹ آرتھر کو فوری طور پر اغوا کرا لیں۔ تاکہ اس سے مزید تفصیلات کا علم ہو سکے۔ لیکن آرتھر کا اغوا اس طرح ہونا چاہئے کہ دوسرے کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کے پیچھے کوئی اور آدمی ہو۔ پھر وہ فرار ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو جائے گا لیکن مجھے ہدایات دینے کی آئندہ کوشش نہ کرنا ورنہ تمہارا حشر تمہارے تصور سے بھی بے پناہ خراب ہو سکتا ہے اور ڈائریکٹر جنرل محفوظ احمد کو میری طرف سے بتا دو کہ اس کے تعاون کی وجہ سے اس کی اچھی رپورٹ صدر مملکت کو بھجوا دی جائے گی"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ محفوظ احمد کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ ظاہر ہے ایکسٹو کی طرف سے یہ کہنا کہ اس کی اچھی رپورٹ صدر مملکت کو بھجوا دی جائے گی۔ اس کے لئے انتہائی مسرت افزا بات تھی۔

"تمہارا شکریہ عمران۔ تم واقعی پرخلوص دوست ہو"........ محفوظ احمد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو بہر حال جھاڑ پڑ گئی لیکن چلو تمہارا بھلا تو ہو گیا۔ اب تم جو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کھانا مجھے کھلاؤ گے وہ میری حد تک تو بہر حال حلال ہی ہوگا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کھانے کی بات کر رہے ہو۔ میری طرف سے ڈنر کی دعوت ہو گئی۔ جس ہوٹل میں چاہو"...... محفوظ احمد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ چلو ٹھیک ہے۔ جب میں دیکھوں گا کہ اب کہیں سے کھانا میسر نہیں ہو رہا تو میں تمہاری آفر قبول کر لوں گا۔ فی الحال اجازت"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بیٹھو۔ ایک تو کھانا کھا کر جاؤ۔ دوسرا مجھے تفصیل تو بتاؤ کہ یہ سب چکر کیا ہے۔ میں تو مطمئن تھا کہ اصل قاتل گرفتار ہو چکا ہے۔ لیکن تم نے میری ساری محنت پر پانی پھیر دیا ہے"...... محفوظ احمد نے تیز لہجے میں کہا۔

"جہاں تک کھانے کی بات ہے۔ تمہارے چپڑاسی سے میں نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے کہ ایک چھوٹے سے ہاٹ پاٹ میں کھانا آیا ہے ظاہر ہے اس ہاٹ پاٹ میں کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے فی الحال ڈنر والا مسئلہ ہی ٹھیک رہے گا اور جہاں تک کیس کا تعلق ہے۔ تو یہ سیکرٹ سروس کا کیس ہے۔ وہ خود ہی اس سے نمٹتے رہیں گے اور تم اس ساجن کو ہی جیل بھیج دو اور فارغ ہو جاؤ۔ اس طرح اس ساری سازش کے پیچھے موجود آدمی بھی نہ چونکیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند

لمحوں بعد اس کی کار ہیڈ کوارٹر سے نکل کر تیزی سے واپس رانا ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو نے اس اکاؤنٹنٹ کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچانے کے احکامات دے دیئے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے گفتگو کے دوران کوڈ میں بلیک زیرو کو یہی ہدایت کر دی تھی۔ جہاں تک محفوظ احمد کی تعریف کا تعلق تھا۔ تو اس نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا۔ تاکہ آئندہ بھی محفوظ احمد اس سے مکمل تعاون کرتا رہے۔

"ابھی ابھی صفدر صاحب ایک بے ہوش غیر ملکی کو پہنچا گئے ہیں"...... رانا ہاؤس پہنچتے ہی جوزف نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں ہے وہ"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جوزف نے پوچھا۔

"بلیک روم میں۔ جوانا بھی وہیں ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن منہ اور ناک بند کر کے۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور تم نے اگر ایک تھپڑ بھی مار دیا تو پھر اس سے میری بجائے فرشتے ہی پوچھ گچھ کر سکیں گے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا ہنستا ہوا اس آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ اس آدمی کے قریب پہنچا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور جوزف ہاتھ میں ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"ٹائیگر کی کال ہے جناب آپ کی مخصوص فریکونسی پر"۔ جوزف نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ کے اشارے سے جوانا کو مزید کارروائی سے روکتے ہوئے ٹرانسمیٹر جوزف کے ہاتھ سے لے لیا۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ اوور"........ عمران نے ہونٹ چبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب"........ میں نے جاگور کا کھوج نکال کر اسے بے ہوش بھی کر دیا ہے اب اسے کہاں پہنچانا ہے اوور"۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"رانا ہاؤس لے آؤ۔ اوور اینڈ آل"........ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہاں اب اسے ہوش میں لے آؤ"........ عمران نے ٹرانسمیٹر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جو اسے لے کر واپس چلا گیا۔ جوانا نے اکاؤنٹنٹ کا منہ اور ناک ایک ہی ہاتھ سے دبا کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات واضح ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس اکاؤنٹنٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر جب اس کا شعور بیدار ہوا تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے تھے۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم اور میں کہاں ہوں۔ یہ۔ یہ سب کیا

ہے"........ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام آرتھر ہے اور تم گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں اکاؤنٹنٹ ہو"........ عمران نے سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ پھر تم نے مجھے اس طرح باندھ کیوں رکھا ہے"........ آرتھر نے جواب دیا۔

"تم نے بنک سے ایک لاکھ روپے نکلوائے اور پھر تم نے سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کی رہائش گاہ پر یہ رقم پہنچائی۔ اس کے بعد رابرٹ کے ذاتی ملازم نے رابرٹ کو رقم کے لالچ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یہی کہانی ہے ناں"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کہانی نہیں یہ حقیقت ہے اور وہ ملازم پکڑا بھی گیا ہے اور اس نے مجسٹریٹ کے سامنے اعتراف جرم بھی کر لیا ہے مگر"........ آرتھر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پیشہ ور قاتل جاگور کو اس قتل کے لئے کس نے بک کیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کون۔ کون۔ جاگور"........ اس بار آرتھر نے گھبرائے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"جوانا"........ عمران نے پاس کھڑے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"........ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آرتھر کے ایک ہاتھ کی ساری انگلیاں توڑ دو"........ عمران نے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سرد لہجے میں کہا۔

"بس۔ صرف انگلیاں"........ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ابتدا ہے۔ باقی ہڈیاں بعد میں سہی"........ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں کسی جاگور کو نہیں جانتا۔ مجھ پر یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"........ آرتھر نے گھبرائے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ جوانا نے ایک ہی جھٹکے سے اس کے کرسی کے بازو کے اختتام پر آگے کی طرف بڑھے ہوئے بائیں ہاتھ کی انگلیاں توڑ دی تھیں۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"........ عمران نے کہا تو جوانا نے ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ ہٹایا تو آرتھر کے حلق سے ایک بار پھر کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ تکلیف کی شدت سے مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ اس کا چہرہ اور جسم شدید تکلیف کی وجہ سے پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

"ہاں۔ اب بولو یا دوسرے ہاتھ کی انگلیاں بھی توڑ دی جائیں"۔ عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"وہ .... وہ فرسٹ سیکرٹری جانسن نے بک کیا تھا۔ وہ۔ وہ۔ فرسٹ سیکرٹری"........ آرتھر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹائیگر ایک آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ جاگور ہے جناب پیشہ ور قاتل"........ ٹائیگر نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"اسے دوسری کرسی پر بٹھا کر جکڑ دو۔ میں ابھی آتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سٹنگ روم میں بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ رانا ہاؤس سے۔ وہ اکاؤنٹنٹ یہاں پہنچ گیا ہے میں نے اس سے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق اصل آدمی فرسٹ سیکرٹری جانسن ہے۔ اسے فوری طور پر اغوا کرانا ہے"........ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صفدر کو کہہ دیتا ہوں"........ ایکسٹو نے جواب دیا۔

"انہیں رانا ہاؤس ہی بھجوا دیں اسے"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چونکہ ٹائیگر عمارت میں موجود تھا۔ اس لئے عمران نے احتیاطاً ایکسٹو سے مؤدبانہ لہجے میں ہی بات کی تھی حالانکہ اسے بھی علم

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تھا کہ وہ بلیک روم میں ہی ہوگا۔ لیکن پھر بھی عمران ان معاملات میں بے حد احتیاط کرنے کا عادی تھا۔

"جوزف۔ صفدر یا کوئی اور ساتھی ایک اور آدمی کو لے کر آئیں گے۔ اس آدمی کو بھی بلیک روم پہنچا دینا اور اسے لے آنے والوں کو باہر ہی سے واپس روانہ کر دینا"...... عمران نے برآمدے میں کھڑے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا دوبارہ بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹائیگر۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے بلیک روم میں داخل ہوتے ہی ایک طرف کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور سلام کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ آرتھر ابھی تک بے ہوش تھا۔ جب کہ جاگور بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی گردن بھی ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اب اس جاگور کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ خاصا جاندار آدمی لگتا ہے۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو ہاتھ گرم کر لوں"...... جوانا نے جاگور کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری قبیل کا آدمی ہے۔ میرا مطلب ہے پیشہ ور قاتل ہے۔ اس لئے جیسا جی چاہے اس سے سلوک کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو اس نے یقیناً کچھ مدافعت کرنی ہے۔ ورنہ وہ آرتھر تو انتہائی کمزور آدمی ہے۔ چند انگلیاں ٹوٹتے ہی چیں بول گیا ہے"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جاگور کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ گو اس نے اپنے طور پر ہاتھ کو خاصا ہلکا رکھا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کے تھپڑوں میں اتنی طاقت تھی کہ دوسرے ہی تھپڑ پر جاگور چیختا ہوا ہوش میں آگیا اور جوانا اس طرح منہ بناتا ہوا پیچھے ہٹ گیا جیسے اسے جاگور کے اتنی جلدی ہوش میں آجانے پر خاصی مایوسی ہوئی ہو۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"۔ جاگور نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ساتھ والی کرسی پر بے ہوش پڑے اکاؤنٹنٹ آرتھر پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یک لخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے گریٹ لینڈ سفارت خانے کے اکاؤنٹنٹ آرتھر کو پہچان لیا ہو گا جاگور"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں اسے جانتا ہوں۔ یہ کلب میں آتا جاتا رہتا ہے۔ لیکن تم کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے"...... جاگور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اس آرتھر کی نسبت زیادہ جاندار ثابت ہو رہا تھا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"تمہیں گریٹ لینڈ سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کو قتل کرنے کے لئے کس نے ہائر کیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو جاگور ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کے قتل کی بات کر رہے ہو۔ میرا کسی قتل سے کیا تعلق۔ میں تو جانسن ہوٹل میں سپروائزر ہوں"۔ جاگور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں آرتھر نے بتایا ہے۔ اس لئے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ تم نے سامنے کھڑے ہوئے جوانا کو تو دیکھ ہی لیا ہے۔ یہ بھی ایکریمیا میں یہی کام کرتا تھا جو تم کرتے ہو۔ لیکن تمہارے نام سے تو یہاں کوئی واقف نہیں ہے۔ جب کہ جوانا کے نام سے پورا ایکریمیا تھر تھر کانپتا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہوگا۔ لیکن میں نے واقعی کسی کو قتل نہیں کیا"...... جاگور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ خنجر لے آؤ اور اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوانا نے جواب دیا اور ایک طرف دیوار میں بنے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں مختلف سائزوں اور ساختوں کے خنجر موجود تھے۔ اس نے ایک پتلی مگر لمبی دھار کا خنجر اٹھایا اور واپس جاگور کی طرف بڑھ گیا۔

"تم خواہ مخواہ مجھ پر کسی کے قتل کو تھوپنا چاہتے ہو۔ میں نے کسی

کو قتل نہیں کیا"...... جاگور نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا چہرہ جوانا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

"جو تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ وہ کرو جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو جاگور کے قریب پہنچ کر رک گیا تھا۔

"میں نے سوچا کہ شاید یہ چڑیا کا بچہ اپنی آنکھ بچالے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ جاگور کی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا جوانا نے ایک لمحے میں اس کی آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی باریک نوک سے باہر اچھال دیا تھا۔ جاگور چیختا رہا پھر بے ہوش ہو گیا۔

"اب اسے دوبارہ ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جوانا نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اس بار بھی دوسرے تھپڑ پر جاگور ہوش میں آگیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی اس نے ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔ لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد جاگور کی چیخیں بند ہو گئیں۔ اس کی بچ جانے والی دوسری آنکھ سرخ ہو چکی تھی۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے تقریباً مسخ ہو گیا تھا۔

"ابھی تو صرف ایک آنکھ نکالی گئی ہے جاگور اور تم نے اس طرح چیخنا شروع کر دیا ہے۔ جب تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹے گی تو پھر کیا کرو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ کیا چاہتے ہو۔ مجھے مت مارو"...... جاگور نے کہا۔

"ہمیں تمہیں مارنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سکتے ہیں۔ شرط وہی ہے جو پوچھا جائے وہ سچ سچ بتا دو"........ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" میں بتا دوں گا۔ جو تم پوچھو گے بتاؤں گا۔ مجھے مت مارو"۔ جاگور نے جواب دیا۔ وہ تیر کی طرح سیدھا ہو گیا تھا۔

" تمہیں رابرٹ کے قتل پر کس نے ہائر کیا تھا"........ عمران نے پوچھا۔

" سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری جانسن نے"........ جاگور نے جواب دیا۔

" قتل سے کتنی دیر پہلے اور تم اس وقت کہاں تھے"........ عمران نے پوچھا۔

" میں اس وقت جانسن کے پاس ہی موجود تھا۔ میں اکثر اس کے پاس جاتا رہتا تھا۔ میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس کے ملازم نے کسی ٹرانسمیٹر کال آنے کا کہا تو جانسن اٹھ کر چلا گیا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو اسی لمحے اکاؤنٹنٹ آرتھر اندر داخل ہوا اس نے جانسن کو بتایا کہ رابرٹ نے ایک لاکھ روپے منگوائے ہیں اور وہ بنک سے رقم نکلوا کر اس کی رہائش گاہ پر دینے جا رہا ہے۔ وہ اجازت لینے آیا تھا۔ جانسن نے اسے کرسی پر بیٹھا لیا اور پھر اس سے کہا کہ ابھی باس کی کال آئی ہے کہ رابرٹ مشکوک ہو گیا ہے۔ اسے فوری طور پر قتل کرنا ہے اور قتل بھی اس طرح کہ اس کے قتل کا شک سفارت خانے کے کسی آدمی پر نہ ہو۔ اس آرتھر نے میری طرف اشارہ کیا۔ تو جانسن نے کہا کہ

جاگور تو سفارت خانے میں آتا جاتا رہتا ہے اور کام بھی فوری ہونا چاہئے۔ ورنہ رابرٹ کو کسی بھی لمحے گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اس پر میں نے اسے کہا کہ میں اپنی حفاظت کا بندوبست کر لوں گا۔ تو وہ مان گیا اور اس نے مجھ سے انتہائی بھاری رقم کا وعدہ کر لیا۔ چنانچہ میں اکاؤنٹنٹ کو ساتھ لے کر رابرٹ کی رہائش گاہ پر پہنچا وہاں میرا دوست ساجن ملازم تھا۔ میں نے رابرٹ کو گولی مار دی۔ آرتھر نے تو ساجن کو بھی ساتھ ہی گولی مارنے کے لئے کہا۔ لیکن میرے ذہن میں ایک پلاننگ آ گئی اور میں نے........" جاگور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" پلاننگ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا مجھے علم ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس جانسن کا وہ باس کون ہے"........ عمران نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ وہ اسے باس ہی کہتا ہے"........ جاگور نے جواب دیا۔

" کیا تم نے اس کے باس کو دیکھا ہے"........ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ کبھی نہیں دیکھا۔ البتہ جانسن مجھ سے کام اکثر لیتا رہتا ہے اور مجھے ہمیشہ بھاری رقومات دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی عیاش آدمی ہے۔ اس لئے اس کی عیاشی کے لئے بھی سارا بندوبست میں ہی کرتا ہوں"........ جاگور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر جاگور کے لئے اچانک شدید نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"اس کی گردن توڑ دو جوانا۔ یہ صرف قاتل ہی نہیں ہے۔ بلکہ کمینہ فطرت آدمی بھی ہے اور میں ایسے آدمی کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا"...... عمران نے انتہائی نفرت بھرے انداز میں کہا اور ساتھ ہی جوانا کے دونوں ہاتھ تیزی سے جاگور کے سر اور کاندھے کی طرف بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ جاگور کوئی احتجاج کرتا۔ کڑک کی آواز کے ساتھ ہی جاگور کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور جوانا پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کی لاش کو اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ جاگور کی لاش کاندھے پر رکھے بلیک روم سے باہر نکل گیا۔ عمران کے چہرے پر ابھی تک نفرت کے آثار موجود تھے۔ اسے اب فرسٹ سیکرٹری کا انتظار تھا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ کرسی پر بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ فرسٹ سیکرٹری کو اس کے باس نے اگر رابرٹ کے فوری قتل کا حکم دیا تھا تو کیوں اور کس لئے۔ اسے کس طرح معلوم ہو گیا کہ فیکٹری کے اندر کیا ہو رہا ہے اور کب کرنل افتخار نے رابرٹ کا نام لیا ہے۔ کیونکہ رابرٹ کا نام سامنے آتے ہی وہیں فیکٹری سے ہی جولیا نے صفدر کو نگرانی کا کہہ دیا تھا اور ظاہر ہے صفدر بغیر کوئی وقت ضائع کئے سفارت خانے پہنچ گیا ہو گا اس کے باوجود اس کے پہنچنے سے پہلے رابرٹ قتل ہو چکا تھا۔ یہ بات تو درست تھی کہ اتفاق سے جاگور اس وقت فرسٹ سیکرٹری کے پاس موجود تھا۔ اس لئے قتل کی واردات فوری طور پر ہو گئی۔ لیکن اصل

مسئلہ یہی تھا کہ فرسٹ سیکرٹری کے باس کو کس طرح معلوم ہو گیا کہ کرنل افتخار ٹریس ہو گیا ہے اور اس نے رابرٹ کا نام بھی لے دیا ہے۔ اس کے ذہن میں یہ خیال بھی آیا کہ ہو سکتا ہے کہ اسے یہ اطلاع ملی ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف، عمران اور جولیا کے ساتھ فیکٹری چلا گیا ہے اور اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر درمیانی کڑی کو درمیان سے ہٹانے کا حکم دے دیا ہو۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ کوئی بھی تنظیم اتنی جلدی اپنے خاص آدمیوں کو قتل نہیں کرایا کرتی۔ ایسے لوگوں کو قتل اس وقت کرایا جاتا ہے۔ جب یہ سمجھ لیا جائے کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا۔ جب کہ یہاں ایسی کوئی بات نہ تھی جو چیک کر لی جاتی اور پھر رابرٹ کو قتل کر دیا جاتا تب تو اور بات تھی۔ وہ یہی باتیں بیٹھا سوچتا رہا اور اسی طرح کی ادھیڑ بن میں نجانے کتنا وقت گزر گیا۔ وہ اس وقت چونکا جب کمرے کا دروازہ کھلا اور جوزف ایک غیر ملکی کو کاندھے پر لادے اندر داخل ہوا۔

"باس۔ صفدر اور تنویر اسے پہنچا گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری جانسن ہے اور اسے زاکسم سے بے ہوش کیا گیا ہے"...... جوزف نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے کرسی پر بٹھا کر جکڑ دو"...... عمران نے کہا اور جوزف نے ہدایت پر عمل کر دیا۔ جوانا جاگور کی لاش لے کر گیا تھا تو ابھی تک واپس نہ آیا تھا۔ عمران خود کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک دیوار میں

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نصب الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے سے ایک بوتل اٹھا کر اس کا لیبل پڑھا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس اسی کرسی کی طرف مڑ کر بڑھنے لگا جس پر جانسن کو بٹھایا گیا تھا۔

"بوتل کھول کر اس کی ناک سے لگاؤ۔ یہ ہوش میں آجائے گا"۔ عمران نے بوتل جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد جانسن ہوش میں آگیا۔

"تمہارا نام جانسن ہے اور تم گریٹ لینڈ سفارت خانے میں فرسٹ سیکرٹری ہو"...... عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے اور یہ اکاؤنٹنٹ آرتھر اس حالت میں یہاں۔ یہ سب آخر کیا ہے"...... فرسٹ سیکرٹری کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

"جو لوگ غیر قانونی کاموں میں ملوث ہوتے ہیں۔ ان کا انجام یہی ہوتا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارا دوست اور پیشہ ور قاتل جاگور اسی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جس پر تم بیٹھے ہو۔ لیکن اب اس کی لاش برقی بھٹی میں جل کر راکھ میں تبدیل ہو رہی ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم ہو کون"...... جانسن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنے باس کی کال آنے پر جاگور کے ہاتھوں فوری طور پر

تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کو اس کی رہائش گاہ پر قتل کرا دیا اور اس کے قتل کا الزام اس کے ملازم پر ڈال کر تم سب مطمئن ہو گئے کہ اب بات آگے نہ بڑھ سکے گی۔ لیکن تم نے دیکھ لیا کہ سچ سامنے آ ہی جاتا ہے"...... عمران نے پہلے جیسے لہجے میں کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔ یہ سب الزام ہے۔ میں ایک معزز سفارت کار ہوں۔ میرا ایسی باتوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوزف"...... عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس بے ہوش اکاؤنٹنٹ آرتھر کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوزف کو ہدایت دیتے ہوئے کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر آرتھر کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ تو جوزف پیچھے ہٹ گیا۔

"اسے پہچانتے ہو آرتھر۔ یہ کون ہے"...... عمران نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ج۔ ج۔ جانسن صاحب۔ فرسٹ سیکرٹری صاحب۔ آپ۔ آپ اور یہاں"...... آرتھر نے جانسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ کون ہیں۔ انہوں نے مجھے بے ہوش کر کے اغوا کر لیا ہے اور اب یہ رابرٹ کے قتل کا الزام مجھ پر لگا رہے ہیں"۔ جانسن نے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ آرتھر کوئی جواب دیتا۔ کمرے میں عمران کی آواز گونج اٹھی۔

"جوزف"........ عمران کا لہجہ خاصا بلند تھا۔

"یس باس"........ جوزف نے حسب دستور جواب دیتے ہوئے کہا

"اس آرتھر کو گولی مار دو"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا

جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور کھینچا اور اس سے پہلے کہ آرتھر کوئی احتجاج کرتا یا اپیل کرتا۔ فائرنگ اور آرتھر کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوزف کی پہلی گولی ہی اس کے دل میں اتر گئی تھی۔

"اب اس کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور اسے برقی بھٹی میں ڈال دو"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"........ جوزف نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور ریوالور واپس ہولسٹر میں ڈال کر تیزی سے آرتھر کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی لاش کو کاندھے پر اٹھائے بلیک روم سے نکل گیا۔

"دیکھا تم نے جانسن۔ یہ آرتھر بھی معزز سفارت کار تھا۔ لیکن اس کا کیا انجام ہوا"........ عمران نے جانسن کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔ جس کا چہرہ آرتھر کو اس طرح بے دردی اور سفاکی سے مرتے دیکھ کر تاریک پڑ گیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو اور کیوں اس بے دردی اور سفاکی سے قتل کر رہے ہو"........ جانسن نے رک رک کر کہا۔

"تم نے بھی اپنے ہی ساتھی رابرٹ کو اسی طرح سفاکی اور بیدردی سے قتل کرا دیا تھا۔ کیوں اس لئے کہ یہ تمہارے باس کا حکم تھا اور باس نے یہ حکم اس لئے دیا تھا کہ رابرٹ نظروں میں آ چکا تھا۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"........ عمران کا لہجہ اور زیادہ سفاک ہو گیا تھا

"یہ سب غلط ہے۔ میں نے رابرٹ کو قتل نہیں کرایا اور نہ ہی مجھے کسی باس نے کہا اور نہ ہی میں کسی باس کو جانتا ہوں"۔ جانسن نے رک رک کر کہا۔

"دیکھو جانسن۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں بیٹھا تمہارا یہ انکار سنتا رہوں۔ تم صرف مجھے یہ بتا دو کہ تمہارا باس کون ہے اور اس نے کیوں رابرٹ کے قتل کا حکم دیا تھا"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کہا ہے کہ یہ سب غلط ہے تو تم کیوں نہیں مجھ پر اعتماد کرتے"........ جانسن نے کہا۔ تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے۔ اب تم خود ہی بتاؤ گے"........ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ بھی اسی ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں سے جوانا نے خنجر اٹھایا تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس مڑا تو اس کے ہاتھ میں بھی ایک تیز دھار خنجر موجود تھا اور اس نے اپنی کرسی اٹھائی اور اسے لا کر جانسن کی کرسی کے سامنے رکھ دیا۔ خنجر اور عمران کی حرکات دیکھ کر جانسن کا رنگ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"........ جانسن نے قدرے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"سچ اگلوانا مجھے آتا ہے۔ مسٹر جانسن"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھتے ہی اس کا وہ بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما جس ہاتھ میں خنجر تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ جانسن کے حلق سے نکلنے والی خوف ناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا خنجر کے ایک ہی وار سے آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔ وہ انتہائی تکلیف کی حالت میں دائیں بائیں سر مار رہا تھا کہ عمران نے دوسرے ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور ایک بار پھر خنجر کا وار کیا اور اس بار جانسن کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جانسن تکلیف کی شدت سے چیختے چیختے بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے خون آلود خنجر نیچے فرش پر رکھا اور پھر اس نے مڑی ہوئی انگلی کی ہلکی سی ضرب جانسن کی پیشانی پر ماری۔ اس ہلکی سی ضرب نے ہی جانسن کو فوراً بے ہوشی سے ہوش کی وادی میں کھینچ لیا اور وہ ہوش میں آکر ایک بار پھر چیخنے لگا۔

"جس قدر جی چاہے اونچی آواز میں چیخ لو جانسن۔ یہاں ایسی چیخوں کو مترنم موسیقی سمجھ کر اس سے لطف ہی لیا جاتا ہے"........ عمران نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ یہ سب مجھ پر الزام ہے"........ جانسن نے عمران کی بات سن کر چیختا چھوڑ کر منت کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران

ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب جانسن کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر پڑی اور کمرہ جانسن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا جسم بری طرح لرزنے لگا تھا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"بولو۔ سب کچھ سچ سچ بتا دو"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب لگائی اور جانسن کی حالت حد سے زیادہ غیر ہو گئی۔

"مم۔ مم۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ یہ ضربیں تو میری روح پر پڑ رہی ہیں"........ جانسن نے انتہائی خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"بولو۔ کون ہے باس۔ سچ سچ بتا دو"........ عمران نے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"اس کا نام جیکب الفرڈ ہے اور وہ گریٹ لینڈ واپس چلا گیا ہے۔ وہ وہاں سے آیا تھا۔ مجھے حکومت کی طرف سے باقاعدہ حکم دیا گیا تھا کہ میں جیکب سے مکمل تعاون کروں"........ جانسن نے آخر کار زبان کھول ہی دی۔

"کس قسم کا تعاون۔ پوری تفصیل بتاؤ"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ رابرٹ کا چکر تھا۔ رابرٹ نے بتایا تھا۔ کہ یہاں پاکیشیا نے انتہائی جدید اور انتہائی طاقتور ایم میزائیلوں کی خفیہ فیکٹری قائم

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کی ہوئی ہے۔اس نے یہ بات ایک فوجی کرنل افتخار سے معلوم کی تھی کرنل افتخار اس کا دوست تھا۔کرنل افتخار کی بیوی کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا اور رابرٹ اس کی بیوی کا رشتہ دار تھا۔اس کی بیوی ایک حادثے میں ہلاک ہو گئی تھی۔کرنل افتخار اب رابرٹ کی ایک اور رشتہ دار انتہائی امیر عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا۔اس لئے وہ رابرٹ سے ملتا رہتا تھا۔رابرٹ کا کام یہاں گریٹ لینڈ کے لئے جاسوسی کرنا تھا۔وہ تربیت یافتہ جاسوس تھا۔اس نے کرنل افتخار سے اس امیر ترین عورت سے شادی کرانے کی حامی اس صورت میں بھری کہ کرنل افتخار اسے پاکیشیا کے دفاعی نظام کے بارے میں کوئی خاص راز مہیا کر دے۔رابرٹ کا خیال تھا کہ کرنل افتخار چونکہ فوج سے ریٹائر ہو چکا ہے۔اس لئے وہ اب اپنے سابقہ تعلقات کی بنا پر بہترین مخبر ہو سکتا ہے۔لیکن کرنل افتخار نے ایک ایسا انکشاف کر دیا جو رابرٹ کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز تھا۔اس نے رابرٹ کو بتایا کہ وہ بظاہر فوج سے ریٹائر ہے۔لیکن دراصل ایسا نہیں ہے۔وہ اب بھی فوج میں ہے لیکن اب وہ ایم میزائیلوں کی خفیہ فیکٹری میں ایک شعبے کا انچارج ہے۔رابرٹ نے اس میں بے حد دلچسپی لی اور پھر کرنل افتخار کو مزید ٹٹولنے کے لئے اس نے گریٹ لینڈ میں اس عورت سے بات کی۔وہ بھی رابرٹ کے سیکشن کی عورت تھی۔اس طرح اس عورت نے رابرٹ کے کہنے پر کرنل افتخار سے فون پر بات چیت کی اور اس سے شادی پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔لیکن شرط یہ لگائی کہ اس شادی کے

م اختیارات وہ رابرٹ کو دے چکی ہے۔شادی کا انحصار رابرٹ پر ے۔بس اس بات چیت کے بعد کرنل افتخار پوری طرح قابو میں آگیا اس نے رابرٹ کو فیکٹری اور اس میں بننے والے میزائیلوں کے ے میں پوری تفصیلات بتا دیں۔لیکن وہ اس میزائل کی سائنسی یت کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔رابرٹ نے اس کی رپورٹ ی طور پر حکومت گریٹ لینڈ کو دی۔تو حکومت گریٹ لینڈ نے میزائیلوں کے اصل فارمولے کو حاصل کرنے کا پلان بنایا۔چنانچہ سلسلہ میں جیکب یہاں آیا۔رابرٹ نے جیکب کو کرنل افتخار سے یا اور جیکب نے کرنل افتخار سے اس فیکٹری کے حفاظتی انتظامات ے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کر لیں۔پھر جیکب یہ ساری فصیلات حاصل کر کے واپس گریٹ لینڈ چلا گیا۔ایک ہفتے بعد وہ پس آیا تو اس کے ساتھ چار افراد کا پورا گروپ تھا۔سفارت خانے ے ذریعے خاصا سامان بھی گریٹ لینڈ سے یہاں بھجوایا گیا۔جو ایک یب سی سائنسی مشین پر مشتمل تھا۔پھر رابرٹ کی معرفت کرنل فتخار سے مل کر تمام منصوبہ تیار کیا گیا۔چونکہ یہاں کے معاملات کا نچارج میں تھا۔اس لئے مجھے اس منصوبے کی تفصیلات کا علم ہے۔ یکب نے کرنل افتخار کو ایک ڈسک دی اور اسے بتایا کہ وہ اصل ارمولے کو سپیشل سٹور سے نکال کر اس کی جگہ یہ ڈسک لگا دے گا تو ہر اصل فارمولا آسانی سے باہر آجائے گا اور کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو کے گا۔کرنل افتخار اس اصل فارمولے کی ڈسک باہر لا کر رابرٹ کو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

دے گا اور پھر جیکب اس میں موجود اصل فارمولے کی کاپی تیار کرے گا اور اصل فارمولا واپس کرنل افتخار کو دے دے گا اور کرنل افتخار اسے واپس فیکٹری کے سپیشل سٹور میں پہنچا دے گا اور جیکب کی دی ہوئی ڈسک واپس لے آئے گا۔ اس طرح کسی کو بھی اصل فارمولے کی چوری کا علم نہ ہو سکے گا۔ اس کے بعد کرنل افتخار فیکٹری سے رخصت لے کر گریٹ لینڈ جائے گا وہاں اس عورت سے اس کی شادی ہو گی اور اس عورت کی تمام جائیداد بھی کرنل افتخار کے نام کر دی جائے گی اور حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے بھی اسے انتہائی خطیر رقم انعام کے طور پر دی جائے گی اور اسے مکمل تحفظ بھی دیا جائے گا۔ اس طرح کرنل افتخار اپنی باقی زندگی انتہائی عیش و آرام سے گزارے گا۔ حکومت پاکیشیا کو یہی بتایا جائے گا کہ کرنل افتخار ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے اور اس کی لاش بھی مل گئی ہے۔ اس طرح وہاں سے ایک لاش پر کرنل افتخار کا میک اپ کر کے اور اسے تابوت میں بند کر کے یہاں بھجوا دیا جائے گا۔ اس طرح کرنل افتخار ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا۔ کرنل افتخار کو فارمولے کی اصل ڈسک باہر لانے کے لئے ایک خصوصی کوٹ بھی تیار کرا کر دیا گیا تھا۔ جیکب نے اس کوٹ کے اندر ایک ایسا آلہ نصب کر دیا تھا جو کوٹ کے سو میٹر کے قطر میں ہونے والی تمام کارروائی کو ایک خاص رسیونگ سیٹ تک ٹرانسمٹ کرتا تھا اور آواز بھی ریکارڈ کرتا تھا۔ یہ اس لئے تیار کیا گیا تھا کہ کرنل افتخار جو بھی کارروائی کرے وہ ساتھ ساتھ فیکٹری سے باہر چیک ہوتی

رہے۔ کیونکہ کرنل افتخار پر مکمل بھروسہ نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ڈسک اصل فارمولے کی جگہ لگانے کے لئے دی گئی تھی اس میں ایک ایسا آلہ بھی موجود تھا کہ جیسے ہی اس ڈسک کو ماسٹر کمپیوٹر میں لگایا جاتا اس آلے کی وجہ سے پوری فیکٹری کے سائنسی حفاظتی انتظامات کی تمام سائنسی تفصیلات اس رسیونگ سیٹ میں خود بخود ٹرانسمٹ ہو جاتی تھیں۔ تاکہ بعد میں اگر حکومت گریٹ لینڈ چاہے تو اس فیکٹری کو آسانی سے تباہ کر دیا جائے۔ جو مشین گریٹ لینڈ سے جیکب لے کر آیا تھا۔ وہ بھی رسیونگ سیٹ تھا۔ چونکہ کرنل افتخار نے بتایا تھا کہ اس فیکٹری کے گرد پچاس کلو میٹر کے دائرے تک خصوصی طور پر چیکنگ ریز پھیلی رہتی ہیں۔ اس لئے جیکب نے وہ رسیونگ سیٹ فیکٹری سے سو کلو میٹر دور ایک ویران پہاڑی کے اندر نصب کیا۔ اس کے بعد کارروائی شروع ہو گئی۔ کرنل افتخار نے اصل فارمولے والی ڈسک تو ماسٹر کمپیوٹر سے نکال لی۔ لیکن فوری طور پر جیکب کی دی ہوئی ڈسک وہاں نہ لگا سکا۔ لیکن اسے کوئی جلدی نہ تھی اس لئے اس نے ایسا دوسرے روز کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اسی روز رات کو ہی اس چوری کا علم ہو گیا اور فیکٹری کے انچارج کرنل شہباز نے فیکٹری سیل کر دی اور سب کو وہیں پابند کر لیا۔ دوسرے روز یہاں کی سیکرٹ سروس کا نقاب پوش چیف انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کے ساتھ خود فیکٹری پہنچ گیا اور پھر اس علی عمران نے نجانے کس طرح کرنل افتخار کو ٹریس کر لیا۔ لیکن کرنل افتخار نے انتہائی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سمجھداری سے کام لیتے ہوئے اصل فارمولے کی بجائے جیکب کی دی ہوئی ڈسک ان کے حوالے کر دی اور انہوں نے اسے اصل سمجھتے ہوئے کمپیوٹر میں لگا دیا۔ اس طرح اس کا خیال تھا کہ وہ مطمئن ہو جائیں گے اور وہ اپنے خصوصی کوٹ میں موجود اصل فارمولے کو باہر لے جائے گا اور پھر ہم لوگ اسے فوجیوں کی قید سے آزاد کرا لیں گے۔ جیکب کی دی ہوئی ڈسک جیسے ہی ماسٹر کمپیوٹر میں لگی جیکب کے رسیونگ سیٹ نے فیکٹری کے تمام حفاظتی انتظامات کی سائنسی تفصیلات ریکارڈ کر لیں۔ لیکن وہ عمران انتہائی چالاک آدمی تھا۔ اس نے آخر کار فارمولے کی اصل ڈسک بھی اس کے کوٹ سے نکلوا لی۔ اس دوران چونکہ جیکب کو معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل افتخار نے رابرٹ کا نام لے دیا ہے۔ اس لئے جیکب نے وہیں سے مجھے ٹرانسمیٹر کال کیا کہ میں فوری طور پر رابرٹ کو ہلاک کرا دوں۔ کیونکہ سیکرٹ سروس کو رابرٹ کی نگرانی کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اس وقت اتفاق سے میرا دوست پیشہ ور قاتل میرے پاس موجود تھا۔ رابرٹ اس دن چھٹی پر تھا اس نے اکاؤنٹنٹ آرتھر کو کہا تھا کہ اس کے بنک سے ایک لاکھ روپے نکلوا کر اسے دیئے جائیں۔ اس طرح فوری طور پر اسے قتل کیا گیا اور جاگور نے ایک لاکھ روپے دے کر الزام رابرٹ کے ذاتی ملازم ساجن پر لگا دیا۔ اس کے بعد جیکب واپس چلا گیا"...... جانسن نے بغیر رکے پوری تفصیل بتا دی۔

"وہ ڈسک چیک کی گئی تھی۔ جو بقول تمہارے جیکب نے کرنل

افتخار کو دی تھی۔ اس میں ایسا کوئی آلہ موجود نہ تھا جو حفاظتی نظام کو کسی جگہ ٹرانسمٹ کر دے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے جیکب سے یہ بات پوچھی تھی کہ اس ڈسک کو جو اب سیکرٹ سروس کے قبضے میں ہے لازماً چیک کیا جائے گا اور اس میں موجود آلے کی نشاندہی پر سارا حفاظتی نظام ہی بدل دیا جائے گا۔ تو جیکب نے مجھے بتایا تھا کہ ہر طرح کے پہلوؤں کا پہلے سے جائزہ لے لیا گیا تھا۔ یہ آلہ اپنا کام کرنے کے فوری بعد تحلیل ہو کر ختم ہو جائے گا۔ اس لئے کسی کو بھی اس ڈسک میں آلے کی موجودگی کا کسی طرح بھی علم نہ ہو سکے گا"۔ جانسن نے جواب دیا۔ وہ اب اس طرح سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا جیسے ہپناٹزم کے ٹرانس میں ہو۔

"لیکن جب اصل فارمولا نہیں مل سکا تھا۔ تو اس کے لئے دوسری کوشش بھی تو کی جا سکتی تھی۔ جب کہ حفاظتی انتظامات کی تمام تفصیلات اسے مل گئی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"جیکب نے اس سلسلے میں حکومت گریٹ لینڈ سے بات کی تھی۔ لیکن وہاں سے اسے یہ کہا گیا کہ اب جب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں ملوث ہو چکی ہے تو وہ فوراً تمام سیٹ اپ ختم کر کے واپس آ جائے۔ ان کے خیال کے مطابق حفاظتی انتظامات کی تفصیلات ملنے کے بعد وہ کسی بھی وقت دوبارہ کوشش کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے انتظار کیا جا سکتا ہے۔ سیکرٹ سروس کب تک فیکٹری کی نگرانی کرتی رہے گی۔ رابرٹ کو قتل کر دیا گیا ہے اور اس کا الزام اس

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کے ملازم کے سر پر ہے۔ اس لئے سیکرٹ سروس کسی طرح بھی آگے نہ بڑھ سکے گی"...... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو جیکب چلا گیا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا

"ہاں وہ اسی روز رات کی فلائٹ سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی"...... جانسن نے جواب دیا۔

"اب تم اس جیکب کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ اس کا تعلق گریٹ لینڈ کی کس ایجنسی سے ہے۔ وہ کہاں رہتا ہے۔ اس کا حلیہ کیا ہے۔ وہ گریٹ لینڈ میں کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان میں سے کسی بات کا بھی مجھے علم نہیں ہے۔ میں نے جیکب کو پہلی بار دیکھا تھا اور اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ وہ میک اپ میں ہے"...... جانسن نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"رابرٹ کا تعلق کس ایجنسی سے تھا۔ میرا مطلب ہے کہ اس نے میزائل فیکٹری کے بارے میں کسے اطلاع دی تھی کہ اس کے بعد یہ ساری کارروائی شروع ہو گئی اور بقول تمہارے تم یہاں کے انچارج ہو تم کسے رپورٹ دیتے ہو اور کس سے ہدایات لیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا اور رابرٹ کا تعلق فارن آفس کے ایک خصوصی سیکشن سے ہے۔ اسے کوڈ میں فارن افیرز سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس کے ایشیائی

ڈسک کا انچارج جیف ماتھر ہے۔ میں اور رابرٹ اسے ہی رپورٹ دیتے ہیں اور وہی ہمیں ہدایات دیتا ہے"...... جیکب کے بارے میں بھی جیف ماتھر نے ہی مجھے ہدایات دی تھیں"...... جانسن نے جواب دیا۔

"اس جیف ماتھر کا فون نمبر اور ہیڈ آفس کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف ایک خصوصی ساخت کے فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر پر اس سے بات ہوتی تھی اور وہ بات کرتا تھا۔ میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ سیکشن انتہائی خفیہ رہتا ہے"۔ جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ تو بس بند سا ڈبہ ہے۔ بٹن دبانے سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور وہ بھی جیکب جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اب اس کی یہاں ضرورت نہیں رہی"...... جانسن نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"دیکھو جانسن۔ اب تک تم سچ بولتے رہے ہو۔ اس لئے میرا ہاتھ بھی حرکت میں نہیں آیا۔ لیکن یہ آخری بات تم نے جھوٹ کہی ہے۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ بولو صرف سچ"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جانسن نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران نے ہاتھ کو حرکت دی اور ایک بار پھر کمرہ جانسن

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔

"سچ بتاؤ۔ کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ جیکب لے گیا ہے۔ جیکب"...... جانسن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی وہ اس بار پیشانی پر پڑنے والی زوردار ضرب سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تھا جوزف اور جوانا دونوں اس کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔

"تم اس کا خیال رکھو۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بلیک روم سے باہر آ گیا۔ سٹنگ روم میں پہنچ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ صفدر سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں صفدر۔ گریٹ لینڈ کے سیکرٹری جانسن کو تم نے کہاں سے اغوا کیا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس کی رہائش گاہ سے۔ کیوں"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"کیا وہ رہائش گاہ میں اکیلا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہاں کافی لوگ تھے۔ اس لئے میں نے بے ہوش کر دینے

والی گیس کے فائر کئے تھے۔ میں اور تنویر وہاں گیس فٹنگ چیک کرنے والے ملازمین کے روپ میں گئے تھے۔ کیوں کیا بات ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"چیف نے اس جانسن سے ایک خاص انداز کی معلومات مہیا کرنے کی ہدایت کی تھی۔ اس لئے اسے یہاں رانا ہاؤس میں لایا گیا تھا میں نے اس سے مطلب کی معلومات تو حاصل کر لی ہیں۔ لیکن ایک جگہ معاملہ اٹک گیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے باس سے فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہے۔ لیکن اس نئی فریکونسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کیونکہ وہ ٹرانسمیٹر ڈبہ کی صورت میں بند ہے۔ اب اس کا کہنا ہے کہ باس وہ ٹرانسمیٹر ساتھ لے گیا ہے۔ جب کہ میرا خیال ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ لیکن اب وہ اس پوزیشن پر پہنچ گیا ہے کہ اس پر مزید تشدد کیا گیا تو وہ کچھ بتانے کی بجائے ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن اب تک یقیناً جانسن اور اس آرتھر کے اغوا کا سفارت خانے والوں کو علم ہو گیا ہو گا اور وہاں پولیس، سپیشل ایجنسی یا انٹیلی جنس کے افراد پہنچ گئے ہوں گے۔ ایسی صورت میں اس کی رہائش گاہ کی اطمینان سے کیسے تلاشی لی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ چاہتے ہیں کہ اس کی رہائش گاہ کی تلاشی لی جائے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بندوبست کر لوں گا۔ آپ کو وہاں سے صرف وہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ٹرانسمیٹر چاہیئے یا کچھ اور بھی چاہیئے"........ صفدر نے کہا۔

" تم کیا بندوبست کرو گے ۔ کیا پلان ہے تمہارے ذہن میں"۔ عمران نے پوچھا۔

" اس کی رہائش گاہ سفارت خانے کی رہائشی کالونی کے سب سے آخری حصے میں ہے ۔ اس کے بعد ایک دیوار ہے اور پھر ایک عام باغ ہے ۔ یہی ہو سکتا ہے کہ اس باغ سے اس دیوار کو کراس کر کے میں اس کی کوٹھی کے عقبی طرف سے اندر داخل ہوں اور ایک بار پھر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا کر وہاں موجود افراد کو بے ہوش کیا جائے اور تلاشی لی جائے"........ صفدر نے جواب دیا۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ تم تنویر کو ساتھ لے کر فوراً یہ کام کر گزرو اور سنو ٹرانسمیٹر کے ساتھ ساتھ تم نے وہاں موجود کاغذات وغیرہ کی بھی تلاشی لینی ہے ۔ ایسے کاغذات جن کا تعلق گریٹ لینڈ فارن آفس کے شعبہ فارن افیئرز سے ہو ۔ اگر ایسے کاغذ ملیں تو وہ بھی لے آنا ۔ میں یہاں رانا ہاؤس میں تمہارا انتظار کروں گا"........ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں ابھی کام کا آغاز کر دیتا ہوں"........ صفدر نے کہا اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ واپس بلیک روم میں پہنچ گیا ۔ جہاں جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے ۔

" اس جانسن کو ختم کر کے اس کو بھی برقی بھٹی میں ڈال دو ۔ اب یہ میرے لئے بے کار ہو چکا ہے اور سنو میں فلیٹ پر جا رہا ہوں ۔ اگر صفدر کوئی کاغذ یا ٹرانسمیٹر لے آئے تو وہ میرے پاس فلیٹ پر بھیج دینا

اور اگر اس کا فون آئے تو اسے کہہ دینا کہ وہ فلیٹ پر فون کرے"۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور ان کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مڑا اور پورچ کی طرف بڑھ گیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ایک بڑے کمرے میں موجود مستطیل میز کے دونوں اطراف میں دو دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ کمرے کا ایک سائیڈ پر موجود اکلوتا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی میز کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے آدمی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ادھیڑ عمر آدمی کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"بیٹھو"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا اور بیگ کو میز پر رکھ کر وہ ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نارمن۔ تمہیں حالات کا علم ہے۔ اس لئے تم تفصیلی رپورٹ دو کہ پاکیشیا کی میزائل فیکٹری کے بارے میں اب تک کیا ہوتا رہا ہے"...... ادھیڑ عمر نے ایک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... نارمن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری رابرٹ کی کرنل افتخار سے ملاقات سے لے کر فیکٹری کے حفاظتی نظام کی تفصیلات کے حصول تک ساری تفصیل بتا دی اور پھر بیٹھ گیا۔

"ایکسٹو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کو اس ساری کارروائی کا علم ہو جانے کی وجہ سے نارمن کے پورے سیکشن کو انڈر گراؤنڈ کر دینے اور ان حفاظتی تفصیلات والی ڈسک کو گورنمنٹ بینک کے سپیشل لاکر میں پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور حکم کی فوری تعمیل بھی کر دی گئی تھی۔ پھر اس معاملے پر انتہائی اعلیٰ سطح کی میٹنگ ہوئی اور اس میٹنگ میں یہ طے پایا کہ ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مزید ڈھیل نہیں دینی چاہئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ کسی بھی امکانی خطرے کے پیش نظر تمام حفاظتی نظام ہی تبدیل کر دیں اور فیکٹری کی نگرانی کا بھی ایسا انتظام کر دیں کہ وہاں تک پہنچنا ہی مشکل ہو جائے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فوری طور پر وہاں سے یہ فیکٹری ہی شفٹ کر دیں۔ پاکیشیائی ایسے کاموں میں ماہر ہیں۔ بہرحال اگر ایسا نہ بھی ہو۔ تب بھی حکومت نے فیصلہ کیا کہ ہمیں فوری طور پر ایم میزائل کا فارمولا حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بریفنگ دیتے ہوئے فیکٹری انچارج کرنل شہباز نے ان میزائلوں کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے۔ وہ انتہائی اہم ہے۔ یہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

میزائل ایسے ہیں کہ انہیں آئندہ صدی کا میزائل کہا گیا ہے اور یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایسے میزائلوں کے بارے میں ابھی کسی نے سوچا بھی نہ ہو گا اور ان میزائلوں کو پاکیشیا کے دفاعی نظام کا اہم حصہ بنا دیا گیا ہے۔ ان میزائلوں کی ساری کی ساری جدید ترین مشینری شوگران سے انتہائی خفیہ طور پر حاصل کی گئی ہے۔ لیکن ایم میزائل کے بارے میں شوگران کو بھی علم نہیں ہے۔ اعلیٰ سطحی میٹنگ میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ چونکہ پاکیشیا ایک محدود رقبے کا ملک ہے اس لئے اسے اپنے دفاعی نظام کے لئے زیادہ تعداد میں میزائلوں کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اس کا ایک ہی ٹارگٹ ہے اور وہ ہے کافرستان۔ جب کہ انہوں نے انتہائی وسیع اور جدید فیکٹری لگا دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا انتہائی خفیہ طور پر ان میزائلوں کو دنیا کے تمام مسلم ممالک کو بھی فروخت کر دے گا۔ اس طرح ان تمام مسلم ممالک کا دفاع بھی ناقابل تسخیر ہو جائے گا اور نہ صرف دفاع بلکہ ان میزائلوں سے وہ کسی بھی ملک پر انتہائی بھرپور انداز میں زمینی حملہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہ میزائل مسلم ممالک کے علاوہ باقی سب ممالک کے لئے انتہائی خوفناک خطرہ بن سکتے ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ دو اقدام کئے جائیں۔ ایک تو ہر صورت میں ان میزائلوں کا فارمولا حاصل کیا جائے اور دوسرا اقدام یہ ہے کہ اس میزائل فیکٹری کو بھی تباہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اعلیٰ سطح پر یہ فیصلہ ہونے کے بعد ان فوری اقدامات کے لئے ہماری ایجنسی ریجینڈ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک تو ہماری

ایجنسی بالکل نئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا وہ عمران اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ دوسری بات یہ کہ ریجینڈ کے بارے میں حکومات فروخت کرنے والی کسی ایجنسی کو بھی ابھی تک علم نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری ایجنسی میں ان افراد کو رکھا گیا ہے۔ جو اب تک دوسرے ممالک میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ان سب باتوں کے پیش نظر ریجینڈ کا انتخاب کیا گیا ہے اور یہ کیس میرے سپرد کر دیا گیا ہے اور اس لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ ان دونوں اقدامات کی تکمیل کے لئے ہمیں صرف سات دن دیئے گئے ہیں۔ صرف سات دن۔ اس لئے ہم نے جو کچھ بھی کرنا ہے۔ انہی سات دنوں کے اندر کرنا ہے"۔ ادھیڑ عمر نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ مشن میرے سیکشن نے شروع کیا تھا۔ میں ہی اسے اختتام تک پہنچاؤں گا"....... نارمن نے فوراً ہی اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں نارمن۔ تمہارا سیکشن جب تک یہ مشن مکمل نہ ہو جائے انڈر گراؤنڈ ہی رہے گا۔ کیونکہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کا اکاؤنٹنٹ آرتھر اور فرسٹ سیکرٹری جانسن دونوں غائب ہو چکے ہیں اور اب تک ان کی لاشیں بھی کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکیں۔ جانسن کو باقاعدہ اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں موجود دیگر افراد کسی گیس کی مدد

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سے بے ہوش کر دیئے گئے تھے۔ گو حکومت گریٹ لینڈ نے اس سلسلہ میں حکومت پاکیشیا سے زبردست احتجاج کیا ہے۔ لیکن تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ جانسن کا تعلق بہرحال تمہارے سیکشن کے چیف ماتھر سے تھا اور چیف ماتھر کی سفارش پر ہی تم نے جیکب کو وہاں بھیجا تھا اور یقیناً یہ اغوا سیکرٹ سروس نے کرائے ہوں گے اور جانسن ایسا آدمی ہے جسے سب کچھ معلوم ہے۔ اس جیکب نے مجھے بتایا ہے کہ جانسن کو سب کارروائی سے آگاہی حاصل ہے اگر وہ پہلے بتا دیتا تو جانسن کو فوری طور پر گریٹ لینڈ بلوا کر انڈر گراؤنڈ کر دیا جاتا"۔ باس نے کہا اور نارمن کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔

"باس۔ میرا سیکشن حاضر ہے"...... ایک گنجے سر والے قدرے ادھیڑ عمر کے آدمی نے کہا۔

"نہیں فارڈم۔ تمہارے سیکشن نے کبھی کسی ایشیائی ملک میں کام نہیں کیا۔ اس لئے تم اس ہنگامی نوعیت کے مشن سے عہدہ برآ نہ ہو سکو گے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ پھر آپ جسے مناسب سمجھیں حکم دے دیں"...... اس بار نارمن نے کہا۔ جب کہ باقی افراد خاموش بیٹھے رہے تھے۔

"جارٹن۔ تم نے آفر نہیں کی"...... باس نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا سیکشن لیڈیز ایجنٹوں پر مشتمل ہے۔ گو وہ ساری کی ساری ایجنٹس انتہائی ہوشیار۔ فعال اور بہترین

ہیں۔ اس کے باوجود میں نے سوچا کہ شاید آپ میرے سیکشن کو اس اہم اور فوری نوعیت کے مشن پر بھیجنا پسند نہ کریں"...... جارٹن نے جواب دیا۔

"اور فنیلر تم کیا کہتے ہو"...... باس نے آخری چوتھے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ میرے سیکشن کے ساتھ بھی یہی پرابلم ہے کہ انہوں نے پہلے ایشیا میں کام نہیں کیا اور نہ ہی انہیں ایشیائی زبان آتی ہے"۔ فنیلر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم چاروں میں سے کوئی بھی مناسب سیکشن نہیں ہے"...... باس کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"یہ بات نہیں ہے باس۔ آپ حکم کریں تو ہم اس مشن کے لئے اپنی جانیں لڑا دیں گے"...... ان چاروں نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے۔ اس مشن کے لئے اگر ہم کسی ایسی تنظیم کی خدمات حاصل کر لیں جسے ایسے کاموں کا وسیع اور ماہرانہ تجربہ ہو۔ تو اس طرح ہم سامنے آئے بغیر تمام کام مکمل کر لیں گے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ فیکٹری کی تباہی کے بعد جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ معلوم ہو گا کہ فارمولا حاصل کر لیا گیا ہے۔ تو پھر وہ فارمولے کی واپسی کے لئے لازماً یہاں آ کر گریٹ لینڈ کو بھی تہہ و بالا کرنے سے گریز نہیں کریں گے اور اگر ہم کسی تنظیم کے ذریعے ایسا کریں گے تو عمران اس تنظیم کے خاتمے تک ہی رہ جائے گا۔ اسے یہ معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اصل فارمولا کہاں گیا"...... نارمن نے کہا۔

"کوئی ایسی تنظیم ہے تمہاری نظروں میں جو اس قدر اہم مشن کو اس قدر کم وقت میں کامیابی سے مکمل کر سکے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ ایک تنظیم میری نظروں میں ہے۔ یہ تنظیم گریٹ لینڈ کی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق پالینڈ سے ہے۔ اس طرح ہم صاف بچ جائیں گے"...... نارمن نے کہا۔

"کیا نام ہے اس تنظیم کا"...... باس نے پوچھا۔

"باس۔ تنظیم کا نام ہائی ٹاورز ہے اور یہ تنظیم صرف سائنسی فارمولوں کو حاصل کرنے اور سائنسی لیبارٹریوں اور اسلحہ فیکٹریوں کو تباہ کرنے کا دھندہ کرتی ہے۔ اس تنظیم کے ریکارڈ میں بڑے بڑے کارنامے ہیں۔ زیادہ تر اس کی خدمات حکومت ایکریمیا ہی حاصل کرتی ہے اور اس کا زیادہ تر ہدف شوگران اور روسیاہ کے ساتھ ساتھ ویسٹرن کارمن بنتے ہیں۔ کیونکہ ایکریمیا نہیں چاہتا کہ یہ ممالک سائنسی اور دفاعی طور پر آگے نکل جائیں۔ یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے اور دنیا کو اس کے بارے میں بہت کم علم ہے۔ مجھے بھی اس کا علم صرف اس لئے ہے کہ اس کا چیف جیرم میرا دوست ہے اور وہ میرے ساتھ گریٹ لینڈ کی یونیورسٹی میں پڑھتا رہا ہے اور باس اس جیرم نے بھی علی عمران کی طرح سائنس میں اعلیٰ ڈگریاں لی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے پاس سائنسی ماہرین کے ساتھ ساتھ ایسے منجھے ہوئے تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں کہ ان کے لئے ایسی فیکٹری یا لیبارٹری کو تباہ کرنا انتہائی

آسان کام ہے۔ آپ شاید یقین نہ کریں مگر میرا دعویٰ ہے کہ آپ سات روز کہہ رہے ہیں وہ یہ کام صرف چند گھنٹوں میں کر لیں گے۔ کیونکہ فیکٹری کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی نظام کی تمام تفصیلات ہمارے پاس موجود ہیں"۔ نارمن نے زور وشور سے ہائی ٹاورز کی وکالت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ فارمولا درست حالت میں ہمارے حوالے کر دیں گے اور اس کی کوئی کاپی نہیں کریں گے اور اسے بعد میں دوسرے ممالک کے پاس بھی فروخت نہ کریں گے"۔ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان معاملات میں ان کی شہرت بے داغ ہے۔ وہ صرف معاوضہ سے غرض رکھتے ہیں اور بس اور اس معاملے میں ان کا طریقہ کار باقی جرائم پیشہ تنظیموں سے قطعی مختلف ہے۔ وہ مکمل معاوضہ پیشگی لیتے ہیں اور معاوضہ بھی ان کی مرضی کا ہوتا ہے اور کوئی رعایت نہیں کرتے"...... نارمن نے جواب دیا۔

"او کے۔ میٹنگ برخواست۔ نارمن تم میرے آفس میں آؤ"۔ باس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ باس نے میز پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھایا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ دروازے سے باہر چلا گیا۔ تو وہ چاروں بھی دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"تم نے ٹپ تو اچھی دی ہے نارمن۔ میں نے بھی ہائی ٹاورز کی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

بڑی تعریفیں سن رکھی ہیں"...... فیلر نے مسکراتے ہوئے کہا تو نارمن نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ باقی ساتھیوں سے علیحدہ ہو کر مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے دستک دی۔

"یس۔ کم ان"...... اندر سے باس کی آواز سنائی دی اور نارمن نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ باس کا آفس تھا۔ باس میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"بیٹھو۔ تم نے مجھے بالکل ہی نئی تجویز پیش کر دی ہے نارمن اور مجھے یہ قابل عمل اور قابل غور تو نظر آتی ہے۔ لیکن مجھے صرف خدشہ اتنا ہے کہ اس قدر اہم فارمولا ہم ایک بالکل نئی اور مجرم تنظیم کے ہاتھ میں کیسے دے دیں"...... باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کو مجھ پر اعتماد ہے"...... نارمن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... باس نے چونک کر پوچھا۔

"تو باس آپ مجھ پر اعتماد کریں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ مشن مکمل بھی ہو جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"۔ نارمن نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے جائے گی تو وہ لازماً تمہارا نام لے دیں گے۔ پھر وہ یہاں آ جائے گی۔ اس کا کیا حل کیا جائے کہ ہائی ٹاورز کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ

یہ مشن انہیں کس نے دیا ہے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ اگر یہ بات ہے۔ تو ہم ایکریمیا کی بارگیننگ تنظیم۔ "جی تھری" کو درمیان میں ڈال دیتے ہیں۔ آپ تو جانتے ہیں۔ کہ جی تھری کے کمپیوٹر میں گریٹ لینڈ حکومت کا مخصوص کوڈ فیڈ ہے۔ جس کا علم جی تھری کو بھی نہیں۔ اس کوڈ کے ذریعے انہیں یہ کام دیا جا سکتا ہے اور انہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہائی ٹاورز سے سودا کر لیں۔ اس طرح ہائی ٹاورز کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ان سے کام کس نے کرایا ہے آپ تو جی تھری کا پورا سیٹ اپ جانتے ہیں۔ پہلے بھی ان کے ذریعے کئی بار کام ہو چکا ہے"...... نارمن نے کہا تو باس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ یہ بات ہوئی ناں۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی صورت بھی ہم تک نہ پہنچ سکے گی"...... باس نے کہا اور نارمن کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"تو پھر باس یہ بات طے ہو گئی"...... نارمن نے کہا۔

"ہاں۔ اب جی تھری سے میں خود معاملات طے کر لوں گا۔ تم اب جا سکتے ہو"...... باس نے کہا اور نارمن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر نظریں دوبارہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب پر جما دیں فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

"سلیمان۔ جناب سلیمان پاشا صاحب۔ دیکھنا یہ کون صاحب اپنی انگلی کی خارش مٹانے کے لئے ہمارے فون کا نمبر گھما رہے ہیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ لیکن سلیمان فلیٹ میں موجود ہوتا تو جواب دیتا۔ جب کہ ادھر فون کی گھنٹی مسلسل بجے چلی جا رہی تھی

"یار۔ اب کھجلی ختم ہو گئی ہو گی۔ اب ہم پر رحم کر دو"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایک سائنسی مقالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ آج کل چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے وہ سب فارغ تھے۔ میزائل فیکٹری والے کام میں ذرا سی

ہل چل ہوئی تھی۔ لیکن جب جانسن کی رہائش گاہ کی مکمل تلاشی کے باوجود نہ ہی کوئی ٹرانسمیٹر برآمد ہوا اور نہ کوئی ایسا کاغذ ملا جس سے گریٹ لینڈ کے فارن آفس کے فارن افیئرز کے ایشیائی ملک کے انچارج جیف ماتھر کے بارے میں کوئی کلیو مل سکتا۔ یا اس جیکب کا پتہ چل سکتا۔ جب کہ عمران جانتا تھا کہ ایسے تمام نام جعلی رکھے جاتے ہیں۔ تو عمران نے بھی فیصلہ کیا تھا کہ فیکٹری کے حفاظتی نظام کو ہی یکسر تبدیل کر دیا جائے۔ اس طرح جو کچھ وہ حاصل کر چکے ہیں۔ وہ بے کار ہو جائے گا اور پھر جب وہ لوگ دوبارہ کوشش کریں گے تو پھر ان سے نمٹ لیا جائے گا۔ چنانچہ اس فیصلے کے تحت اس نے سر سلطان کو تمام تفصیلات پہنچا دی تھیں۔ تاکہ وہ انہیں ایکسٹو کی طرف سے صدر مملکت تک پہنچا دیں۔ اسے یقین تھا کہ اس کی تجویز کے مطابق فیکٹری کے حفاظتی نظام کی تبدیلی کا عمل شروع ہو چکا ہو گا۔ گو اسے بھی معلوم تھا کہ یہ ایک دو روز کا کام نہیں ہے۔ نئی مشینری منگوانے اور پھر اسے سیٹ کرنے میں ایک دو ماہ لگ سکتے ہیں۔ لیکن وہ مطمئن تھا کہ ایک دو ماہ تک وہ لوگ بھی دوبارہ کوشش کرنے کی ہمت نہ کریں گے وہ بھی چار چھ ماہ ضرور انتظار کریں گے۔ اس لئے وہ اس مسئلے کو بھی اپنے طور پر حل کر چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آج کل اس نے کتابیں پڑھنے پر زور دے رکھا تھا۔ ادھر فون کی گھنٹی مسلسل بجے ہی چلی جا رہی تھی۔

"یا اللہ اس آدمی کی خارش دور کر دے"...... عمران نے بڑے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

خلوص بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن جب گھنٹی بجنی بند نہ ہوئی تو عمران نے آخر کار ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جناب میرے پاس بھی آپ کی انگلی کی خارش دور کرنے کا کوئی نسخہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ کسی اور کا نمبر ٹرائی کیجئے"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں طاہر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے طاہر کی انتہائی وحشت بھری آواز سنائی دی۔

"ارے۔ اگر تھوڑا سا انتظار کرنے سے تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے کہ تمہارے لہجے میں وحشت بھر گئی ہے تو اگر میں دس منٹ اور رسیور نہ اٹھاتا تو تم یقیناً دیواروں سے ٹکریں مارنا شروع کر دیتے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ انتہائی بری خبر ہے۔ میزائل فیکٹری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور وہاں سے ایم میزائل کا فارمولا بھی چرا لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ تو ایک لمحے کے لئے تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں انتہائی بھیانک خلا پیدا ہو گیا ہو۔ اس کے سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں یکسر جامد ہو کر رہ گئی ہوں۔ چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب"...... چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں موجود انتہائی طاقتور بم کے فیتے کو کسی نے آگ لگادی ہو اور وہ ایک دھماکے سے پھٹ گیا ہو۔

"کک۔ کک۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا اور شاید زندگی میں یہ اس کے لئے پہلا موقع تھا کہ وہ بات کرتے ہوئے ہکلایا تھا۔

"جی ہاں۔ ابھی سر سلطان کا فون آیا ہے۔ آپ کے فلیٹ پر انہوں نے فون کیا لیکن وہاں گھنٹی بجتی رہی کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو سر سلطان یہی سمجھے کہ آپ فلیٹ پر نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے براہ راست فون کیا ہے۔ فوج نے اس پورے علاقے کو گھیر لیا ہے اور تمام اعلیٰ حکام وہاں پہنچ چکے ہیں۔ بہت بڑی اور ناقابل تلافی تباہی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ واقعی تھوڑی دیر پہلے فون کی گھنٹی بجی تھی لیکن عمران چونکہ کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس لئے اس نے توجہ نہ دی تھی اور گھنٹی چار پانچ بار بجنے کے بعد خاموش ہو گئی تھی۔ یہ یقیناً سر سلطان کا ہی فون تھا۔

"یہ واقعہ کب ہوا ہے۔ کیا ابھی ابھی"...... عمران نے اس بار قدرے نارمل لہجے میں پوچھا وہ اب اپنے آپ کو سنبھال لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"جی نہیں۔ رات کو کسی وقت ہوا ہے۔ یہ تباہی اس انداز میں کی گئی ہے کہ وہاں کوئی دھماکہ نہیں ہوا بلکہ فیکٹری کے اندر موجود تمام مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

باہر سے فیکٹری اسی طرح بند رہی ہے۔ اندر موجود تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ کرنل شہباز سمیت تمام انتظامی انچارج اور تمام سائنسدان سب کو ختم کر دیا گیا ہے۔ میزائل بنانے والے خام مال کو بھی کسی کیمیکل کے ذریعے ختم کر دیا گیا ہے۔ فیکٹری کے سٹور میں چار تیار شدہ بم میزائل موجود تھے ان میزائلوں کو بھی اس طرح تباہ کیا گیا ہے کہ یہ پھٹے نہیں ہیں۔ ویسے مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں"۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر کس وقت اس ساری تباہی کا پتہ چلا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"ایک سائنسدان چھٹی پر تھے۔ وہ آج صبح آٹھ بجے ڈیوٹی جائن کرنے وہاں پہنچے اور انہوں نے مخصوص انداز میں جب لیبارٹری کھولنے کی کوشش کی تو لیبارٹری نہ کھل سکی۔ اس پر انہوں نے مخصوص ٹرانسمیٹر پر اندر کرنل شہباز سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن جب ٹرانسمیٹر کال کا کوئی جواب نہ ملا تو وہ پریشان ہو گئے۔ وہ فوری طور پر واپس آئے اور انہوں نے براہ راست صدر مملکت کو کال کیا۔ چونکہ اس فیکٹری کے انچارج براہ راست صدر مملکت ہیں۔ اس لئے تمام انتظامی امور کے انچارج اور اہم سائنسدانوں کو ایمرجنسی کے سلسلہ میں صدر صاحب سے بات کرنے کے لئے سپیشل نمبر دیئے گئے ہیں۔ اس سپیشل نمبر پر سائنسدان جن کا نام ڈاکٹر عبدالستار بتایا گیا ہے۔ نے صدر صاحب سے بات کی اور انہیں تمام واقعات بتائے تو صدر صاحب نے فوری طور پر فوج کے اعلیٰ ترین حکام کو اس بات سے آگاہ کیا اور اعلیٰ حکام کو فوراً موقع پر پہنچنے کا حکم دیا۔ جب کسی طرح بھی فیکٹری کا گیٹ نہ کھل سکا۔ تو مجبوراً مخصوص قسم کے ڈائنامنٹ استعمال کر کے ان چٹانوں کو توڑا گیا اور اس کے بعد فیکٹری کی اندرونی صورت حال سامنے آئی۔ چنانچہ صدر مملکت کو اطلاع دی گئی اور صدر مملکت نے سر سلطان کو اطلاع دی کہ وہ ایکسٹو کو اطلاع کر دیں اور خود وہ اعلیٰ حکام کے ساتھ موقع پر پہنچ جائیں۔ سر سلطان مجھے فون کرنے کے بعد وہاں پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں آپ کو اطلاع کر دوں۔ سر سلطان نے مجھے بتایا تھا کہ آپ فلیٹ پر نہیں ہیں کیونکہ کال رسیو نہیں کی جا رہی۔ لیکن مجھے کل ہی آپ نے بتایا تھا کہ آج کل آپ کتابوں کے مطالعے میں مصروف ہیں اور مجھے آپ کی طبیعت کا علم ہے کہ جب آپ مطالعے میں مصروف ہوں تو آپ حتی الوسع فون اٹنڈ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے باوجود طویل وقت تک گھنٹی بجنے کے مجھے یقین تھا کہ آخر کار آپ رسیور اٹھائیں گے۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے خود فلیٹ پر آنا پڑتا"...... بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کو فوری طور پر میرے فلیٹ پر پہنچنے کا کہہ دو۔ میں اس دوران تیار ہو جاتا ہوں پھر ہم اکٹھے ہی وہاں جائیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کتاب ایک طرف پھینکی اور اٹھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم کی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

طرف بڑھ گیا۔ فیکٹری کی تباہی اور فارمولے کی چوری نے اسے واقعی ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اسے آج اندازہ ہو رہا تھا کہ جب وہ دوسروں کی اس سے بھی بڑی بڑی اور وسیع و عریض اور انتہائی قیمتی لیبارٹریاں تباہ کرتا ہے تو اس تباہی کے وقت اسے تو بڑا لطف آ رہا ہوتا ہے اور فتح اور کامیابی کا نشہ جسم کے ہر رگ و پے میں دوڑ رہا ہوتا ہے۔ لیکن جن کی لیبارٹریاں تباہ ہوتی ہوں گی۔ ان کے بھی وہی احساسات ہوتے ہوں گے۔ جو احساسات وہ اس وقت محسوس کر رہا ہے۔ پاکیشیا میں پہلے بھی مجرم کام کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس قدر مفید بڑی اور شاندار فیکٹری کی مکمل تباہی کا واقعہ پاکیشیا میں پہلی بار ہوا تھا اور وہ بھی اس وقت کہ عمران اور سیکرٹ سروس بھی یہاں موجود تھی۔ اور اس کے باوجود دشمن ایجنٹ اپنا کام کر گئے تھے تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے ڈریسنگ روم سے باہر آیا اور اس نے ایک الماری سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"عمران کالنگ اوور"........ عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور"........ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

"ٹائیگر۔ دارالحکومت سے ساٹھ کلو میٹر شمال کی طرف کار پہاڑیوں میں واقع پاکیشیا کی ایک خفیہ اور انڈر گراؤنڈ میزائل فیکٹری کو رات اس طرح تباہ کر دیا گیا ہے کہ کسی قسم کا دھماکہ نہیں ہونے دیا گیا۔ یہ سارا کام انتہائی منظم طریقے سے کیا گیا ہو گا اور اس کے لئے باہر سے ماہر لوگ بھیجے گئے ہوں گے۔ لیکن وہ براہ راست آسمان سے تو نازل نہیں ہوئے ہوں گے۔ انہوں نے لازماً یہاں کسی مقامی گروپ کی مدد سے ٹھکانے ہائر کئے ہوں گے اور پہلے سارے علاقے کا جائزہ لیا ہو گا۔ جس کے لئے بھی انہیں مقامی افراد کی معاونت کی ضرورت پڑی ہو گی۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ پورے دارالحکومت کے تمام ایسے مقامی گروپس کو چیک کرو جس کا کسی نہ کسی طرح بھی ایسی واردات میں ملوث ہونے کا معمولی سا شبہ بھی ہو سکتا ہو"۔ عمران نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یہ وہی فیکٹری ہے باس جس کے سلسلے میں آپ نے رابرٹ کے قاتل جاگور کو تلاش کرایا تھا اوور"........ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہی ہے۔ اوور"........ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھ دیا اور اسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ آنے والے صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا ہوں گے۔ اس نے دروازہ کھولا تو واقعی وہ تینوں موجود تھے۔ ان کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے۔ یقیناً بلیک زیرو نے انہیں

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

بھی فیکٹری کی تباہی کے بارے میں بریف کر دیا ہوگا۔

"آؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"........ عمران نے کہا اور پھر فلیٹ لاک کر کے وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا۔ نیچے صفدر کی کار موجود تھی۔

"میں اپنی کار لے آتا ہوں"........ عمران نے کہا اور فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کار گیراج سے نکالی اور پھر جولیا بھی اس کی کار میں بیٹھ گئی۔ جب کہ صفدر کے ساتھ کیپٹن شکیل بیٹھ گیا اور دونوں کاریں تیزی سے کارٹر پہاڑیوں کی طرف دوڑنے لگیں۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ہے عمران۔ یہ تو پاکیشیا کے لئے بہت بڑی تباہی ہے"........ جولیا نے غمگین لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ یہ لوگ اس قدر جلد واردات کریں گے۔ میرا خیال تھا کہ وہ چار چھ ماہ بعد کام کریں گے لیکن"۔ عمران نے گھمبیر لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انہی گریٹ لینڈ والوں کا ہی کام ہوگا"........ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ لیکن انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے انتہائی ماہرانہ انداز میں کیا ہے۔ جب کہ فارن افیئرز والے ایجنٹ اس طرح کا ماہرانہ انداز اختیار نہیں کیا کرتے۔ وہ تو لیبارٹری کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیتے ہیں۔ لیکن جو کچھ مجھے چیف نے بتایا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام ایسے کاموں کے انتہائی تربیت یافتہ افراد نے سرانجام دیا ہے"........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اسی طرح واردات

یہ باتیں کرتے ہوئے وہ موقع پر پہنچ گئے۔ وہاں ہر طرف مسلح فوجی پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن جب عمران نے انہیں اپنا نام بتایا تو ایک فوجی جیپ ان کی رہنمائی کرتی ہوئی انہیں عین فیکٹری تک لے گئی۔ تاکہ راستے میں مزید انہیں نہ رکنا پڑے۔ شاید سر سلطان نے یہاں پہنچتے ہی انہیں ہدایات دے دی ہوں گی۔ فوج کے اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ سول کی طرف سے صرف سر سلطان موجود تھے۔ شاید باقی سول حکام کو اس معاملے میں ملوث نہ کیا گیا تھا۔ پھر سر سلطان نے فوج کے اعلیٰ حکام سے عمران کا تعارف سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی کے طور پر کرایا اور تمام فوجی حکام نے اس سے اور اس کے ساتھیوں سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

"فیکٹری تو مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے"........ سر سلطان نے فوراً گلو گیر لہجے میں کہا۔

"کوئی کلیو اب تک ملا ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ کسی قسم کا کوئی کلیو نہیں مل سکا۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی مافوق الفطرت قوت نے یہ ساری کارروائی کی ہو"........ ایک فوجی افسر نے کہا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں۔ میں خود فیکٹری کا معائنہ کرنا چاہتا ہوں"........ عمران نے اسی فوجی افسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب میں چلتا ہوں عمران بیٹے۔ اب تم یہ ذمہ داری سنبھال لو۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"........ سر سلطان نے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے شک تشریف لے جائیں۔ باقی حکام بھی جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ کیونکہ اب یہاں تو صرف ملبہ ہی رہ گیا ہے۔ اتنی زیادہ بھیڑ کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی"........ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس فوجی افسر جس کا نام کرنل بشیر بتایا گیا تھا کے ہمراہ چلتا ہوا فیکٹری کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے پوری فیکٹری چیک کر ڈالی۔ واقعی اسے انتہائی ماہرانہ انداز میں تباہ کیا گیا تھا۔ عمران نے البتہ یہ چیک کر لیا تھا کہ پہلے پوری فیکٹری میں بے ہوش کر دینے والی کوئی مخصوص گیس پھیلائی گئی تھی۔ جس سے وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا لیکن ایک بات دیکھ کر عمران چونک پڑا تھا کہ سب افراد کو مارنے والے کسی ہتھیار سے فائر کر کے ہلاک نہیں کیا گیا تھا۔ جبکہ اس کے لئے کوئی خاص قسم کا شعاعی ہتھیار استعمال کیا گیا تھا۔ اسی طرح مشینری پر بھی فائرنگ نہ کی گئی تھی۔ بلکہ اسے بھی شعاعی ہتھیار سے ہی تباہ کیا گیا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر کا وہ حصہ جس میں اصل فارمولا موجود تھا۔ وہ حصہ بھی تباہ کر دیا گیا تھا۔ جبکہ اس کا وہ مخصوص حصہ خالی تھا جس میں اصل فارمولے کی ڈسک موجود ہوتی تھی۔ اس سے پتہ چلتا تھا کہ اصل فارمولا چرا لیا گیا ہے۔ عمران چلتے چلتے ایک تباہ شدہ مشین کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ اس نے اس کے ایک تباہ شدہ حصے کو مشین سے علیحدہ کیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"ہوں۔ جدید ترین لیزر ہتھیار استعمال کئے گئے ہیں"........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"لیزر ہتھیار"........ صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ دیکھو۔ یہاں اس کا واضح نشان موجود ہے۔ لیزر کی انتہائی طاقتور شعاع سے کام لیا گیا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ ایل سکسٹی ریز استعمال ہوئی ہیں۔ اس قدر مکمل تباہی تبھی ممکن ہو سکتی ہے اور ایل سکسٹی ریز کا حامل ہتھیار خصوصی ایجنٹ تو شاید استعمال کر لیتے ہوں۔ لیکن عام ایجنٹ ایسا نہیں کر سکتے"........ عمران نے کہا اور پھر اس ٹکڑے کو اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ تاکہ لیبارٹری میں اس کا تفصیل سے تجزیہ کیا جا سکے۔

"یہ دو تین آدمیوں کا بھی کام نہیں ہے عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ کم از کم چھ یا آٹھ افراد نے اس تباہی میں حصہ لیا ہے"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران۔ ادھر دیکھو۔ یہ کیا ہے"........ اچانک ایک طرف مشین کے قریب موجود جولیا کی آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے اس طرف بڑھ گئے۔ جولیا نے ہاتھ میں عورتوں کے کان میں پہننے والا ایک ٹاپس اٹھایا ہوا تھا۔ جس پر پھول بنا ہوا تھا۔

"یہ یہاں نیچے پڑا ہوا تھا"........ جولیا نے کہا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے وہ ٹاپس لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ پھول تو ہالینڈ کا قومی پھول ہے اور صرف ہالینڈ میں ہی پایا جاتا

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہے۔ اسے وہاں کی مقامی زبان میں ماسوار کہتے ہیں"...... عمران نے ٹاپس پر بنے ہوئے پھول کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پالینڈ کا قومی پھول۔ مگر ان لوگوں کا تعلق تو گریٹ لینڈ سے ہو سکتا ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے پالینڈ کی کوئی عورت ان کے ساتھ ہو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب فیکٹری سے نکل کر باہر آ گئے۔

"اب آپ لاشیں وغیرہ اٹھوا دیں اور باقی ضروری کام بھی مکمل کر لیں"...... عمران نے اس فوجی افسر سے کہا اور پھر اس سے مصافحہ کر کے وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے کیا نتیجہ نکالا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"نتیجہ کیا نکالنا ہے۔ اس واردات کو کافی وقت گذر گیا ہے۔ اس لئے مجرم تو یقیناً واپس جا چکے ہوں گے۔ میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ اگر انہوں نے یہاں کے مقامی گروپ کو ہائر کیا ہے۔ تو اس کا کھوج لگائے۔ بس اب یہ طے کرنا ہے کہ یہ لوگ کون ہیں۔ کیونکہ وہاں سے ملنے والے اس ٹاپس نے گڑبڑ کر دی ہے"...... عمران نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں ایئر پورٹ اور دوسرے راستوں کی نگرانی ضرور کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ یا ان میں سے کوئی بھی یہاں

موجود ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں، ہو سکتا ہے موجود ہو۔ میں کار ٹرانسمیٹر سے چیف کو رپورٹ اسے دوں۔ پھر وہ جو حکم دے"...... عمران نے کہا اور کار میں بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ میں موجود ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"عمران کالنگ اوور"...... عمران نے کال دینی شروع کر دی۔

"ایکسٹو اوور"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور عمران نے اسے اب تک کی تمام رپورٹ دے دی۔

"جولیا سے بات کراؤ اوور"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس۔ جولیا بول رہی ہوں اوور"...... جولیا نے جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی کہا۔

"جولیا۔ تمام ممبرز کو کال کر کے ان کی ڈیوٹیاں لگا دو کہ وہ دارالحکومت کے تمام ایسے ہوٹل چیک کریں جس میں غیر ملکی آ کر ٹھہرتے ہیں۔ خاص طور پر گذشتہ ایک ہفتے کے دوران آ کر ٹھہرنے والے غیر ملکیوں کو باقاعدہ چیک کیا جائے اس کے ساتھ ساتھ ان مسافروں کے بھی کوائف حاصل کئے جائیں۔ جو اس ہفتے کے دوران آئے اور پھر گذشتہ روز واپس چلے گئے ہوں۔ گریٹ لینڈ کے ساتھ ساتھ پالینڈ کے رہنے والوں کو بھی چیک کیا جائے اور تم، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ایئر پورٹ کی نگرانی کرو۔ صفدر وہاں ریکارڈ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

چیک کر کے رپورٹ دے گا کہ گریٹ لینڈ اور پالینڈ سے گذشتہ ہفتے کتنے مسافر آئے اور کل رات کتنے واپس گئے اور واپس جانے والوں کے مکمل کوائف بھی حاصل کئے جائیں"...... ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور"...... جولیا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چیف نے تمہاری کوئی ڈیوٹی نہیں لگائی۔ تم ہمارے ساتھ چلو"...... جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے معلوم ہے کہ میں سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہوں۔ انتہائی اعلیٰ پائے کا جاسوس ہوں۔ مجھے وہ بھلا نگرانی اور چیکنگ جیسے معمولی کاموں پر کیسے لگا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اعلیٰ پائے کے جاسوس۔ کبھی شکل دیکھی ہے آئینے میں چڑی مار لگتے ہو"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چڑیا تو آج تک جال میں پھنسی نہیں ہے۔ میں خواہ مخواہ چڑی مار لگتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو جولیا نے جو کار کے کھلے دروازے سے نیچے اتر رہی تھی چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا کر واپس پلٹ گئی۔ ظاہر ہے اس نے تو جھلاہٹ

میں محاورتاً بات کی تھی جب کہ عمران اسے کسی اور طرف لے گیا تھا۔ اس لئے بات جولیا کے دل کو لگی تھی۔ لیکن چونکہ موقعہ ایسا نہ تھا ورنہ شاید وہ کوئی بات کرتی اس لئے اس نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ اس کے نیچے اترتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر کار کا دروازہ بند کیا اور پھر ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ اس کا ذہن ایک بار پھر فیکٹری تباہ کرنے والے مجرموں کی طرف گھوم گیا تھا۔ فیکٹری سے ملنے والے اس ٹاپس نے اسے واقعی چکرا کر رکھ دیا تھا۔ جہاں تک اسے معلوم تھا کہ ایسے ٹاپس صرف پالینڈ کا باشندہ ہی استعمال کر سکتا ہے۔ کسی اور ملک کا باشندہ ایسے ٹاپس استعمال کرنا گوارہ نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ پھول کا ڈیزائن اتنا خوب صورت نہ تھا کہ کوئی دوسرا آدمی اس ڈیزائن کو پسند کرتا۔ بلکہ اس پھول کی وجہ سے وہ ٹاپس خاصا بھدا سا لگ رہا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ پالینڈ کے لوگ اس پھول سے دیوانگی کی حد تک عشق کرتے ہیں۔ وہاں پالینڈ میں اس پھول کو تقدس کا درجہ حاصل ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ عورت جس کے کان سے یہ ٹاپس گرا ہے۔ اس کا تعلق لازماً پالینڈ سے ہی ہو گا۔ لیکن پالینڈ کی کسی عورت کا گریٹ لینڈ کے سرکاری ایجنٹوں میں شامل ہو جانا بہت مشکل تھا۔ عام حالات میں تو اسے ناممکن ہی سمجھا جا سکتا تھا حالانکہ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس میں جولیا شامل تھی جس کا تعلق سوئزر لینڈ سے تھا۔ لیکن عمران گریٹ لینڈ والوں کی عصبیت کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے وہ ایسا سوچ رہا تھا۔ بہرحال

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ لوگ جو بھی ہیں ۔ ان کا انجام انتہائی عبرت ناک ہو گا۔ اس ادھیڑ بن میں وہ دانش منزل پہنچ گیا۔

" عمران صاحب ۔ کوئی خاص کلیو بھی ملا ہے "...... بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد پہلی بات یہی کی تھی ۔

" بس ۔ اس ٹاپس نے گڑبڑ پھیلادی ہے ۔ ورنہ تو سو فیصد گریٹ لینڈ کے ایجنٹوں کا ہی کام ہو سکتا ہے ۔ میں ذرا لیبارٹری میں اس ٹاپس اور اس مشینی ٹکڑے کا جس پر ریز فائر کی گئی ہیں ۔ تفصیلی تجزیہ کر لوں ۔ تم ایسا کرو کہ ٹرانسمیٹر پر میری فریکونسی ایڈجسٹ کر دو ۔ ہو سکتا ہے ٹائیگر کی کال آجائے ۔ تو اسے لیبارٹری میں ہی ڈائریکٹ کر دینا "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا عمران تیز تیز قدم اٹھاتا لیبارٹری کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک لیبارٹری میں مصروف رہنے کے بعد جب وہ واپس آپریشن روم میں آیا تو اس کے چہرے پر ایسے تاثرات موجود تھے ۔ جیسے وہ کسی فیصلے تک پہنچ گیا ہو ۔

" کوئی خاص بات معلوم ہوئی "...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" ہاں ۔ فیکٹری انتہائی جدید ترین لیزر ریز سے بنے ہوئے ہتھیاروں سے تباہ کی گئی ہے ۔ ایسے ہتھیار خاص طور پر ایسی ہی مشینری کو تباہ کرنے کے لئے تیار کئے جاتے ہیں ۔ اس لئے یہ کام ایسے لوگوں کا ہے ۔ جن کا کام ہی ایسی لیبارٹریوں کو تباہ کرنا ہے ۔ یہ عام ایجنٹوں کا کام نہیں ہے ۔ دوسری بات یہ کہ جن لوگوں نے بھی اسے تباہ کیا ہے

انہیں فیکٹری کے حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں سائنسی طور پر مکمل آگاہی حاصل تھی اور وہ اس کا پہلے سے توڑ کر کے ہی آئے تھے اور تیسری بات یہ کہ یہ ٹاپس جس عورت کا ہے اس کا تعلق بہرحال پالینڈ سے ہے ۔ گریٹ لینڈ سے نہیں ہے ۔ کیونکہ ٹاپس ، پالینڈ کا ہی ہے اور پالینڈ میں قانونی طور پر اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز پر کمپیوٹر میں نشانات لگائے جاتے ہیں ۔ تاکہ اس چیز کی فروخت کا مکمل ریکارڈ کسی بھی وقت حاصل کیا جا سکے اور وہ ایسی چیزیں صرف مقامی افراد کو ہی فروخت کرتے ہیں ۔ غیر ملکیوں کے لئے ان کی مصنوعات علیحدہ ہوتی ہیں ۔ جن کا ریکارڈ نہیں رکھا جاتا ۔ کیونکہ ان کے ریکارڈ رکھنے کا وہاں کی مقامی پولیس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ نجانے چیز خریدنے والا دنیا کے کس حصے کا رہنے والا ہے ۔ اب اسے کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے ۔ اس ٹاپس پر بھی کمپیوٹر سیل نشان موجود ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عورت پالینڈ کی ہی رہنے والی ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو اب آپ اس بارے میں معلومات حاصل کریں گے ۔ کیا فون پر یہ معلومات حاصل ہو سکتی ہیں یا وہاں پالینڈ جانا پڑے گا "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹرائی تو کی جا سکتی ہے ۔ اگر اس عورت کا نام و پتہ مل جائے تو یہ انتہائی اہم ترین کلیو ہو گا "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کو اپنی طرف کھسکایا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"ڈائری نکالو تاکہ میں پالینڈ کا رابطہ نمبر معلوم کر سکوں"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے میز کی دراز سے سرخ جلد والی موٹی سی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر تیزی سے اس کے صفحات پلٹتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں وہ کچھ دیر غور سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دو بار تو پوری طرح نمبر ہی ڈائل نہ ہو سکے کیونکہ۔ درمیان میں ہی ٹون آجاتی تھی۔ جس کی وجہ سے عمران کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیتا اور پھر تیسری بار نمبر درست طور پر ڈائل ہو سکا

"یس۔ انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس کمشنر کے آفس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر دے دیا گیا اور عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس۔ پی اے ٹو سیکرٹری پولیس کمشنر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا پولیس کمشنر صاحب متھیو آرنلڈ صاحب ہی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"متھیو آرنلڈ۔ اوہ نہیں جناب۔ وہ تو تین سال پہلے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اب تو ان کی جگہ پولیس کمشنر میکمن صاحب ہیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ متھیو آرنلڈ میرے ذاتی دوست تھے۔ میں ان سے بات کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ ان کے کلب فون کر لیں۔ انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد ولوین شاہراہ پر کلب کھول لیا ہے۔ گرین سٹار کلب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ وہاں کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مسٹر متھیو آرنلڈ سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ۔ اس قدر طویل فاصلے سے۔ ہولڈ کیجئے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ متھیو آرنلڈ بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے لہجے میں الجھن سی تھی۔ جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کس سے مخاطب ہے۔

"شکر ہے بول تو رہے ہو۔ میں نے تو سنا تھا کہ آدمی ریٹائر ہونے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کے بعد جنگلوں اور ویرانوں میں نکل جاتا ہے۔ کیونکہ جو رعب و دبدبہ نوکری میں ہوتا ہے۔ وہ ریٹائر ہونے کے بعد یکسر ہی ختم ہو جاتا ہے اور ویرانوں میں آدمی ظاہر ہے بولنا ہی بھول جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کون صاحب بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"بھئی۔ تمہاری اس خاتون نے جس نے فون ملایا ہے۔ میرا تعارف نہیں کرایا۔ اوہ۔ ظاہر ہے اس قدر خوب صورت نام وہ تم تک کیسے پہنچا سکتی تھی۔ اس لئے اس نے اپنے لئے محفوظ کر لیا ہو گا۔ ویسے اس کا حدود اربعہ کیا ہے۔ میرا مطلب ہے۔ مس ہے مسز ہے یا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"آپ پاکیشیا سے ہی بول رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ کہیں آپ علی عمران تو بات نہیں کر رہے"...... متھیو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے۔ نہ صرف زبان حرکت میں ہے بلکہ یادداشت بھی موجود ہے۔ گڈ شو۔ پھر تو مبارک ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران تم۔ اس قدر طویل عرصے کے بعد۔ اوہ۔ کیا تم واقعی پاکیشیا سے ہی بول رہے ہو یا پالینڈ سے بات کر رہے ہو"۔ متھیو کے لہجے میں یک لخت بے تکلفی آ گئی تھی۔

"پاکیشیا سے ہی بول رہا ہوں۔ کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ جس طرح تم لمبی بات کر رہے ہو۔ اس سے تو کال کا بل اتنا ہو جائے گا کہ اتنی لمبی کال کا خرچہ کوئی لارڈ ہی بھر سکتا ہے۔ جب کہ تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ تم غریب آدمی ہو اور اپنے کک کو تنخواہ دینے کے قابل نہیں ہو"...... متھیو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل بات یہ ہے کہ یہاں پاکیشیا میں ہم غریبوں کے لئے فون والوں نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں کہ کال کا بل سننے والے کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارے پاکیشیا کے فون کا محکمہ یہاں پالینڈ میں مجھ سے فون کی رقم کیسے وصول کر سکتا ہے"...... متھیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا ملک فلاحی ریاست کہلاتا ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مگر"...... متھیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس اگر مگر کی ضرورت نہیں ہے۔ فلاح تو بہرحال فلاح ہی ہوتی ہے۔ اس لئے تمہارے ملک کے پاکیشیا میں سفیر صاحب سے بات ہو چکی ہے کہ علی عمران کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ وہ انتہائی ضروری کال پالینڈ کر سکے۔ تو فلاحی مملکت کے سفیر صاحب نے بڑے فراخ دلانہ انداز میں اجازت دے دی ہے کہ علی عمران بے شک کال کرے اور جتنی دیر چاہے کال کرے۔ فلاحی حکومت گرین سٹار کلب سے بل

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

وصول کر کے محکمہ فون پاکیشیا کو دلا دے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ارے۔ اوہ۔ اس لئے تم مزے لے لے کر یہ سب فضول باتیں کر رہے ہو۔ ارے اتنے طویل فاصلے کی کال اور اتنی لمبی کیا میرا کلب نیلام کروانے کا ارادہ ہے۔ جلدی بولو۔ کیوں کال کی ہے۔ کیا مقصد ہے۔ مختصر بات کرو۔ جلدی کرو۔ ورنہ میں رسیور رکھ دوں گا"...... میتھیو آرنلڈ نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اتنا کیوں گھبرا گئے ہو۔ لاکھوں کروڑوں کما رہے ہو۔ کیا ہوا اگر سینکڑوں ہزاروں دینے پڑ گئے"...... عمران نے کہا۔

"تم نہیں بتاتے نہ بتاؤ۔ میں بند کر رہا ہوں"...... میتھیو آرنلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ارے ارے۔ وہ تو ہیں مذاق۔ ارے کمال ہے۔ بند کر گیا۔ انتہائی کنجوس آدمی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"عمران صاحب۔ آپ خود ہی تو کہتے ہیں کہ لوگوں کے ٹیکسوں سے سرکاری کام ہوتے ہیں۔ اب آپ خواہ مخواہ لمبی کال کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم اتنے عرصے سے دانش منزل میں بیٹھے ہو اور تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ اس فون کا سسٹم کیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"سسٹم۔ کیا مطلب۔ اس کا بل ادا نہیں ہوتا"...... بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں کبھی بل آیا ہے۔ کبھی بل ادا کیا ہے تم نے"۔ عمران نے رابطہ نہ ملنے پر کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے بل کیا آنا ہے۔ اس عمارت کے بل تو حکومت ادا کرتی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"بھئی بلیک زیرو صاحب۔ یہ فون اگر عام فون ہوتا تو اب تک ہزاروں بار اسے ٹریس کیا جا چکا ہوتا۔ اس فون کا تعلق ایکس چینج سے اس طرح نہیں ہے۔ جس طرح عام فون کا ہوتا ہے۔ اس لئے تم بل کی فکر مت کیا کرو۔ اس کا نہ ہی بل آتا ہے اور نہ اندراج کیا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے گہرے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ رابطہ ایک بار پھر قائم نہ ہوا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کچھ دیر بعد پھر ٹرائی کروں گا"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے

"عمران صاحب۔ آپ نے بڑی عجیب بات کی ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ اس فون نمبر کو ایکس چینج میں خفیہ رکھا گیا ہے۔ لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کا تعلق تو ایکس چینج سے ہے لیکن عام فون کی طرح نہیں ہے۔ پھر کس طرح ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔ وہ واقعی بے حد حیران ہو رہا تھا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"جو چیز موجود ہو اسے آخر تک خفیہ رکھا جا سکتا ہے۔ ویسے بھی آ
کل ایسے جدید آلات آگئے ہیں کہ خفیہ سے خفیہ فون کو بھی ٹریس کی
جا سکتا ہے اور اس کا محل وقوع بھی۔ اگر یہ نمبر ٹریس کر لیا جائے ا
ایکسٹو اس نمبر پر بات کرے تو پھر انتہائی آسانی سے دانش منزل کو بھی
بطور سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر ٹریس کیا جا سکتا ہے"........ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کس طرح تعلق ہے۔ کس طرح کال آن ہو جاتی ہے"
بلیک زیرو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ایکس چینج سے تعلق کے بغیر تو کال آ جا نہیں سکتی۔ اس لئے تعلق
تو ہے۔ لیکن نہ ہی ایکس چینج والوں کو اس کا علم ہے اور نہ ہو سکتا ہے
دانش منزل کی چھت پر ایک دیوار کے اندر ایک انتہائی جدید مشین
نصب ہے۔ جسے باہر سے چیک بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس مشین کا
تعلق خصوصی ریڈیو لہروں کی مدد سے ایکس چینج کے ایک خاص شعبے
سے ہے۔ جب بھی یہ نمبر ایکس چینج میں ڈائل ہوتا ہے۔ تو یہ مشین
ریڈیو لہروں کی مدد سے اسے براہ راست کیچ کر لیتی ہے اور یہاں گھنٹی
بج اٹھتی ہے اور بات چیت ہو جاتی ہے۔ جب یہاں سے کال کی جاتی
ہے۔ تب بھی یہ مشین ریڈیو لہروں کی مدد سے ایکس چینج سے خود بخو
رابطہ قائم کر لیتی ہے اور جس وقفے میں کال نہیں ہوتی۔ اس وقفے میں
سوائے ان مخصوص ریڈیو لہروں کے اس مشین اور ایکس چینج کے
درمیان کوئی لنک نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس نمبر کو آج تک ٹریس

یں کیا جا سکا"........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو
کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کمال ہے۔ اس قدر خفیہ اور جدید سسٹم۔ میں نے تو کبھی اتنی
رائی میں سوچا ہی نہ تھا"........ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا

"تمہاری حیرت بجا ہے۔ تم بہت دیر بعد دانش منزل میں آئے ہو
ہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ اسے خفیہ رکھنے میں کس قدر محنت اور
انی عرق ریزی سے کام لیا گیا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے
اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے
ں بار رابطہ قائم ہو گیا اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی
نے لگی۔

"گرین سٹار کلب"........ دوسری طرف سے پہلے والی نسوانی آواز
نائی دی۔

"میتھیو آرنلڈ صاحب سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران
ل رہا ہوں"........ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ یہ دوسری کال تو میرے حساب میں نہیں کی جا
ہی"........ میتھیو کی آواز سنائی دی۔

"اس قدر کنجوس ہو گئے ہو۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ فکر مت کرو۔ میں
مذاق کر رہا تھا۔ ویسے اگر کہو تو میں اس وقت کا معاوضہ بھی ساتھ ہی
کرا دوں۔ جو تم مجھ سے بات کرنے میں ضائع کر رہے ہو"۔ عمران

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے تم تو ناراض ہو گئے ہو۔ یہ بات نہیں ہے۔ مجھے دراص انتہائی ضروری کال آنے والی تھی اور تمہاری بات ہی ختم نہ ہو رہی اس لئے مجبوراً میں نے رسیور رکھ دیا تھا اور وہی ہوا اور اسی لمحے وہ کال گئی۔ اب بے شک جتنی لمبی بات کرنا چاہو کر لو۔ اب میں فارغ ہو اور بل بھی ادا کرنے کے لئے تیار ہوں .... متھیو نے قدر شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے فوراً کال نہ مل رہی تھی"........ عمران سمجھ تو گیا کہ وہ صرف شرمندگی مٹانے کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔ ورنہ اسے معلو تھا کہ جدید فون سسٹم میں کال پینڈنگ بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ اسے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے اس کی بات تائید کر دی تھی۔

"ہاں۔ بہرحال بتاؤ کیا بات ہے۔ کیا پالینڈ کا کوئی مجرم پاکیشیا پہنچ گیا ہے"........ متھیو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بس چند معلو چاہئیں تھیں۔ پالینڈ کی ایک سیاح خاتون سے اتفاقاً معلومات ہو تھی۔ اس خاتون نے کانوں میں ایسے ٹاپس پہنے ہوئے تھے۔ جن پالینڈ کے قومی پھول کا ڈیزائن بنا ہوا تھا۔ پھر اتفاقاً ان کا ایک ٹاپس گیا اور مجھے اور اسے پتہ نہ چلا۔ اب ہوٹل والوں نے وہ ٹاپس مجھے دیا اور وہ خاتون نہ جانے کہاں چلی گئی ہیں۔ میری بھی ان سے ملاقا

ٹیبل تک ہی محدود رہی تھی۔ ٹاپس کافی قیمتی لگتا ہے۔ اس ٹاپس پر کمپیوٹر سیل نشانات موجود ہیں۔ میں نے سوچا کہ اس کی مدد سے اس کو ٹریس کیا جا سکتا ہے........ عمران نے کہا۔

"خواہ مخواہ بہانے بازی مت کرو۔ سیدھی بات کرو۔ کہ تم اس ٹاپس کی مدد سے کوئی کلیو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ بہرحال وہ ایڈیکشن نمبر لکھوا دو۔ میں ابھی سب کچھ معلوم کر لیتا ہوں"........ دوسری طرف سے متھیو نے کہا اور عمران نے ہنستے ہوئے ٹاپس پر لکھا ہوا نمبر لکھوا دیا۔

"ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا یا پھر اپنا نمبر مجھے دے دو۔ میں فون کر لوں گا"........ متھیو نے کہا۔

"میں خود کر لوں گا۔ تم ذرا تسلی سے معلومات حاصل کرنا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہاں تو سینکڑوں دکانیں ہوں گی۔ کس کس سے معلوم کرے گا"........ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ نمبر دکان یا ادارے کا کوڈ نمبر ہوتا ہے اور وہ کوڈ بک میں موجود ہوتا ہے۔ اس لئے وہ صرف اتنا کرے گا کہ کوڈ بک سے اس دکان یا ادارے کا پتہ معلوم کرے گا اور پھر وہاں فون کر کے ان سے ریکارڈ حاصل کرے گا"........ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ رابطہ قائم کرنا شروع کر دیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"کچھ معلوم ہوا متھیو کہ یہ ٹاپس کب فروخت کیا گیا ہے"۔ عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں یہ ٹاپس چار ماہ پہلے ایک خاتون ڈیزی پارکنس کو فروخت کیا گیا ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ڈیزی یہاں کے ایک مقامی کالج کی سائنس سٹور کی سٹور کیپر ہے۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ تم نے صرف اتنی سی بات سے مطمئن نہیں ہو جانا۔ اس لئے میں نے کالج کے منتظم سے رابطہ قائم کیا اور ڈیزی کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنی چاہیں تو انہوں نے بتایا کہ مس ڈیزی واقعی دو ماہ قبل تک ان کے کالج میں سٹور کیپر تھیں۔ لیکن پھر انہوں نے سروس چھوڑ دی ہے اور سنا گیا ہے کہ انہیں ایکریمیا میں کوئی اچھی جاب مل گئی ہے اور وہ ایکریمیا چلی گئی ہیں"...... متھیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس کالج میں وہ سروس کرتی رہی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ڈرس سائنس کالج۔ یہاں کے مقامی کالجوں میں سے ایک ہے۔ اس کے ڈائریکٹر کا نام ہان البرٹ ہے اگر تم چاہو تو اس سے میرا حوالہ دے کر براہ راست بھی بات کر سکتے ہو۔ فون نمبر میں بتا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے متھیو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"بے حد شکریہ متھیو۔ تم نے واقعی ایک طویل عرصے بعد دوستی کا خیال رکھا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ پالینڈ میں جب بھی کوئی کام ہو بلا تکلف مجھے فون کر لینا"...... دوسری طرف سے متھیو نے کہا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں

"یہ اہم کلیو بھی ضائع ہو گیا۔ اب ایکریمیا میں کہاں اس ڈیزی پارکنس کو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کلیو ضائع نہیں ہوا۔ بلکہ اس سے یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ فیکٹری پر حملہ کرنے کے لئے واقعی تربیت یافتہ افراد کو استعمال کیا گیا ہے جہاں تک ڈیزی کا ایکریمیا جانے کا سوال ہے۔ میرے خیال میں ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ڈیزی ایکریمیا کی بجائے گریٹ لینڈ گئی ہو گی اور چونکہ وہ سائنسی سامان کی سٹور کیپر تھی اور یقیناً اس کے لئے ایسے سائنسی آلات کے استعمال اور شناخت میں کوئی خصوصی کورس کیا ہو گا۔ اس لئے یہاں گریٹ لینڈ میں اسے کسی ایسے گروپ سے اٹیچ کیا گیا ہو گا۔ جس کا تعلق سائنس لیبارٹری یا دفاعی فیکٹریوں کی تباہی سے ہو گا۔ موجودہ دور میں سپر پاورز نے ایسی خصوصی تنظیمیں قائم کی ہوئی ہیں اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے ایسی تنظیموں کا سراغ لگانا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گریٹ لینڈ والوں نے اس سلسلے میں ایکریمیا کی کسی ایسی تنظیم کو ہائر کر لیا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی سرخ رنگ کی ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر ایک بار پھر اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر رک گئیں۔ چند لمحوں تک وہ اس صفحے کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری کو بند کر کے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ بلیو سٹار آرگنائزیشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ سپیشل ممبر"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"مجھے ممبر بنتے وقت بتایا گیا تھا کہ بلیو سٹار آرگنائزیشن میں ایک شعبہ خصوصی طور پر ایسی تنظیموں۔ سرکاری اور پرائیویٹ تنظیموں اور گروپس کو ڈیل کرتا ہے۔ جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح سائنس سے ہوتا ہے۔ کیا اب بھی ایسا شعبہ موجود ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ ہمارا یہ شعبہ تو سب سے کامیاب رہا ہے۔ اسے "ایس ایس" سیکشن کہتے ہیں۔ کیا آپ نے اس شعبے سے رابطہ قائم کرنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایس ایس شعبے کے انچارج مسٹر فلائیبر سے بات کراتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز ابھری۔

"ہیلو۔ انچارج ایس ایس سیکشن فلائیبر بول رہا ہوں"۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"مجھے۔ پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے متعلق سیکرٹری صاحب نے مجھے بریف کر دیا ہے۔ فرمایئے"...... فلائیبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس ایسی کتنی تنظیموں کے اعداد و شمار موجود ہیں۔ جو سائنسی لیبارٹریوں یا دفاعی فیکٹریوں کی تباہی میں مہارت رکھتی ہوں"...... عمران نے پوچھا

"ایک منٹ جناب۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فلائیبر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... فلائیبر نے پوچھا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر ہمارے پاس انیس ایسی تنظیموں کے بارے میں مواد موجود ہے"...... فلائیبر نے جواب دیا۔

"ان میں سے کتنی تنظیموں کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"گریٹ لینڈ سے چار تنظیمیں متعلق ہیں اور چاروں پرائیویٹ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہیں"...... فلائیبر نے جواب دیا۔

"کیا ان تنظیموں سے متعلق افراد کے متعلق بھی مواد آپ کے پاس موجود ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مکمل تو نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی جس قدر افراد کے متعلق معلومات اکٹھی ہو سکی ہیں کی گئی ہیں"...... فلائیبر نے جواب دیا۔

"پالینڈ کی رہنے والی ایک خاتون جس کا نام ڈیزی پار کنس ہے۔ اس کے بارے میں مجھے معلومات چاہئیں کہ اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈیزی پار کنس۔ کیا صرف گریٹ لینڈ سے متعلق تنظیموں کو چیک کرنا ہے یا تمام تنظیموں کو"...... فلائیبر نے پوچھا۔

"میرا ذاتی خیال تو یہی ہے کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ کی کسی تنظیم سے ہو گا۔ آپ پہلے انہیں چیک کریں اور اگر ان میں ایسا نام نہ ہو تو پھر باقی تنظیموں کو بھی چیک کر لیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے فلائیبر نے کہا اور عمران نے او کے کہہ دیا۔ تقریباً تین منٹ بعد ایک بار پھر فلائیبر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... فلائیبر نے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ پالینڈ سے متعلق ایک تنظیم ہائی ٹاورز کی لسٹ میں مس

ڈیزی پار کنس کا نام موجود ہے۔ وہ اس تنظیم کے آپریشن سیکشن کی انچارج ہے"...... دوسری طرف سے فلائیبر نے جواب دیا۔ تو عمران چونک پڑا۔

"ہائی ٹاورز۔ یہی نام بتایا ہے ناں آپ نے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ یہ ایسی تمام تنظیموں میں سب سے فعال تنظیم ہے"۔ فلائیبر نے جواب دیا۔

"اس کے متعلق اہم باتیں مجھے آپ فون پر ہی بتا دیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سر جیسا میں نے پہلے بتایا ہے۔ یہ سب تنظیموں میں اس وقت زیادہ فعال اور کامیاب تنظیم ہے۔ اس کی لسٹ میں بہت سے اہم کارنامے موجود ہیں۔ اس کے چیف کا نام جیرم ہے۔ یہ تنظیم انتہائی جدید ترین سائنسی آلات اپنے مشن کے لئے استعمال کرتی ہے۔ انتہائی تیزی سے کام کرنے کی عادی ہے۔ اس لئے زیادہ تر ایکریمین حکومت اسے روسیاہ اور شوگران کے خلاف ہائر کرتی ہے۔ باچان میں بھی اس نے بے شمار مشنز سرانجام دیئے ہیں۔ اس کے تین شعبے ہیں۔ ایک شعبہ ایڈمنسٹریشن کا ہے۔ اس کا انچارج جیرم ہے۔ دوسرے شعبے کا تعلق سائنسی فارمولوں کا حصول ہے۔ اس شعبے کا انچارج فینس ہے اور تیسرا شعبہ آپریشنل کا ہے۔ اس کی انچارج مس ڈیزی پار کنس ہیں۔ آپریشنل شعبے کا کام لیبارٹری یا دفاعی فیکٹریوں کو تباہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کرنا ہے"۔ فلائیبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پالینڈ میں ہے۔ لیکن اس کے بارے میں مکمل کوائف آج تک نہیں مل سکے۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ وہاں سائنسی آلات کا بزنس کرنے والی ایک فرم ڈومیکو کارپوریشن جس کا آفس پالینڈ کے دارالحکومت کی ایل روڈ پر واقع ڈومیکو پلازا میں ہے۔ ڈومیکو کارپوریشن کا چیئرمین مسٹر سالٹ کے ذریعے عام طور پر ہائی ٹاورز سے رابطہ کیا جاتا ہے"۔ فلائیبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ مس ڈیزی کے متعلق مزید معلومات"...... عمران نے پوچھا۔

"مس ڈیزی پالینڈ کے کسی مقامی کالج میں ملازم ہیں۔ بس اتنا ہی معلوم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ بل بھجوا دیں۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہائی ٹاورز۔ میرا خیال ہے کہ یہ نام میں نے پہلے بھی سنا ہوا ہے۔ میں لائبریری میں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

خوبصورت دفتری انداز میں سجے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری ورزشی جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے ضرورت سے زیادہ چوڑے تھے۔ چہرے مہرے سے وہ انتہائی نرم اور انتہائی دھیمے مزاج کا آدمی لگتا تھا۔ اس کی آنکھوں پر سنہرے باریک فریم کا چشمہ موجود تھا۔ میز کی دوسری طرف کرسی پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کان سے رسیور لگائے کسی سے باتوں میں مصروف تھی۔ جب کہ وہ نوجوان سامنے کھلی ہوئی فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ پھر اس لڑکی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب بند بھی کرو اس فائل کو جیرم۔ یاد ہے تم نے کل وعدہ کیا تھا کہ آج سپر ہوٹل میں ہونے والے فنکشن میں ہم شرکت کریں گے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"تم اس ڈیوڈ سے اس طرح بیٹھی بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ مجھ سے برداشت نہ ہو رہا تھا۔ اس لئے مجبوراً میں فائل میں سر کھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن یہ صرف کوشش ہی تھی۔ ورنہ میرا دل چاہ رہا تھا کہ جا کر اس ڈیوڈ کا سر توڑ دوں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا تو اب تمہارے اندر بھی رقابت کے جراثیم پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ پہلے تو تم ایسی باتیں نہیں سوچا کرتے تھے"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے تم مجھے اتنی خوبصورت بھی نہ لگتی تھیں"...... نوجوان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

وہ لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور نوجوان نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیرم بول رہا ہوں"...... نوجوان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میتھاکس بول رہا ہوں باس۔ آپ کے لئے انتہائی اہم اطلاع ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ تو جیرم بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی اطلاع"...... جیرم نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا ایک دوست ایکریمیا میں معلومات فروخت کرنے والی سب سے بڑی ایجنسی بلیو سٹار آرگنائزیشن میں ریکارڈ کیپر ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میرا تعلق ہائی ٹاورز سے ہے۔ اس نے ابھی مجھے

اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سے کسی پرنس آف ڈھمپ نے بلیو سٹار آرگنائزیشن سے ہائی ٹاورز کے بارے میں اور خاص طور پر مس ڈیزی کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیرم بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ۔ لیکن کیا اس بلیو سٹار کے پاس ہمارے متعلق کوئی مواد موجود ہے"...... جیرم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ مجھے بھی ابھی اس آدمی کی دی ہوئی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ ان کے پاس ہمارے متعلق کافی مواد موجود ہے"...... میتھاکس نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ مجھے تو آج تک اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا کہ کوئی ایسی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی ہو سکتی ہے۔ جس کے پاس ہمارا ریکارڈ موجود ہو۔ لیکن اسے ڈیزی کے بارے میں کیسے معلوم ہوا اور اس بلیو سٹار نے کیا معلومات دی ہیں اس پرنس کو"...... جیرم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مجھے بتایا گیا ہے۔ بلیو سٹار کے پاس مکمل معلومات تو نہیں ہیں۔ البتہ ہائی ٹاورز کے تینوں سیکشنز کے انچارجوں کے نام اور ڈمیکو کارپوریشن اور اس کے چیف مسٹر سانٹ کے بارے میں انہیں معلومات حاصل ہیں۔ جو انہوں نے اس پرنس آف ڈھمپ کو مہیا کر دی ہیں۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوئی ہے کہ اس پرنس آف ڈھمپ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نے معلومات کا آغاز ہی مس ڈیزی سے کیا ہے اس نے پوچھا بھی یہی ہے کہ مس ڈیزی کا جس تنظیم سے تعلق ہو۔ اس کے متعلق معلومات چاہئیں۔ اسے ہائی ٹاورز کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا"۔ میتھا کس نے کہا اور جیرم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہ پرنس آف ڈھمپ ہے کون۔ کس تنظیم سے اس کا تعلق ہے"۔ جیرم نے کہا۔

" باس۔ میرا خیال ہے۔ اس کے لئے ہمیں بھی کسی ایجنسی سے رابطہ کرنا پڑے گا۔ ویسے میں نے بلیو سٹار سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پرنس چونکہ ان کا مستقل ممبر ہے۔ اس لئے پرنس کے بارے میں ریکارڈ نہیں رکھا گیا۔ ویسے اور بہت سی تنظیمیں ہیں۔ جن کے پاس ایشیائی تنظیموں کے بارے میں ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں پھر ان سے رابطہ کروں"۔ میتھا کس نے کہا۔

" او کے۔ فوراً معلومات حاصل کرو اور مجھے تو یہ انتہائی خطرناک مسئلہ لگتا ہے"...... جیرم نے کہا۔

" میں ابھی کہیں نہ کہیں سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے میتھا کس نے کہا اور جیرم نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" کیا بات ہے تم اس قدر پریشان کیوں ہو گئے ہو۔ اور میرا نام کس سلسلے میں لیا جا رہا تھا"...... لڑکی نے جس کا نام ڈیزی تھا اور جو

اس دوران خاموش بیٹھی رہی تھی جیرم کے رسیور رکھتے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا اور جیرم نے اسے میتھا کس سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" میرے متعلق اس نے معلومات حاصل کی تھیں لیکن وہ مجھے کیسے جانتا ہے میں پاکیشیا تو جعلی نام اور کاغذات سے گئی تھی اور مشن مکمل کر کے واپس آ گئی۔ میرے متعلق وہ کیسے جان سکتا ہے"۔ ڈیزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بات پر تو مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے وہ شخص ہائی ٹاورز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا صرف تمہارے متعلق جانتا تھا۔ اور تمہاری وجہ سے وہ اب ہائی ٹاورز کے بارے میں جان گیا ہے"۔ جیرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا ہوا جان گیا ہے تو اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے زیادہ سے زیادہ تم اتنا کرو کہ سالٹ کو الرٹ کر دو۔ اگر یہ آدمی سالٹ کے پاس آئے گا تو سالٹ آسانی سے اس کا خاتمہ کر سکتا ہے"...... ڈیزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں اب یہی کرنا ہو گا۔ ویسے پہلے یہ تو معلوم ہو جائے کہ یہ شخص ہے کون۔ اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں کسی ایسی تنظیم کی خدمات حاصل کر لوں جو وہاں پاکیشیا میں ہی اس کا خاتمہ کر سکے"۔ جیرم نے کہا اور ڈیزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم نے فارمولا بھجوا دیا ہے پارٹی کو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

بعد ڈیزی نے پوچھا۔

"ہاں"...... جیرم نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیرم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جیرم بول رہا ہوں"...... جیرم نے سخت لہجے میں کہا۔

"میتھا کس بول رہا ہوں باس میں نے اس پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ زیادہ تفصیلات کا تو علم نہیں ہو سکا البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا اصل نام علی عمران ہے یہ مسخرہ سا آدمی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے"...... دوسری طرف سے میتھا کس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسخرہ سا آدمی۔ کیا مطلب۔ مسخرے سے تمہاری کیا مراد ہے"۔ جیرم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"باس یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ احمقانہ انداز میں گفتگو کرتا ہے اور مسخروں جیسی حرکتیں کرتا ہے بس اتنا ہی معلوم ہوا ہے"۔ میتھا کس نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ ایکریمیا میں باب کارب سے رابطہ کر کے اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے اسے یقیناً اس بارے میں معلومات حاصل ہوں گی وہ ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں سے کافی عرصے تک متعلق رہا ہے"...... جیرم نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیرم نے رسیور رکھ

دیا۔

"تم خواہ مخواہ الجھ گئے ہو۔ پتہ نہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے ہو گا کوئی۔ اگر یہاں آیا تو اسے یہاں اس کی موت ہی کھینچ کر لے آئے گی۔ اب ہائی ٹاورز اتنی گری پڑی تنظیم بھی نہیں ہے کہ ایک مسخرے کو بھی نہ سنبھال سکے"...... ڈیزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈیزی۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ آدمی ہمارے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اب تم خود دیکھو کہ تم نے آج تک بے شمار فیکٹریوں کو تباہ کیا ہے لیکن کہیں بھی کسی کو تمہارے متعلق علم نہیں ہو سکا لیکن یہاں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ ابھی تم مشن مکمل کر کے واپس آئی ہو کہ اس مسخرے کو تمہارے اصلی نام کی علم ہو گیا ہے اور اس نے تمہارے متعلق معلومات بھی حاصل کر لی ہیں"...... جیرم نے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوتا ہے کسی نہ کسی طرح اسے کہیں سے معلومات مل گئی ہوں گی۔ پھر کیا ہوا میں اب پاکیشیا میں تو نہیں ہوں یہاں پالینڈ میں ہوں یہاں وہ میرا کیا بگاڑ سکتا ہے"...... ڈیزی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیرم نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیرم بول رہا ہوں"...... جیرم نے کہا۔

"باس۔ ایکریمیا سے باب کارب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

دوسری طرف سے اس بار نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ مجھے خیال نہ رہا تھا کہ میں تمہیں اس کے متعلق پہلے بتا دیتا۔ بات کراؤ اس سے"...... جیرم نے کہا۔

"ہیلو۔ باب کارب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جیرم بول رہا ہوں باب کارب"...... جیرم کا لہجہ اس بار خاصا سرد تھا۔

"ہاں کیا بات ہے خیریت ہے بیتھا کس نے مجھے کہا ہے کہ میں فوراً تم سے رابطہ کروں"۔ باب کارب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں چونکہ تمہارا تعلق ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں سے رہا ہے اور اس آدمی کے بارے میں یہی بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے میرے ذہن میں تمہارا خیال آیا کہ تم یقیناً اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتے ہو گے"...... جیرم نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس مگر پالینڈ سے۔ تم پاکیشیا کیسے پہنچ گئے یعنی دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے"...... باب کارب نے ہنستے ہوئے کہا تو جیرم بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی حال ہی میں ہم نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا ہے ہمارا مشن سو فیصد کامیاب رہا ہے"...... جیرم نے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے ہونا ہی تھا۔ ہائی ٹاورز کا مشن کیسے ناکام ہو سکتا

ہے"...... دوسری طرف سے باب کارب نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور جیرم ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ یہ مشن ڈیزی نے مکمل کیا ہے کیونکہ پریشنل سیکشن کی انچارج وہی ہے وہ پہلی بار پاکیشیا گئی تھی اور اتنا تو تم سمجھ سکتے ہو کہ ان معاملات میں ہر قسم کی احتیاط کی جاتی ہے اس کے باوجود ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کے کسی پرنس آف ڈھمپ نے ڈیزی کے بارے میں معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے معلومات حاصل کی ہیں میں نے پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں معلوم کرایا ہے تو اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ کوئی مسخرہ سا آدمی ہے اس کا اصل نام علی عمران ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بطور فری لانسر کام کرتا ہے اس پر میں نے سوچا کہ تم سے بات کروں کیا تم اسے جانتے ہو"...... جیرم نے کہا تو دوسری طرف سے کچھ دیر تک کوئی جواب سنائی نہ دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ باب کارب کیا بات ہے تم خاموش کیوں ہو گئے ہو"...... جیرم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے جیرم کہ مجھے تمہاری بات سن کر یقیناً بے حد دکھ ہوا ہے کہ آخر کار ہائی ٹاورز کی تباہی کا وقت آ ہی گیا اور مجھے دکھ اس بات پر ہو رہا ہے کہ میں عنقریب انتہائی مخلص دوستوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاؤں گا"...... اس بار باب کارب کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کیا پاگل تو نہیں ہو گئے ہو"...... جیرم نے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

انتہائی غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

تم نے بات ہی ایسی کی ہے۔ مجھے واقعی یہی محسوس ہو رہا ہے کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ جیرم جو نام تم نے لیا ہے یعنی علی عمران وہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے انتہائی خوف ناک ایجنٹ تمہاری تو اس کے مقابل کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ سپر پاورز کی بڑی بڑی سیکرٹ سروسز اس کے نام سے کانپ جاتی ہیں اور نہ صرف سیکرٹ سروس بلکہ بڑی بڑی باوسائل مجرم تنظیمیں اس کے ہاتھوں فنا ہو چکی ہیں کس احمق نے کہا تھا کہ تم پاکیشیا میں جا کر کوئی مشن مکمل کرو اور اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دو۔ تم نے دیکھا کہ اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے مس ڈیزی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں اور تمہاری تنظیم کے متعلق بھی اور اب وہ آندھی اور طوفان کی طرح تم پر ٹوٹ پڑے گا"۔ باب کارب نے کہا تو جیرم کی آنکھیں حیرت سے پھیل چلی گئیں۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو باب کارب تم واقعی پاگل ہو چکے ہو ایک مسخرہ آدمی بھلا ہائی ٹاورز سے کیسے ٹکرا سکتا ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے"...... جیرم نے کہا۔

"اس کا علم تمہیں جلدی ہو جائے گا میرا مشورہ مانو جو کچھ تم نے اس کے ملک سے حاصل کیا ہے فوراً اسے واپس لوٹا دو اور اس سے معافی مانگ لو ورنہ پوری دنیا میں تمہیں کہیں بھی جائے پناہ نہ مل سکے گی"...... دوسری طرف سے باب کارب نے کہا۔

"یو نانسنس۔ تم مسلسل میری توہین کرتے چلے جا رہے ہو تم میرے دوست ہو اس لئے میں نے اتنا برداشت بھی کر لیا ہے ورنہ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کی زبان ہی کاٹ ڈالتا اور دیکھ لوں گا اسے"...... جیرم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک دھماکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"نانسنس۔ احمق۔ الو۔ گدھا"...... جیرم کے منہ سے مسلسل گالیاں نکل رہی تھیں اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پھڑک رہا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا آج تک تو تمہیں اتنا غصہ کبھی نہیں آیا کیا ہوا۔ کیا باب کارب نے کوئی خاص بات کہہ دی ہے وہ تو تمہارا بہترین دوست ہے"...... ڈیزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاگل ہو گیا اس لئے تو مجھے اس پر غصہ آ رہا ہے"...... جیرم نے کہا اور اس نے باب کارب کی بتائی ہوئی ساری باتیں دوہرا دیں۔

"اب تم بتاؤ کہ اس کا دماغ خراب نہیں ہوا تو اور کیا ہوا ہے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ ایک آدمی چاہے وہ کتنا ہی چالاک عیار اور خطرناک کیوں نہ ہو وہ ہائی ٹاورز کو کیسے تباہ کر سکتا ہے لیکن وہ تو ایسے کہہ رہا تھا جیسے ہم تو سب بچے ہوں اور وہ کوئی مافوق الفطرت چیز ہو اور ہمیں فوراً اس کے قدموں میں گر کر معافی مانگنی چاہئے"۔ جیرم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باب کارب تو انتہائی سمجھ دار آدمی ہے کیا نمبر ہے اس کا میں خود اس سے بات کرتی ہوں"...... ڈیزی نے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"چھوڑو دفع کرواسے آؤ وہاں فنکشن پر چلیں۔ لعنت بھیجو ان سب پر جب وہ آئے گا تو دیکھ لیں گے میں اسے چٹکی میں مسل کر نہ رکھ دوں تو جیرم نہ کہنا مجھے۔ ہونہہ نانسنس مجھے ڈرا رہا ہے ایک آدمی ہے"۔ جیرم کا غصہ اسی طرح قائم تھا۔

تم نمبر تو بتاؤ میں بات کرتی ہوں اس سے۔ کم از کم اس سے اس کے بارے میں مزید تفصیلات تو معلوم کرلوں تاکہ کچھ نہ کچھ حفاظتی اقدامات تو کرلیں"...... ڈیزی نے کہا تو جیرم نے ہونٹ چباتے ہوئے نمبر بتادیا اور ڈیزی نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے میکاسے نے فائل سے سر اٹھایا ایک لمحے کے لئے غور سے دروازے کی طرف دیکھا۔

"یس کم ان"...... اس نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور نارمن اندر داخل ہوا۔

"اوہ نارمن تم۔ آؤ بیٹھو۔ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے میکاسے نے چونک کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مبارک ہو باس۔ ہمارا مشن مکمل ہو گیا اور کسی کو علم تک نہیں ہو سکا"...... نارمن نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی اس بار انتہائی بے داغ طریقے سے کام ہوا ہے۔ ہائی نادرز واقعی ایسے کاموں میں اعلیٰ درجے کی مہارت رکھتی ہے۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اور یہ سب کچھ تمہارے مشورے سے ہوا ہے۔ میں نے اعلیٰ حکام کو تمہارے متعلق تعریفی رپورٹ بھیج دی ہے مجھے یقین ہے کہ تمہیں اس کا انعام ضرور ملے گا"...... باس نے کہا تو نارمن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بے حد شکریہ باس۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں"...... نارمن نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ادھر پاکیشیا میں کیا صورت حال ہے۔ اتنی جدید اور اس قدر اہم فیکٹری کی تباہی سے تو وہ لوگ پاگل ہو گئے ہوں گے"...... باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ظاہر ہے باس۔ یہ ان کے لئے ان کی تاریخ کا سب سے بڑا نقصان ہے"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو کرانا چاہئے تھا۔ مجھے دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کی طرف سے فکر ہے۔ وہ لازماً اس سلسلے میں بے پناہ بھاگ دوڑ کریں گے اور تم جانتے ہو کہ وہ کس قدر خطرناک لوگ ہیں"...... باس نے کہا۔

"کچھ بھی کر لیں باس۔ وہ مجھ تک تو کسی صورت میں بھی نہیں پہنچ سکتے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ہائی ٹاورز تک ہی نہیں پہنچ سکتے۔ انہیں کبھی خواب میں بھی یہ خیال نہیں آسکتا کہ پالینڈ کی کوئی تنظیم پاکیشیا میں واردات کر سکتی ہے اور اگر بفرض محال وہ کسی طرح ہائی ٹاورز تک پہنچ بھی جائیں۔ تب بھی وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ ہائی ٹاورز نے ہانگ جی تھری کے ذریعے کی ہے اور فارمولا بھی جی تھری کو بھجوایا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جی تھری کے بارے میں اتنی بڑی ڈیل کرنے کے باوجود ہم بھی کچھ نہیں جانتے۔ وہ کیا جان سکیں گے"۔ نارمن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب کچھ تو ہے۔ لیکن اس کے باوجود بہتر ہے کہ ان کی سرگرمیوں کے بارے میں ہمیں ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہے"۔ باس نے کہا۔

"لیکن باس اس میں ایک خطرہ بھی تو ہے کہ نگرانی کے دوران اگر ہمارا کوئی آدمی ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر وہ براہ راست ہم پر چڑھ دوڑیں گے۔ پہلے بھی ہمارے سفارت خانے کے آدمی اس میں ملوث رہے ہیں اور انہیں سب سے زیادہ شک بھی ہم پر ہی ہو گا"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات بھی درست ہے نارمن۔ واقعی وہ سب سے پہلے ہم پر ہی شک کریں گے۔ تم نے اس سلسلے میں حفاظتی اقدامات مکمل کر لئے ہیں ناں"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ ہم تک کسی صورت بھی نہ پہنچ سکیں گے اور ویسے بھی فارمولا ہم تک پہنچ چکا ہے اب ہمیں ان کے بارے میں مزید کوئی فکر نہیں کرنی چاہئے"...... نارمن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ باس کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"یس۔ میکاسے بول رہا ہوں"...... باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"ڈاکٹر جاسٹی بول رہا ہوں۔ مجھے چیف سیکرٹری صاحب نے کہا تھا کہ فارمولے کے سلسلے میں کوئی بات اگر کرنی ہو تو آپ سے براہ راست کی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"ڈاکٹر جاسٹی۔ مگر میں تو آپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا" باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں دس منٹ بعد پھر فون کروں گا۔ آپ چیف سیکرٹری سے میرے متعلق بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"ڈاکٹر جاسٹی۔ یہ کون ہے اور پھر اس نے براہ راست مجھے کیسے فون کیا ہے"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر کریڈل دو تین بار دبایا۔
"یس سر"...... چند لمحوں بعد ہی اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"چیف سیکرٹری صاحب جہاں بھی ہوں۔ ان سے بات کراؤ" باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"باس۔ یہ یقیناً کسی خفیہ لیبارٹری کے انچارج ہوں گے اور اس میزائل کا فارمولا ان کے حوالے ہی کیا گیا ہوگا"...... نارمن نے کہا۔
"ہمیں پھر بھی محتاط رہنا ہوگا"...... باس نے کہا اور نارمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور باس

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔
"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو مسٹر میکاسے۔ میں چیف سیکرٹری اینڈرسی بول رہا ہوں۔ خیریت ہے۔ اس وقت کیسے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور باس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔
"ابھی ابھی کسی ڈاکٹر جاسٹی کا براہ راست مجھے فون آیا ہے۔ وہ فارمولے کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے آپ کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن چونکہ میں اسے نہ جانتا تھا۔ اس لئے اس نے خود ہی کہا ہے کہ میں آپ سے بات کر لوں۔ وہ پھر فون کرے گا۔ کون صاحب ہیں یہ ڈاکٹر جاسٹی"...... باس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ ہاں۔ سوری۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے میرے ذہن سے ہی نکل گیا تھا کہ تمہیں ڈاکٹر جاسٹی کے بارے میں اطلاع کر دیتا۔ یہ ڈاکٹر جاسٹی سپیشل لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ تمہارا بھجوایا ہوا فارمولا انہیں دیا گیا تھا۔ تاکہ وہ اسے تفصیل سے چیک کر کے اس کے بارے میں تفصیلی رپورٹ حکومت کو دے سکیں۔ میں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ اگر اس سلسلے میں کوئی بات کرنا چاہیں تو تم سے کر سکتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اب میری تسلی ہو گئی ہے۔ تکلیف دہی کی معذرت

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

چاہتا ہوں"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور باس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ گھنٹی کی ٹون سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ ڈائریکٹ کال ہے۔ کیونکہ اس کے فون میں جدید سسٹم نصب تھا۔ سیکرٹری کے ذریعے آنے والی کال کے لئے علیحدہ نمبر تھا اور براہ راست کال کے لئے علیحدہ نمبر تھا۔ لیکن فون ایک ہی تھا۔ البتہ گھنٹی بجنے کی ٹون دونوں بار مختلف ہوتی تھیں اور باس اس ٹون کی وجہ سے پہچان جاتا تھا کہ کال براہ راست ہے یا سیکرٹری کے ذریعے آ رہی ہے۔

"یس میکاسے بول رہا ہوں"...... میکاسے نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جاسٹی بول رہا ہوں۔ امید ہے آپ کی بات چیف سیکرٹری صاحب سے ہو گئی ہو گی"...... دوسری طرف سے وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ فرمایئے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... میکاسے نے کہا۔

"مسٹر میکاسے۔ ایم میزائل فارمولا آپ نے کس کے ذریعے حاصل کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کس کے ذریعے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیوں جاننا چاہتے ہیں"۔

میکاسے کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تلخی آ گئی تھی۔

"اس لئے مسٹر میکاسے کہ یہ فارمولا ادھورا ہے۔ اس میں صرف اشاراتی کوڈ ہے۔ اصل فارمولا اس میں نہیں ہے اور اس اشاراتی کوڈ کے آخر میں یہ بھی تحریر ہے کہ اصل فارمولے کے لئے الیون تھرٹی ڈسک کا سیکنڈ پارٹ دیکھا جائے"...... ڈاکٹر جاسٹی نے کہا تو میکاسے کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے الفاظ کی بجائے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈاکٹر جاسٹی۔ یہی ڈسک وہاں اصل فارمولے کے طور پر استعمال ہو رہی تھی۔ باقی تو ہر چیز وہاں مکمل طور پر تباہ کر دی گئی تھی"...... میکاسے نے انتہائی حیرت بھرے اور یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"آپ یقیناً سائنسدان نہیں ہیں جناب۔ اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے الیون تھرٹی ڈسک کی بات کی ہے اور الیون تھرٹی ڈسک اسے کہتے ہیں۔ جس کے اندر ایک چھوٹی ڈسک آ جاتی ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ہی ڈسک دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک حصہ بڑا اور دوسرا چھوٹا۔ بڑے حصے کو الیون تھرٹی ڈسک کہا جاتا ہے اور چھوٹے کو ون سکس اور عام طور پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ الیون تھرٹی میں تفصیلات ہوتی ہیں اور ون سکس میں اشاراتی کوڈ۔ تاکہ اگر کوئی اشارہ چاہیے تو اس کے لئے پورے فارمولے کو نہ کھنگالنا پڑے۔ بظاہر یہ دونوں مل کر ایک ہی ڈسک بن جاتی ہیں۔ ہمارے پاس جو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ڈسک پہنچی ہے وہ ون سکس ڈسک ہے اور اس میں فارمولے کا اشاراتی کوڈجسے سائنسی زبان میں کوڈواک کہا جاتا ہے۔ اصل فارمولا ہدایت کے مطابق الیون تھرٹی میں ہے اور وہ ہمارے پاس نہیں پہنچا"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر جاسٹی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس یہ ڈسک کس حالت میں پہنچی ہے"...... میکاسے نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ایک پیکٹ میں بند تھی اور پیکٹ سیلڈ تھا"۔ ڈاکٹر جاسٹی نے کہا۔

"دونوں اطراف سے سیلڈ تھا"...... میکاسے نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ دونوں طرف سے سیلڈ تھا اور میں نے رسیونگ بک پر اس سلسلے میں نوٹ بھی لکھا تھا۔ کیونکہ میری شروع سے ہی عادت ہے کہ میں ہر چیز مکمل طور پر چیک کر کے ہی لیتا ہوں اور جو کیفیت بھی اس چیز کی ہو۔ اس کا نوٹ رسیونگ بک پر ضرور درج کرتا ہوں"۔ ڈاکٹر جاسٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ کہ یہ سب کیسے ہو گیا ہے۔ میں چیف سیکرٹری کے ذریعے آپ کو اطلاع کر دوں گا"...... میکاسے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا نارمن۔ غضب ہو گیا۔ سارا کھیل ہی خراب ہو گیا ہے۔ کون ہو سکتا ہے ایسا کرنے والا"...... باس نے رسیور رکھ کر

پاگلوں کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا باس۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو باس نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ اگر ڈسک سیلڈ تھی تو پھر کس نے یہ حرکت کی ہو گی"...... نارمن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ کام یا تو ہائی ٹاورز نے کیا ہے یا پھر جی تھری نے اور کون کر سکتا ہے۔ بہرحال میں چیف سیکرٹری سے بات کرتا ہوں"...... باس نے کہا اور تیزی سے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے کریڈل پر دو تین بار ہاتھ مارا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری سے بات کراؤ فوراً"...... باس نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بیک وقت غصے اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات موجود تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور باس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میکاسے بول رہا ہوں"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ اینڈری بول رہا ہوں۔ اب کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی قدرے ناخوشگوار سی آواز سنائی دی۔ جیسے اسے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

بار بار ڈسٹرب کئے جانا ناگوار گزر رہا ہو۔

" سر غضب ہو گیا ہے ۔ ڈاکٹر جاسٹی نے ابھی ابھی بتایا ہے کہ انہیں جو فارمولا پہنچایا گیا ہے وہ ادھورا ہے ۔ وہ پیکٹ جس میں فارمولا تھا۔ اسی طرح سیلڈ تھا۔ لیکن اس میں اصل فارمولا غائب ہے صرف اشارتی کوڈ والا حصہ موجود ہے"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ جو پیکٹ تم نے مجھے سیلڈ بھجوایا وہی میں نے آگے بھجوا دیا"...... چیف سیکرٹری کی بھی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" سر آپ نے کس کے ہاتھ بھجوایا تھا"...... باس نے پوچھا۔

" سیکشن آفیسر لاتھر کے ذریعے ۔ وہی پہلے بھی ایسے کام کرتا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" اس وقت لاتھر کہاں ہو گا۔ سر"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے اب تو وہ کل صبح ہی دفتر آئے گا اس وقت تو دفتر کا وقت نہیں ہے لیکن جب ڈاکٹر جاسٹی کو بھی پیکٹ سیلڈ ہی ملا ہے تو پھر لاتھر کا کیوں پوچھ رہے ہو"۔ چیف سیکرٹری نے کہا ۔

" ہو سکتا ہے سر۔ اس نے فارمولا نکال کر پیکٹ کو دوبارہ سیل کر دیا ہو ۔ کیونکہ جس پارٹی کے ذریعے یہ واردات کرائی گئی ہے ۔ اس نے آج سے پہلے کبھی ایسی حرکت نہیں کی۔ اس کی شہرت اس معاملے میں انتہائی بے داغ ہے اور پھر اسے اس کا مرضی کا معاوضہ بھی دے دیا گیا تھا"...... میکاسے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے ۔ اس کی پرسنل فائل تو دفتر میں ہو گی ۔ البتہ مجھے اتنا علم ہے کہ لاتھر کا شام کو زیادہ اٹھنا بیٹھنا کسی عورت مارسیلا کے ساتھ ہے اور یہ مارسیلا گڈ نائٹ کلب میں ڈانسر ہے ۔ اس کا علم بھی مجھے اس طرح ہوا تھا کہ ایک بار وہ کسی سلسلے میں میرے پاس آئی تھی اور میں نے لاتھر کو مشورہ دیا تھا کہ وہ انتہائی اہم عہدے پر فائز ہے ۔ اس لئے وہ ایسی عام عورتوں سے میل جول نہ رکھا کرے لیکن لاتھر نے بتایا کہ مارسیلا عام عورت نہیں ہے ۔ کسی لارڈ کی سوتیلی بیٹی ہے اور وہ اس سے جلد ہی شادی کرنے والا ہے ۔ بس اتنا مجھے معلوم ہے ۔ اس سے زیادہ نہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" نارمن ۔ فوراً اپنے سیکشن کو حرکت میں لے آؤ اور لاتھر کو دستیاب کرو ۔ جہاں بھی وہ ہو ۔ ہمیں ہر صورت میں اس اصل فارمولے کا سراغ لگانا ہے"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

" آپ اس کے متعلق تفصیل بتائیں ۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... نارمن نے کہا تو میکاسے نے چیف سیکرٹری کی بتائی ہوئی باتیں دوہرا دیں اور نارمن اٹھ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

عمران لائبریری سے نکل کر واپس آپریشن روم میں آیا۔ تو بلیک زیرو نے جو کچن میں گیا ہوا تھا۔ واپس آکر چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ دی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"واہ۔ تم میں تو واقعی کسی سگھڑ خاتون خانہ جیسی صلاحیتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ مجھے واقعی اس وقت چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی"۔ عمران نے پیالی اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کچھ پتہ چلا ہائی ٹاورز کے بارے میں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ اس کی بات سے ظاہر تھا کہ وہ موضوع بدلنا چاہتا ہے۔

"ہاں۔ لیکن صرف اتنا کہ اس تنظیم کا تعلق پالینڈ سے ہے اور یہ صرف سائنسی کاموں میں ملوث رہتی ہے۔ بس"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب آپ پہلے اسے چیک کریں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ فوری طور پر کیا کیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ ہم سوچ رہے ہیں ایسا نہ ہو اور ہم خواہ مخواہ اس ہائی ٹاورز کے پیچھے خوار ہوتے رہیں۔ ہمیں گریٹ لینڈ کو پہلے چیک کرنا چاہیے"...... عمران نے کہا۔

"اگر یہ واردات واقعی ہائی ٹاورز نے کی ہے تو لازماً اس نے کسی کے اشارے پر ایسا کیا ہو گا اور یقیناً اب تک فارمولا اس پارٹی کے پاس پہنچ چکا ہو گا اور ہمارا اصل ٹارگٹ وہی پارٹی ہے۔ ہم نے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران اور جا کہاں سکتا ہے بے چارہ"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے۔ ایم میزائل کا چوری شدہ فارمولا واپس مل گیا ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا تو عمران اس طرح کرسی سے اچھلا جیسے کرسی میں انتہائی طاقتور کرنٹ دوڑنے لگا ہو۔ اس کے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چونکہ فون میں لاؤڈر بھی تھا۔ اس لئے آواز میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کو بھی آرہی تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ فارمولا واپس مل گیا ہے۔ کہاں سے ملا ہے۔ کب ملا ہے۔ کس طرح ملا ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ملا اس طرح ہے کہ حکومت نے اسے انتہائی بھاری رقم دے کر خریدا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"بھاری رقم دے کر خریدا ہے۔ کیا مطلب۔ آپ تفصیل سے بات کریں۔ کیوں پہیلیاں بجھوا رہے ہیں"...... عمران کے لہجے میں غصہ تھا اور اس بار دوسری طرف سے سر سلطان کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"آج تم قابو آئے ہو۔ پہلے تم ہمیشہ دوسروں کو اسی انداز میں باتیں کر کے زچ کرتے رہے ہو۔ آج معلوم ہوا کہ دوسروں کی کیا کیفیت ہوتی ہو گی"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ واقعی سر سلطان کی بات سن کر وہ ذہنی طور پر زچ ہونے کی کیفیت میں ہی مبتلا ہو گیا تھا۔

"تو آپ مجھے زچ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ میں تو پہلے ہی اس زندگی کے ہاتھوں زچ ہو چکا ہوں۔ کوئی رنگینی ہی نہیں ہے اس میں۔ بس یا سلیمان کی بقایا جات کی فہرستیں ہوتی ہیں یا بلیک زیرو کی

ناصحانہ باتیں یا پھر مجرم ہیں یا میں ہوں۔ وہ بہاریں، وہ خوبصورت موسم، وہ پرندوں کا چہچہانا۔ وہ دھنک کے رنگ پھول جیسے چہرے، ستارہ آنکھیں، روشن جبینیں، تیکھے نقوش، رنگین آنچل اور مترنم قہقہے یہ سب کچھ تو میری زندگی سے ہی غائب ہو چکا ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ بڑی دکھ بھری کہانی ہے تمہاری۔ ٹھیک ہے مابدولت اس پر ہمدردانہ غور کریں گے"...... سر سلطان نے واقعی شاہانہ لہجے میں کہا اور عمران ان کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو میں آنٹی کو خوشخبری سنا دوں"...... عمران نے کہا۔

"آنٹی کو خوشخبری۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا

"یہی کہ آپ کے شوہر نامدار جو ریٹائرمنٹ کے قریب ہیں۔ رنگین آنچل اور مترنم قہقہوں پر ہمدردانہ غور کرنے والے ہیں۔ مطلب ہے کہ دوبارہ جوان ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ میں تو تمہارے متعلق بات کر رہا تھا"...... سر سلطان نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرے متعلق۔ مگر میں تو ریٹائرمنٹ کے قریب نہیں پہنچا۔ آنٹی بڑی سمجھ دار ہیں۔ وہ خود ہی سمجھ جائیں گی کہ کس کے متعلق غور ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بس بس۔ مذاق ختم۔ خبردار اگر تم نے اس سے کچھ کہا۔ تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم اسے کیا کہہ دو اور وہ جھاڑ کے کانٹے کی طرح میرے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

پیچھے پڑ جائے گی"...... سر سلطان نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی کہہ دوں گا کہ آنٹی آپ اب سر سلطان کے لئے جھاڑ کا کانٹا بن چکی ہیں اور کانٹوں سے تو ظاہر ہے ہر کوئی دامن چھڑانے کی ہی کوشش کرتا ہے۔ ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ دامن کو شگفتہ اور شاداب پھولوں سے ہی بھر لے"...... عمران نے انہیں اور زیادہ زچ کرتے ہوئے کہا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ اچھا بابا اچھا۔ میں آئندہ تمہیں زچ کرنے کا خطرہ مول نہیں لوں گا۔ بہر حال میں تمہیں بتا چکا تھا کہ ایم میزائل کا فارمولا حکومت نے خرید لیا ہے۔ لیکن وہ ادھورا ہے۔ فروخت کرنے والے نے بتایا ہے کہ اس کے ہاتھ یہی لگ سکا ہے اور اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کا دوسرا حصہ کہاں ہے اور کس کے پاس ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ ذرا تفصیل سے بتایئے"...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"چار پانچ گھنٹے پہلے اسسٹنٹ سیکرٹری وزارت سائنس کو ایک فون کال آئی کہ ایم میزائل کا فارمولا اس کے پاس موجود ہے اور وہ پاکیشیا کا ہمدرد ہے۔ اس لئے وہ چاہتا ہے کہ اسے واپس پاکیشیا کے حوالے کر دے۔ ورنہ تو کوئی بھی سپر پاور اس کے منہ مانگے دام دے سکتی ہے اور اس نے کہا کہ اس کے عوض وہ صرف دس کروڑ روپے طلب کرے گا اور وہ ایک گھنٹے بعد کال کرے گا۔ اگر پاکیشیا اس

فارمولے کو خریدنے کا خواہش مند ہے۔ تو اس ایک گھنٹے میں رقم کا بندوبست کر لیا جائے۔ ورنہ پھر وہ اسے کسی دوسرے کو فروخت کر دے گا۔ سیکرٹری وزارت سائنس غیر ملکی دورے پر ہیں ان کی جگہ اسسٹنٹ سیکرٹری کام کر رہا ہے اس لئے اسے ایم میزائل کی لیبارٹری کی تباہی اور فارمولے کی چوری کا علم تھا۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر صدر مملکت سے بات کی۔ صدر مملکت نے فارمولا واپس خریدنے کا حکم دے دیا اور سپیشل فنڈ سے فوری طور پر دس کروڑ روپے بھی اسسٹنٹ سیکرٹری وزارت سائنس کو مہیا کر دیئے۔ چنانچہ ایک گھنٹہ بعد اس آدمی کی دوبارہ کال آئی۔ تو اسسٹنٹ سیکرٹری نے اسے بتایا کہ رقم کا بندوبست ہو چکا ہے۔ لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اس رقم کے بدلے واقعی اصل فارمولا ہی ملے گا۔ تو اس آدمی نے جواب دیا کہ انہیں اعتماد کرنا پڑے گا۔ اس کے پاس کسی قسم کی گارنٹی دینے کا کوئی وقت نہیں ہے۔ چونکہ صدر صاحب ہر قیمت پر فارمولا واپس کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے اسسٹنٹ سیکرٹری نے آمادگی ظاہر کر دی تو اس آدمی نے کہا کہ وہ رقم کا بیگ لے کر اکیلے پرائیویٹ کار میں مین مارکیٹ میں ہوٹل آرام کدہ کے سامنے فٹ پاتھ پر کھڑے ہو جائیں۔ وہاں اس کا آدمی آئے گا اور فارمولا دے کر بیگ لے جائے گا۔ چنانچہ اسسٹنٹ سیکرٹری بیگ لے کر وہاں پہنچ گیا۔ وہاں بے پناہ رش تھا۔ اچانک ایک آدمی اس سے ٹکرایا اور اس اچانک ٹکراؤ کی وجہ سے وہ فٹ پاتھ پر گر پڑا اور اس کے ہاتھ سے بیگ بھی چھوٹ گیا۔ لوگوں

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نے اسے اٹھایا۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر پاگل ہو گیا کہ اتنی بڑی رقم سے بھرا ہوا بیگ غائب ہو چکا تھا۔ وہ اس کا احساس ہوتے ہی بے ہوش ہو گیا اور اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ ہسپتال میں اسے خصوصی وارڈ میں پہنچا دیا گیا۔ اسے جب ہوش آیا تو اس نے سب سے پہلے بیگ کا پوچھا۔ تو انچارج ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ بیگ تو اس کے ساتھ نہ تھا۔ البتہ اس کے ہسپتال پہنچنے کے بعد فون آیا تھا۔ فون کرنے والے نے کہا کہ سیکرٹری صاحب جب ہوش میں آجائیں تو انہیں بتا دیا جائے کہ فارمولا ان کے کوٹ کی جیب میں پہنچا دیا گیا ہے۔ یہ پیغام ملتے ہی اسسٹنٹ سیکرٹری نے فوراً اپنا لباس اور اس میں سے نکلنے والا سامان منگوایا۔ تو اس سامان میں فارمولے کا پیکٹ موجود تھا۔ چنانچہ اسسٹنٹ سیکرٹری نے ہسپتال سے ہی صدر مملکت کو فون کیا اور انہیں تمام حالات بتا دیئے۔ صدر صاحب نے خصوصی نمائندہ بھیج کر وہ فارمولا منگوا لیا اور اسے چیک کرنے کے لئے فوری طور پر سپیشل لیبارٹری میں بھجوا دیا۔ جہاں سے انہیں رپورٹ ملی کہ فارمولا تو واقعی ایم میزائل کا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس کا خصوصی اشاراتی کوڈ والا حصہ موجود نہیں ہے اور جب تک وہ حصہ موجود نہ ہو فارمولا بیکار ہے کیونکہ ایسے فارمولے کا علیحدہ اور مخصوص اشاراتی کوڈ تیار کیا جاتا ہے جس کے بغیر ایسا فارمولا کسی کے کام نہیں آسکتا۔ اس دوران اسسٹنٹ سیکرٹری بھی ہسپتال سے فارغ ہو کر اپنے گھر واپس پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ صدر مملکت کی طرف سے اسے مطلع کیا گیا تھا کہ فارمولا

ادھورا ہے۔ اگر فارمولا فروخت کرنے والے کا پھر فون آئے تو اسے بتا دیا جائے کہ فارمولا ادھورا ہے۔ صدر مملکت کا خیال تھا کہ فارمولا فروخت کرنے والے نے دانستہ ایسا کیا ہوگا۔ تاکہ وہ بھاری رقم کما سکے۔ وہ دوسرے حصہ کی قیمت مزید طلب کرے گا اور اس سلسلے میں ظاہر ہے وہ پھر اسسٹنٹ سیکرٹری سے ہی رابطہ کرے گا اور اس فارمولا فروخت کرنے والے کا فون آیا بھی سہی۔ لیکن اس نے صرف اسسٹنٹ سیکرٹری سے معذرت کی کہ انہیں تکلیف اٹھانی پڑی۔ لیکن جب اسسٹنٹ سیکرٹری نے اسے بتایا کہ فارمولا ادھورا ہے اور اس کا دوسرا حصہ غائب ہے۔ جس کے بغیر یہ فارمولا کسی کام کا نہیں ہے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ اس کے پاس یہی تھا جو اس نے فروخت کر دیا۔ اس کے علاوہ اس کے پاس اور کچھ نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اسسٹنٹ سیکرٹری نے اپنے طور پر اس بار اپنے فون کو چیک کرانے کا انتظام بھی کرایا تھا۔ تاکہ فون کرنے والے کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں۔ لیکن اسے بتایا گیا کہ فون مین مارکیٹ میں واقع ایک پبلک فون بوتھ سے کیا گیا ہے۔ اس طرح اس کی یہ چیکنگ بیکار چلی گئی۔ بہرحال اس نے صدر مملکت کو تفصیلات بتا دیں۔ اس کے بعد صدر صاحب نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور مجھے یہ ساری تفصیلات بتائیں اور کہا کہ میں سیکرٹ سروس کے چیف سے کہوں کہ وہ فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کرنے کی کوشش کریں"۔ سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران اور بلیک زیرو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

دونوں یہ تفصیل سن کر حیران ہو گئے۔ کہ اس بار ان سے بالا بالا یہ ساری کارروائی ہوتی رہی اور انہیں اس کا علم بھی نہ ہو سکا۔

" لیکن صدر صاحب کو کیا ضرورت تھی کسی بلیک میلر کو رقم دینے کی ۔ انہیں چاہئے تھا کہ وہ آپ کے توسط سے ہم سے رابطہ قائم کرتے ۔ ہم اس بلیک میلر کو ہی گرفتار کر لیتے اور اس سے فارمولا بھی حاصل کر لیتے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا ۔ اسے واقعی صدر مملکت کے اس اقدام پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔

" میں نے بات کی تھی عمران بیٹے ۔ اس پر صدر صاحب نے جواب دیا کہ وہ ہر قیمت پر فارمولا حاصل کرنا چاہتے تھے ۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ یہ فارمولا کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گیا تو پھر پاکیشیا کا دفاع شدید خطرے میں پڑ جائے گا ۔ فارمولے کے چوری ہونے کے بعد صدر مملکت نے مسلسل دفاعی ماہرین اور فوج کے اعلیٰ حکام سے میٹنگز کی تھیں اور وہ سب انتہائی پریشان تھے ۔ کیونکہ فوری طور پر دفاعی نظام کی تبدیلی تقریباً ناممکن تھی اور دفاعی ماہرین نے یہ بھی بتایا تھا کہ دفاعی نظام کی تبدیلی کے لئے بھی کروڑوں ڈالرز خرچ آ جائیں گے بقول ان کے انہیں معلوم تھا کہ جو آدمی اس طرح فارمولا فروخت کر رہا ہے ۔ وہ یقیناً اس بات کا بھی خیال کرے گا کہ اسے پکڑنے کے لئے کوئی اقدامات کئے گئے ہیں یا نہیں ۔ اس لئے انہوں نے مجبوراً یہ اقدام کیا اور اب بھی ان کا کہنا ہے کہ وہ اس بات سے تو مطمئن ہو گئے ہیں کہ اصل فارمولا تو واپس پاکیشیا کے قبضے میں آ چکا ہے ۔ اب کم از کم

پاکیشیا کو فوری طور پر اپنے دفاعی نظام کے بارے میں پریشانی نہ ہو گی اور انہیں یقین ہے کہ سیکرٹ سروس اس کا دوسرا حصہ لازماً برآمد کر لینے میں کامیاب ہو جائے گی"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں صدر صاحب کی مجبوری سمجھ گیا ہوں ۔ واقعی کم از کم اتنا اطمینان تو ہو گیا ہے کہ اصل فارمولا واپس آ گیا ہے ۔ لیکن اس کا دوسرا حصہ کس انداز میں ہو گا ۔ یہ بھی ہمیں پتہ چلنا چاہئے اور اب ہمیں اس اسسٹنٹ سیکرٹری سے بھی بات چیت کرنی ہو گی تاکہ ان سے پوری معلومات حاصل کی جا سکیں" ۔ عمران نے کہا۔

" فارمولے کے لئے تو تم سرداور سے بات کر سکتے ہو ۔ اس کی چیکنگ انہوں نے کی ہے ۔ جہاں تک اسسٹنٹ سیکرٹری کا تعلق ہے وہ اپنی رہائش گاہ پر ہے ۔ میں اسے فون کر کے تمہارے متعلق بتا دیتا ہوں ۔ تم چاہے جا کر اس سے مل لو ۔ چاہے فون پر بات کر لو ۔ جیسے تمہاری مرضی" ۔ سر سلطان نے کہا۔

" ان کی رہائش گاہ کہاں ہے ۔ اس کا نمبر وغیرہ"...... عمران نے پوچھا۔

" کوٹھی نمبر وغیرہ کا تو مجھے معلوم نہیں ہے ابھی حال ہی میں اس پوسٹ پر تعینات ہوا ہے ۔ شعیب فاروقی اس کا نام ہے"...... سر سلطان نے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے فون نمبر بھی بتا دیئے۔

" اوکے ۔ آپ انہیں فون کر کے میرا تفصیلی تعارف کرا دیں ۔ میں

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ان سے ذاتی طور پر ملوں گا اور وہ بھی تھوڑی دیر بعد"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

"لیجئے جناب ایکسٹو صاحب۔ اس بار سیکرٹ سروس تو چوروں کے متعلق معلومات ہی حاصل کرتی رہ گئی جب کہ صدر اور سیکرٹری صاحب نے مل کر چوروں سے مال بھی وصول کر لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ لیکن مجھے اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ آخر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ ابھی دو روز پہلے تو فیکٹری تباہ کی گئی ہے۔ فارمولا چوری ہوا ہے اور ابھی تک کسی مشکوک آدمی کو ٹریس بھی نہیں کیا جا سکا اور آج فارمولا بھی واپس مل گیا ہے۔ یہ سب کچھ تو عجیب سا لگتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"فارمولا بے حد سستا فروخت کیا گیا ہے۔ ورنہ اس فارمولے کی قیمت تو کروڑوں ڈالر بھی کم تھی اور جس انداز میں اسے فروخت کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فارمولا فروخت کرنے والا اسے جلد از جلد فروخت کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے سارا کام جلدی میں کیا ہے۔ ویسے اس نے جو طریقہ اسسٹنٹ سیکرٹری سے رقم لینے اور فارمولا دینے کا اختیار کیا ہے وہ واقعی منفرد اور دلچسپ ہے اور ادھورے

فارمولے کا مطلب ہے کہ اسے بھی یہ فارمولا اچانک ہی ہاتھ لگا ہے۔ ورنہ وہ یقیناً اسے یا تو مکمل فروخت کرتا۔ یا پھر دوسرا حصہ بھی یقیناً فروخت کرتا۔ چاہے اس کے لئے وہ علیحدہ رقم وصول کرتا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرا حصہ کسی اور ملک کو فروخت کرنا چاہتا ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ دوسرا ملک اس طرح آسانی سے بغیر کسی گارنٹی کے اسے نہیں خرید سکتا اور بغیر اصل فارمولے کے وہ اشاراتی کوڈ بھی بیکار ہے بہرحال اب واقعی یہ اطمینان تو ہو گیا ہے۔ کہ اصل فارمولا واپس آ گیا ہے۔ اب رہ گیا اس کا دوسرا حصہ تو اب ہم نے اسے حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور سرداور کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"آج پتہ چلا ہے کہ آپ کا اصل دھندہ کیا ہے۔ آپ چوری کا مال بلیک کرنے کا کام کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم عمران۔ مگر یہ کیا بکواس ہے۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیسا چوری کا مال"...... سرداور کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ابھی مجھے بتایا گیا ہے کہ حکومت نے چوری کا مال یعنی ایم میزائل کا فارمولا خریدا ہے اور اس کی چیکنگ آپ نے کی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"ایم میزائل کا فارمولا۔ چوری کا مال۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں ایک فارمولے کا مائیکرو ڈسک مجھے صدر صاحب نے بھجوایا تھا کہ اسے چیک کیا جائے کہ کیا یہ واقعی میزائل کا فارمولا ہے یا نہیں۔ میں نے اسے چیک کیا وہ واقعی میزائل کا ہی فارمولا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ کوڈ واک والا حصہ نہ تھا اور اس کے بغیر یہ بیکار تھا۔ چنانچہ میں نے اس کی رپورٹ دے دی۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ یہ چوری کا مال ہے اور حکومت نے خریدا ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تو عمران نے انہیں مختصر طور پر ایم میزائل کی فیکٹری کی تباہی اور فارمولے کی چوری کے متعلق بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ یہ فارمولا حکومت کو واپس کیسے ملا ہے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ اس مشہور زمانہ ایم میزائل کا فارمولا ہے مجھے واقعی ان تفصیلات کا علم نہ تھا۔ البتہ اس میزائل کے بارے میں مجھے معلوم تھا کہ اسے پاکیشیا کے معروف سائنسدان ڈاکٹر عالم حسین نے ایجاد کیا تھا اور انہوں نے اس کی فیکٹری بھی اپنی نگرانی میں تیار کرائی تھی۔ لیکن پھر وہ وفات پا گئے اور ان کے علاوہ میرا کسی اور سے رابطہ ہی نہ تھا"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سرداور۔ اگر اصل فارمولا مل گیا تو اس کا اشاراتی حصہ "کوڈ واک" کہا جاتا ہے۔ دوبارہ بنایا تو جا سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں...... یہ اتنا آسان نہیں۔ ایسے فارمولے انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں۔ تم تو خود سائنسدان ہو۔ تمہیں تو معلوم ہوگا کہ ایسے فارمولوں

میں انیس بیس تو ایک طرف انیس اور بیس کے درمیان اعشاریہ کے ہزارویں حصے کا بھی فرق ہو تو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اس لئے جتنی اہمیت فارمولے کی ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر اہمیت کوڈ واک کی ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ بغیر فارمولے کے کوڈ واک بیکار ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ بغیر کوڈ واک کے ایک لحاظ سے فارمولا بھی قابل عمل نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کو ہمیشہ اکٹھا رکھا جاتا ہے۔ اب اگر اس فارمولے سے کوڈ واک تیار کیا جانا شروع کر دیا جائے۔ تو ہو تو جائے گا۔ لیکن اس میں نجانے کتنے سال لگ جائیں گے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ نتائج ویسے ہی آئیں جیسے ڈاکٹر عالم حسین مرحوم کے تیار کردہ کوڈ واک سے آئے تھے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ بس یہی پوچھنا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کوڈ واک کا مطلب یہی ہوگا کہ فارمولے کو نامعلوم فگرز میں بدل دیا جائے تاکہ کوئی دوسرا اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے جس طرح ہماری لائن میں کوڈ استعمال ہوتے ہیں اگر ایسا ہے تو پھر اس کی بنیادی KEY ہی تلاش کرنی ہوگی۔ کوڈ واک خود بخود مکمل ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں۔ یہ ہماری لائن والا کوڈ واک نہیں ہے۔ فارمولا صرف ایک تھیوری ہوتی ہے۔ اور بس۔ کوڈ واک کا مطلب ہے۔ اس

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تھیوری پر مختلف تجربات کرنے کے بعد جو نتائج حاصل کئے جاتے ہیں ان میں سے بہترین نتائج کو کوڈ واک کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ فارمولا صرف تھیوری ہے اور کوڈ واک اس کی پریکٹیکل کاپی۔ تھیوری کی اہمیت اپنی جگہ ہے لیکن اسے عملی شکل میں لانے کے لئے سالوں چاہئیں اور بغیر بنیادی تھیوری کے کوڈ واک بیکار ہو جاتا ہے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیسے وہ اب ساری بات سمجھ گیا ہو۔

"میں اس اسسٹنٹ سیکرٹری فاروقی صاحب سے جا کر مل لوں۔ شاید کوئی ایسا کلیو مل جائے جس کی مدد سے سیکرٹ سروس اس فروخت کرنے والے کو تلاش کر لے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سینیئر آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ متعلقہ کوٹھی کے متعلق اسے کالونی گیٹ سے ہی معلومات مل گئیں۔ کوٹھی پہنچ کر جیسے ہی عمران نے اپنی کار روکی اسے فوراً انتہائی عزت و احترام سے خوب صورت انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں پہنچا دیا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ جس کے چہرے پر سنہرے باریک فریم کی نظر والی عینک تھی اور اس کی شخصیت خاصی وجیہہ تھی اس کے بال آدھے سے زیادہ سفید تھے۔ عمران ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں جناب۔ میں تو آپ کا منتظر تھا۔ سر سلطان نے

آپ کے متعلق کچھ اس قدر تفصیل سے بتایا ہے کہ آپ اگر ناراض نہ ہوں تو میرے ذہن میں آپ کی شخصیت کے بارے میں ایسا خاکہ ابھرا تھا۔ جیسے آپ دیو قامت ہوں گے۔ چہرہ انتہائی سخت اور پتھریلا قسم کا ہوگا۔ بڑی بڑی گچھے دار مونچھیں ہوں گی۔ آنکھوں میں سرخی ہوگی اور آپ کو دیکھ کر......" اسسٹنٹ سیکرٹری شعیب فاروقی نے سلام دعا اور مصافحہ کرنے کے بعد بڑے بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں بے ہوش ہو جاؤں گا"...... عمران نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور فاروقی صاحب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ہاں۔ واقعی۔ لیکن آپ تو بے حد وجیہہ اور خوب صورت نوجوان ہیں۔ آپ کو دیکھ کر تو بے ہوش آدمی بھی خود بخود ہوش میں آ جاتا ہے"۔ فاروقی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس دیا۔

"شکریہ فاروقی صاحب۔ ورنہ میں تو یہاں آتے آتے یہی سوچتا رہا کہ آپ اس واقعہ کی تفصیل بتاتے بتاتے پھر بے ہوش ہو گئے تو مجھے آپ کو نخلخہ سنگھا کر ہوش میں لانا پڑے گا۔ بہرحال پھر بھی شکر ہے کہ اس کی نوبت ہی نہیں آئی"...... عمران نے کہا تو فاروقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں سمجھ گیا۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کیا یہی کہنا چاہتے تھے ناں آپ کہ نخلخہ سنگھا کر ہوش میں لانا پڑے گا یا جوتا سنگھا کر"۔ فاروقی صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ تو واقعی سمجھ دار ہیں"...... عمران نے کہا اور فاروقی صاحب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"آپ واقعی دلچسپ شخصیت ہے۔ یہ میری بد قسمتی ہے کہ آپ سے پہلے ملاقات نہیں ہو سکی۔ میری سروس دراصل زیادہ تر فارن آفس میں رہی ہے۔ زندگی کا طویل عرصہ میں نے ایکریمیا میں گذارا ہے۔ ابھی تین چار سال پہلے میں ان لینڈ سروس میں شفٹ ہوا ہوں اور اسسٹنٹ سیکرٹری بنے تو مجھے ابھی صرف چار پانچ ماہ ہی ہوئے ہیں۔ اب انشاء اللہ آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی"...... فاروقی صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔ بہرحال اب آپ ذرا تفصیل سے وہ سب کچھ بتا دیں جو اس فارمولے کے حصول کے سلسلے میں ہوتا رہا ہے مطلب ہے پہلا فون آنے سے آخری فون آنے تک۔ براہ کرم آپ الفاظ بھی وہی استعمال کریں گے جو اس فروخت کنندہ نے استعمال کئے تھے"...... عمران نے کہا۔ تو فاروقی صاحب یک لخت سنجیدہ ہو گئے اور انہوں نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ یہ وہی تفصیل تھی جو سر سلطان عمران کو بتا چکے تھے۔

"مسٹر فاروقی۔ آپ کی بہتری اسی میں ہے کہ آپ مجھے سچ سچ بتا دیں کہ یہ فارمولا آپ نے کس سے اور کیسے حاصل کیا تھا اور آپ کے حصہ میں کتنی رقم آئی ہے"...... عمران نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا

"کیا۔ کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیا مذاق ہے کیا آپ پاگل ہیں۔ نانسنس۔ کیا آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ میں تو سر سلطان کی وجہ سے آپ سے ہنس بول رہا تھا اور آپ نے الٹا مجھ پر اس قدر سنگین الزام لگا دیا ہے پلیز آپ جا سکتے ہیں۔ آئی ایم سوری میں اب آپ سے مزید ایک بات بھی نہیں کر سکتا"...... فاروقی صاحب نے غصے سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تشریف رکھیں فاروقی صاحب۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر آپ کو اس قدر غصہ کیوں آ رہا ہے۔ آپ آرام سے بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ الزام غلط ہے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری تو بہت بڑی پوسٹ ہوتی ہے اور اس پوسٹ پر موجود آدمی کو اس قدر مشتعل مزاج نہیں ہونا چاہئے تاکہ مزید بات چیت ہو سکے"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اب کوئی بات نہیں ہو گی۔ آپ جا سکتے ہیں"...... فاروقی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگے۔

"فاروقی صاحب"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور فاروقی اس کی آواز سن کر جیسے ہی مڑا۔ دوسرے لمحے وہ یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہاں مجھے ریوالور کے بل پر دھمکی دیں گے۔ مجھے یہاں میری رہائش گاہ پر"...... فاروقی نے ایسے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ کوئی آدمی اسسٹنٹ سیکرٹری کی کوٹھی میں اسسٹنٹ سیکرٹری کے ساتھ اس قسم کی حرکت بھی کر سکتا ہے۔

"سر سلطان کو فون کیجئے اور ان سے میری بات کرا دیجئے اور یہ سن لیں کہ مجھے مزید سختی پر مجبور نہ کریں۔ مجھے معلوم ہے کہ باہر پولیس گارڈ موجود ہے۔ لیکن ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے گولی آپ کی کھوپڑی تک پہنچ جائے گی۔ سمجھے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔ فاروقی چند لمحے کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر تیزی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں شعیب فاروقی بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ سیکرٹری وزارت سائنس۔ سر سلطان سے بات کرائیں"...... فاروقی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ دوسری طرف سے کسی ملازم نے رسیور اٹھایا تھا۔

"رسیور مجھے دیجئے اور آپ اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ مجھے کسی سخت اقدام پر مجبور نہ کریں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ نجانے یہ اس کے لہجے کی وجہ سے تھا یا فاروقی اس ریوالور سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔ بہرحال وہ عمران کے ہاتھ میں رسیور دے کر خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں۔ فاروقی صاحب کی کوٹھی سے۔ آپ

فوراً یہاں آجائیں۔ بغیر کوئی وقت ضائع کئے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے بات سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور فاروقی کے چہرے پر پہلی بار انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے۔ شاید یہ حیرت اس لئے تھی کہ عمران نے سر سلطان جیسے سینئر موسٹ آفیسر کو اس طرح حکم دیا تھا جیسے وہ اس کا ملازم ہو۔ لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ عمران نے بھی ریوالور جیب میں رکھ لیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے آخر کیا سوچ کر مجھ پر اتنا بڑا الزام لگایا ہے"...... چند لمحوں بعد فاروقی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوچنے کی مجھے کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فاروقی کے بھینچے ہوئے ہونٹ کچھ اور بھینچ گئے اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا اور سر سلطان اندر داخل ہوئے۔ فاروقی کے ساتھ ساتھ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... سر سلطان نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان۔ ان صاحب نے مجھ پر براہ راست الزام لگایا ہے کہ میں نے بلیک میلر سے رقم میں حصہ لیا ہے۔ آپ تو میرے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف الزام لگایا ہے۔ بلکہ یہاں میری کوٹھی میں ہی مجھ پر ریوالور بھی نکالا ہے"...... فاروقی نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور سر سلطان کے چہرے پر بھی حیرت کے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تاثرات پھیل گئے۔

"عمران بیٹے۔ فاروقی کی شہرت تو بے حد اچھی ہے۔ یہ انتہائی ایماندار اور فرض شناس آفیسر ہیں"...... سر سلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ تشریف رکھیں سر سلطان اور فاروقی صاحب سے کہہ دیں کہ میں جو کچھ پوچھوں اس کا صحیح اور درست جواب دیتے رہیں ورنہ آپ تو جانتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو فاروقی صاحب کو یہاں سے ہتھکڑیاں لگا کر بھی لے جایا جا سکتا ہے اور ان پر تھرڈ ڈگری تو کیا فورتھ ڈگری بھی استعمال ہو سکتی ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر سلطان۔ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ شخص مجھے دھمکیاں دے رہا ہے مجھے اور آپ کے سامنے"...... فاروقی نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"فاروقی صاحب۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ عمران سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی ہے اور اس کے پاس تو اتنے اختیارات ہیں کہ یہ مجھے بھی ہتھکڑی لگا کر لے جا سکتا ہے اور صدر مملکت بھی اگر چاہیں تو یہ ہتھکڑی نہیں کھل سکتی۔ آپ پلیز اس کے سوالوں کا درست جواب دیں یہ ضروری ہے"...... سر سلطان نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو فاروقی کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"مسٹر فاروقی۔ اب آپ بتا دیں کہ آپ کو فارمولا کس نے لا کر دیا

تھا۔ مجھے درست نام چاہئے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ میں اس بلیک میلر کو جانتا ہوتا تو مجھے اس طرح سڑک پر بے ہوش ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ میں اسے پولیس کے ہاتھوں نہ پکڑوا دیتا"...... فاروقی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں آپ کا ذاتی ملازم کون ہے۔ کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے کہا۔

"ذاتی ملازم احمد علی ہے۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ فاروقی نے چونک کر کہا۔

"اسے بلواؤ۔ میں سر سلطان کے لئے کچھ پینے پلانے کے لئے منگوانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ سوری۔ دراصل یہاں کا ماحول۔ میں ابھی منگواتا ہوں"...... فاروقی نے یکلخت چونک کر قدرے پریشان سے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اٹھ کر میز پر رکھی ہوئی بیل باکس کا بٹن دبا دیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"جی صاحب"...... اس نے اندر آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"احمد علی۔ وہ غیر ملکی کون تھا جو یہاں پچھلے دنوں آکر رہا ہے"۔ فاروقی کے بولنے سے پہلے ہی عمران بول پڑا۔

"غیر ملکی۔ کون غیر ملکی جناب۔ یہاں تو کوئی غیر ملکی نہیں آیا"...... احمد علی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا اور عمران اس

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ"...... عمران نے کہا اور احمد علی نے ایک نظر فاروقی کی طرف دیکھا لیکن جب اس نے کچھ نہ کہا تو وہ خاموشی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔

"تو تم نے اتنا لمبا چوڑا ڈرامہ صرف اس مقصد کے لئے کیا تھا کہ تمہاری ذات ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہو جائے۔ کس نے لا کر دیا تھا تمہیں فارمولا۔ بتاؤ"...... عمران نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان۔ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ۔ یہ"...... فاروقی نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے احتجاجی لہجے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور فاروقی چیخ مارتا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر جا گرا عمران کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ سر سلطان کے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔

"بولو۔ کس نے لا کر دیا تھا فارمولا"...... عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور فاروقی کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"بولو۔ بتاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے پیر کو اور زیادہ موڑتے ہوئے کہا اور فاروقی کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"بولو۔ ورنہ"...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"آ... آ.... اعظم نے۔ ہائی کلب کے مالک اعظم نے"...... فاروقی نے خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ پوری تفصیل"...... عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی پلواؤ۔ یہ پیر ہٹا لو۔ خدا کے لئے اسے ہٹا لو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ ہٹا لو اسے"...... فاروقی نے رک رک کر کہا۔ تو عمران نے پیر ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فاروقی کو بازو سے پکڑا اور جھٹکا دے کر اسے اوپر صوفے کی ایک سائیڈ پر بٹھا دیا۔ فاروقی بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس کا جسم بھی ساتھ ہی کانپ رہا تھا۔

"بولو۔ تفصیل بتاؤ۔ چونکہ فارمولا حکومت کو تمہاری وجہ سے ملا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہاری یہ حماقت نظر انداز کر دی جائے۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا انجام کیا ہو سکتا ہے۔ بولو۔ سب کچھ بتا دو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فاروقی۔ سب کچھ بتا دو۔ میں عمران سے تمہاری سفارش کر دوں گا"...... سر سلطان نے پہلی بار کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں۔ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی ہے۔ میں لالچ میں اندھا ہو گیا تھا۔ مجھے پانی پلوا دیں"...... فاروقی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"پہلے سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ پھر پانی بھی مل جائے گا۔ جلدی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کرو۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"اعظم میرا پرانا دوست ہے۔ وہ ہائی کلب کا مالک ہے۔ میں اس کے کلب میں اکثر جاتا رہتا ہوں۔ وہ اچانک میرے پاس یہاں پہنچ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس پاکیشیا کا ایک اہم راز موجود ہے اور وہ میری مدد سے اسے فروخت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس طرح کہ کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہوسکے۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ میں وزارت سائنس میں اسسٹنٹ سیکرٹری ہوں۔ اس لئے میں خود یہ سودا کروں اس نے تو بہت بڑی رقم طلب کی تھی۔ لیکن میں نے اسے بتایا کہ حکومت اتنی بڑی رقم نہیں دے گی۔ بلکہ الٹا پولیس اور خفیہ پولیس پیچھے لگ جائے گی۔ بلکہ اتنی رقم طلب کی جائے کہ حکومت فوراً دے دے اور معاملہ بھی ختم ہو جائے۔ وہ راضی ہو گیا۔ مجھے خود بھی ایک مجبوری کے سلسلے میں بھاری رقم کی انتہائی اشد ضرورت تھی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اعظم کوئی پیشہ ور بلیک میلر تو نہ تھا۔ وہ بھی زندگی میں پہلی بار یہ کام کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے اسے بہرحال پانچ کروڑ پر راضی کر لیا۔ پھر میں نے اپنے آپ کو شک وشبہ سے بالاتر کرنے کے لئے اور اس سلسلے میں بھی کہ اعظم بھی سامنے نہ آئے۔ اعظم سے مل کر باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور پھر میں نے براہ راست صدر صاحب سے بات کی۔ صدر صاحب نہ صرف رضا مند ہو گئے۔ بلکہ انہوں نے فوری طور پر سپیشل فنڈز سے

رقم بھی میرے دفتر پہنچا دی اور میں نے کہانی میں حقیقت کا رنگ بھرنے اور اپنے آپ کو ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر رکھنے کے لئے باقاعدہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی مدد سے اپنے آپ کو بے ہوش کیا اور باقی کہانی کا تو آپ کو علم ہے"...... فاروقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس نے یہ فارمولا کہاں سے اور کیسے حاصل کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے اس سے پوچھا تھا۔ لیکن اس نے صرف اتنا بتایا کہ اس نے یہ فارمولا ایکریمیا کی ایک عورت سے خریدا ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل نہیں بتائی اس نے"...... فاروقی نے کہا۔

"اعظم کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا اور فاروقی نے فون نمبر بتا دیا۔

"اسے فون کرو اور اسے کہو کہ جو فارمولا اس نے حکومت کو فروخت کیا ہے وہ ادھورا ہے اور اب حکومت اس کا دوسرا حصہ اس سے بھی بھاری رقم پر خریدنے کے لئے تیار ہے"...... عمران نے کہا تو فاروقی نے سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہائی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"شعیب فاروقی بول رہا ہوں۔ اعظم سے بات کراؤ"...... سیکرٹری

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

"جی بہتر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ فون میں لاؤڈر موجود تھا اور اس کا بٹن آن تھا۔ اس لئے عمران اور سر سلطان دونوں دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سن رہے تھے۔

"ہیلو۔ اعظم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اعظم۔ میں فاروقی بول رہا ہوں۔ کیا فون محفوظ ہے"...... فاروقی نے کہا۔

"محفوظ۔ اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں اب بولو۔ کیا بات ہے۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں"...... اس بار دوسری طرف سے اعظم نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ کیسی گڑبڑ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ ہمارے لئے پہلے سے بھی زیادہ بڑی رقم کمانے کا سکوپ بن گیا ہے"...... فاروقی نے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کس طرح"...... اعظم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ فارمولا ادھورا ثابت ہوا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ نہیں ہے اور اب حکومت چاہتی ہے کہ دوسرا حصہ بھی حاصل کرے۔ وہ یقیناً اس سے بھی زیادہ بھاری قیمت ادا کرنے پر تیار ہو جائے گی"۔ فاروقی نے

کہا۔

"ادھورا ہے۔ اچھا مجھے تو معلوم نہیں تھا۔ لیکن اب دوسرا حصہ کہاں سے لے آئیں۔ یہ تو بس ایک اتفاق سے میرے ہاتھ آ گیا تھا اور یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اس لئے میں نے حاصل کر لیا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں موجود ہو۔ خود ہی سارا بندوبست کر لو گے۔ اب تو مجبوری ہے"...... اعظم نے کہا۔

"کچھ ہو نہیں سکتا۔ لمبی رقم مل سکتی ہے"...... فاروقی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں فاروقی۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ بھی بس ایک اتفاق سے ہاتھ لگ گیا تھا"...... اعظم نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"...... فاروقی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا کو ساتھ لے لو اور ہائی کلب چلے جاؤ۔ اس کا مالک کوئی اعظم نامی آدمی ہے اور کلب میں موجود ہے تم نے اسے فوری طور پر اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آنا ہے۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ جلد از جلد یہ کام ہو جانا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"سر سلطان۔ اب ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ اب آپ جانیں اور فاروقی صاحب۔ مجھے اجازت دیں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ سر سلطان ان معاملات میں بے حد سخت واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ خود ہی فاروقی کو سنبھال لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس پہنچ گئی۔ رانا ہاؤس کے باہر مخصوص لائٹ جل رہی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ رانا ہاؤس کا آٹومیٹک نظام کام کر رہا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ رانا ہاؤس میں کوئی موجود نہیں ہے۔ عمران نے یہ سسٹم اس لئے لگوایا تھا کہ کبھی جوزف اور جوانا کو کہیں جانا پڑے تو عمران کو ان کی واپسی کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ چنانچہ اس نے اس نظام کے تحت پھاٹک باہر سے کھولا اور پھر کار لے کر اندر چلا گیا۔ پھاٹک اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا تھا۔

کمرے میں موجود کرسیوں پر میکاسے اور نارمن بیٹھے ہوئے تھے۔ چیف سیکرٹری کا مخصوص میٹنگ روم تھا۔ نارمن اور میکاسے دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے اور وہ دونوں خاموش بیٹھے تھے۔ چند لمحوں بعد سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر باوقار شخصیت اندر داخل ہوئی اور وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ یہ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری تھے۔ ان کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تشریف رکھیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور خود وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبائے تو کمرے کے دروازوں پر فولادی چادریں گر گئیں۔

"ہاں تو میکاسے۔ کیا رپورٹ ہے"...... چیف سیکرٹری نے آگے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کی طرف جھکتے ہوئے میکاسے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سر۔ مکمل انکوائری کر لی گئی ہے۔ ہائی ٹاورز سے تو مکمل فارمولا جی تھری کے حوالے کیا گیا۔ جی تھری نے اپنی ایک مخصوص ایجنٹ کے ذریعے ایکریمیا میں ہمارے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر جرہم کے حوالے کر دیا۔ جرہم نے اسے پیکٹ میں سیلڈ کیا اور سفارتی ڈاک میں یہ بند پیکٹ یہاں میرے پاس پہنچ گیا۔ میں نے آپ تک پہنچا دیا اور آپ نے لاتھر کے ذریعے ڈاکٹر جاسٹی تک پہنچایا۔ لیکن وہاں اسے جب کھولا گیا تو فارمولا ادھورا نکلا۔ چنانچہ نارمن نے اس سلسلے میں انتہائی تیزی سے کام کیا ہے اور اصل آدمی جس نے ایسا کیا ہے اسے ٹریس کر لیا گیا ہے۔ یہ کام ایکریمیا میں ہمارے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کی اسسٹنٹ ٹریسا نے کیا تھا۔ یہ ٹریسا فرسٹ سیکرٹری کے بے حد قریب ہے۔ چونکہ فرسٹ سیکرٹری کو حکومت کی طرف سے فارمولے کے بارے میں یہ بریف کر دیا گیا تھا تاکہ وہ اس کی اہمیت کو سمجھ سکے۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کیا ہے اور اس کے ذریعے اس ٹریسا کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ ٹریسا کو جب اسے پیکٹ بنانے کے لئے دیا گیا تو ٹریسا نے فارمولے والا حصہ علیحدہ کر کے رکھ لیا اور پیکٹ سیلڈ کر کے فرسٹ سیکرٹری کے حوالے کر دیا۔ بعد میں ٹریسا نے اس فارمولے کا ذکر اپنے ایک ایکریمی دوست رابرٹ سے کیا۔ جس کا تعلق کسی جرائم پیشہ گروپ سے ہے۔ رابرٹ نے اسے ڈرایا کہ یہ حکومتوں کے معاملے ہیں۔ اس لئے وہ اس چکر میں نہ پھنسے وہ ماری

جائے گی۔ اس پر ٹریسا نے جس نے لالچ میں آکر پہلی بار یہ کام کیا تھا خوفزدہ ہو گئی۔ رابرٹ نے اسے کہا کہ اس کا ایک پاکیشیائی دوست اس کے پاس ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ اس سے بات کرتا ہے۔ چنانچہ رابرٹ نے اس پاکیشیائی دوست جس کا نام اعظم بتایا گیا ہے اور جو پاکیشیا میں کسی کلب کا مالک ہے۔ اس فارمولے کا ذکر کیا۔ اور اسے بتایا کہ پاکیشیا اسے بھاری رقم کے عوض خرید لے گا۔ وہ اسے خرید لے۔ چنانچہ اعظم نے یہ فارمولا خرید لیا۔ وہ بھی صرف دس ہزار ڈالر کی حقیر رقم میں اور واپس پاکیشیا چلا گیا۔ رابرٹ اور ٹریسا نے آدھی آدھی رقم بانٹ لی۔ اس طرح فارمولا ہمارے ہاتھ سے نکل گیا"۔ میکاسے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس اعظم کے بارے میں معلوم کرایا ہے پاکیشیا سے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

" جی ہاں۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ اس اعظم نے اپنے دوست اسسٹنٹ سیکرٹری وزارت سائنس فاروقی سے مل کر ایک ڈرامہ کھیل کر یہ فارمولا حکومت پاکیشیا کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ لیکن چونکہ فارمولا ادھورا تھا۔ اس لئے سیکرٹ سروس کو اطلاع دے دی گئی اور سیکرٹ سروس کیلئے کام کرنے والے علی عمران نے اس فاروقی کو گرفتار کرا دیا اور اعظم بھی گرفتار کر لیا گیا۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں نے رابرٹ کو جسے ہمارے سفارت خانے نے اغوا کرا کر اپنی تحویل میں رکھا ہوا تھا۔ اسے فوری طور پر ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا دیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تاکہ اگر عمران اس رابرٹ تک پہنچے تو اس سے وہ آگے نہ بڑھ سکے۔ جہاں تک ٹریسا کا تعلق ہے اسے پہلے ہی ایک حادثے میں ہلاک شدہ ظاہر کر دیا گیا تھا۔ لیکن اسے دراصل گرفتار کر کے یہاں گریٹ لینڈ میں رکھا گیا تھا۔ اس پر خصوصی عدالت میں مقدمہ چلے گا اور اسے سزا ہو جائے گی"۔ میکاسے نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"اس کا مطلب ہے کہ اصل فارمولا واپس حکومت پاکیشیا کے پاس پہنچ گیا اور اس کا کوڈ واک ہمارے پاس آگیا۔ اب کیا ہو گا۔ اب یہ فارمولا کیسے حاصل کیا جائے گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب جس طرح ہم فارمولا حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں اسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کوڈ واک کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ لیکن ہمارے اور ان کے درمیان ایک واضح فرق موجود ہے ہمیں معلوم ہے کہ فارمولا کہاں ہے۔ جب کہ انہیں معلوم نہیں ہے کہ کوڈ واک کہاں ہے اور میں نے وہ سارے راستے پہلے ہی بند کر دیئے ہیں جن کے ذریعے وہ ہم تک پہنچ سکیں اور اگر ہم نے فوری طور پر فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ سمجھ جائے گی کہ کوڈ واک ہمارے پاس ہے اور اس کے بعد وہ کسی عفریت کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائے گی اور ہمارا سارا کیا دھرا ختم ہو جائے گا۔ اس لئے اسے کوشش کر لینے دیں۔ ہم اس دوران مکمل طور پر خاموش اور لاتعلق رہیں گے۔ جب وہ ٹکریں مار کر تھک جائیں گے۔ تو ہم کسی بھی تنظیم کے ذریعے یہ فارمولا حاصل کر سکتے

ہیں"...... میکاسے نے کہا۔

"تمہاری تجویز حالات کے مطابق تو درست ہے میکاسے۔ لیکن اب اعلیٰ حکام کو اس بات کا کیا جواب دیا جائے کہ اس سارے کھیل میں بے پناہ اخراجات کرنے کے باوجود ہمارے ہاتھ کیا آیا ہے۔ صرف کوڈ واک۔ پاکیشیا والے اس فارمولے پر دوبارہ محنت کر کے اس کا کوڈ واک تیار کر سکتے ہیں۔ جب کہ ہمارے لئے ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ہم اس مشن میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں"۔ چیف سیکرٹری نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میری ڈاکٹر جاسٹی سے بات ہوئی ہے۔ انکے کہنے کے مطابق کوڈ واک کیلئے سالوں کی محنت چاہئے اور اس لحاظ سے تو ہم کامیاب رہے ہیں۔ کہ ہم نے پاکیشیا کی میزائل بنانے والی فیکٹری کو مکمل طور پر تباہ کرا دیا ہے اور کوڈ واک کے بغیر وہ فوری طور پر دوبارہ بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔ جہاں تک فارمولے کا تعلق ہے۔ چھ ماہ بعد یا سال دو سال بعد اسے دوبارہ حاصل کیا جا سکتا ہے"۔ میکاسے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری تجویز درست ہے۔ اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو واقعی ہمیں مکمل طور پر اس معاملے میں لاتعلق رہنا چاہئے بعد میں اس پر کام ہو سکتا ہے"...... چیف سیکرٹری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور میکاسے اور نارمن دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے چیف سیکرٹری کو سلام کیا۔ اسی لمحے اندر سے پڑنے والی چادریں خود بخود غائب ہو گئیں اور وہ دونوں مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران جب دانش منزل آیا تھا تو بلیک زیرو ضروری خریداری کے لئے بازار گیا ہوا تھا۔ اس لیے عمران دانش منزل میں اکیلا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپریشن روم میں مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا کیونکہ عقبی خفیہ دروازہ کھولا گیا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ بلیک زیرو واپس آیا ہو گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو ہاتھ میں ایک بیگ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ آپ کب آئے"........ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں"........ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ہاتھوں میں چائے کے دو کپ اٹھائے ہوئے تھے۔

اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"لگتا ہے۔ آپ کی ساری بھاگ دوڑ بیکار گئی ہے"........ بلیک زیرو نے دوسرا کپ اپنے سامنے رکھ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"بھاگ کا تو پتہ نہیں کہ کب جاگتے ہیں اور جاگتے بھی ہیں یا اسی طرح خواب آور گولیاں کھا کر سوتے رہتے ہیں۔ لیکن جہاں تک دوڑ کا تعلق ہے۔ تو اس میں اس مشورے پر عمل ہو رہا ہے۔ جو شاعر نے گردش ایام کو دیا تھا کہ دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو..... بس یہی کچھ ہوا ہے کہ دوڑ بھی خوب لگی لیکن پیچھے کی طرف"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر چند لمحے پہلے چھائی ہوئی سنجیدگی جیسے یکسر غائب ہو چکی تھی۔

"شکر ہے آپ کا موڈ تو بحال ہوا۔ میں تو جب یہاں پہنچا اور آپ کا چہرہ دیکھا۔ تو یوں لگتا تھا کہ جیسے کسی بچے سے اس کا پسندیدہ کھلونا چھین لیا جائے تو وہ بے بسی کے عالم میں منہ بسورے بیٹھ جاتا ہے"........ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا حال تو اس بچے سے بھی گیا گزرا ہے۔ اس سے تو اس کا پسندیدہ کھلونا دے کر چھینا گیا یہاں سرے سے پسندیدہ کھلونا اب تک ہاتھ بھی نہیں آسکا۔ جب بھی کوشش کرو پسندیدہ کھلونا یا تو ہینڈ بیگ دے مارتا ہے۔ یا جوتی کی طرف ہاتھ بڑھا دیتا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ عمران کا اشارہ بخوبی سمجھ گیا تھا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"آپ نے کبھی اس پسندیدہ کھلونے سے پوچھا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے"........ بلیک زیرو نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"کھلونے سے۔ کس کھلونے کی بات کر رہے ہو"........ عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے یہ لفظ ہی اس نے زندگی میں پہلی بار سنا ہو۔

"پسندیدہ کھلونا۔ جس کی طرف آپ نے ابھی اشارہ کیا تھا"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہاں۔ تو تم نے اس پسندیدہ کھلونے کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ ہاں ایک بار پوچھنے کی کوشش کی تھی اور کھلونے نے بتانے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اس کی چابی ختم ہو گئی"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"چابی ختم ہو گئی تھی۔ مطلب"........ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"بھئی یہ بیٹری اور بجلی سے چلنے والے کھلونے تو اب آئے ہیں پہلے تو چابی سے چلنے والے کھلونے آتے تھے اور ان کی چابی ختم بھی ہو جایا کرتی تھی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ میرے سوال کا جواب ٹال گئے ہیں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ذرا سنجیدہ ہو جائیں تو پسندیدہ کھلونا آپ کو مل سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے چائے کی پیالی سے آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ چابی والا مسئلہ۔ جو درمیان میں موجود ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"........ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اگر معاملہ صرف چابی کی وجہ سے رکا ہوا ہے تو آپ فکر نہ کریں یہ مسئلہ میں حل کر دوں گا"........ بلیک زیرو نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کرو گے۔ کیا اب چابی بھرو گے۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اس قابل رہ گیا ہے کہ بے کار کھلونوں میں چابیاں بھرتا رہے"........ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے لئے واقعی یہ کام کیا جا سکتا ہے"........ بلیک زیرو بھی پوری طرح عمران کو زچ کرنے پر تل گیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے تم کھلونے سے کوئی خاص مطلب لے گئے ہو"........ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ آپ کا اشارہ جولیا کی طرف ہی تھا۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ شادی کے لئے گفت و شنید کا سلسلہ شروع کر دیا جائے جسے آپ چابی بھرنا کہہ رہے ہیں تو میں یہ کام خوشی سے انجام دینے کے لئے تیار ہوں"........ آخر کار بلیک زیرو نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ تو نے دانش منزل کس دانشور کے حوالے کر دی ہے۔ مس جولیا تو انتہائی معزز۔ قابل احترام شخصیت کا نام ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔ اس کا اپنا ایک تشخص ہے۔ اپنا

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ایک مقام ہے اور تم اسے کھلونا کہہ رہے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کسی انسان کو کھلونا کہنا کتنی بڑی زیادتی ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بات تو مذاق میں ہو رہی تھی۔ آپ نے خود ہی اشارہ کیا تھا"۔ بلیک زیرو عمران کی سنجیدگی پر بے اختیار بوکھلا گیا تھا۔

"میں تو عام مردوں کی طرح عام عورتوں کو بھی کھلونا نہیں سمجھتا کہ جب جی چاہا کھیل لیا۔ جب جی چاہا اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ جب جی چاہا توڑ دیا اور تم ڈپٹی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کر رہے ہو اور بات کرنے والا بھی کوئی عام مرد نہیں ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ واقعی خواتین کا یہ گلہ درست ہے کہ مرد چاہے کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ جبلی طور پر عورت کو کھلونا ہی سمجھتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے بلیک زیرو نے جولیا کو کھلونا کہہ کر واقعی انتہائی جہالت سے بھی بدتر بات کر دی ہو اور بلیک زیرو کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"آپ نے واقعی مجھے شرمندہ کر دیا ہے عمران صاحب۔ جو کہتے ہیں کہ آپ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کے ماہر ہیں۔ وہ واقعی سچ ہی کہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے شرمندگی کے ساتھ ساتھ قدرے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے ارے۔ اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے۔ زندگی تو

خود ایک کھلونا ہے۔ چابی والا کھلونا کہ جب تک دست ایزدی اس کی چابی بھرتا رہتا ہے یہ حرکت میں رہتا ہے۔ جب چابی ختم ہو جاتی ہے تو بے جان ہو جاتا ہے اور جب زندگی بذات خود ایک کھلونا ہو تو پھر کسی کو کھلونا کہہ دینے میں آخر حرج ہی کیا ہے"...... عمران نے ایک بار پھر پینترہ بدلتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا

"زندگی تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے۔ آپ اسے کھلونا کہہ کر اس کی توہین کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے جان بوجھ کر عمران کو مزید چھیڑتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی دماغ کی چابی ختم نہیں ہوئی۔ بہت خوب۔ دانش منزل میں رہنے والے کو اسی طرح دانشور ہونا چاہئے۔ زندگی کیا ہے۔ اس کی ماہیت کیا ہے۔ یہ کہاں سے آئی ہے۔ کہاں چلی جاتی ہے اور کیوں آتی ہے اور کیوں چلی جاتی ہے۔ یہ سب سوالات واقعی بے حد اہم ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ فاروقی صاحب سے ملنے گئے تھے۔ پھر کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"فاروقی صاحب نے ہائی کلب کے مالک اعظم کی ٹپ دی اور اعظم کو جب رانا ہاؤس میں بلا کر پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے ایکریمیا کے ایک جرائم پیشہ آدمی رابرٹ کا حوالہ دے دیا اور اب ایکریمیا میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹس اس رابرٹ کو تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اور میں ان کے انتظار میں بیٹھا زندگی کے عمیق فلسفے پر لیکچر سن رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی مختصر انداز میں ساری بات سنا دی۔

"کیا مطلب۔ تو کیا یہ فارمولا ایکریمیا کے ایک عام جرائم پیشہ آدمی کے پاس پہنچ گیا تھا۔ پھر اس کا دوسرا حصہ اس کا کیا ہوا اور کسی مقامی آدمی کے اس میں ملوث ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔ اب حقیقت کیا ہے۔ اس کا علم تو بعد میں ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ ذرا مجھے تفصیل سے بتائیے۔ کہ یہ سب کس طرح ہوا۔ اس قدر اہم ترین فارمولا جسے انتہائی قیمتی لیبارٹری کو تباہ کر کے حاصل کیا گیا تھا۔ کس طرح ایک مقامی آدمی اعظم اور ایکریمیا کے ایک عام جرائم پیشہ آدمی کے ہاتھ لگ گیا تھا"...... بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ الجھاؤ تھا۔ اسے شاید یہ ساری بات کسی طور سمجھ ہی نہ آ رہی تھی اور عمران نے اسے فاروقی سے ملنے سے لے کر اعظم کو جوزف اور جوانا کے ذریعے رانا ہاؤس میں لے آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"انتہائی حیرت انگیز۔ لیکن اس اعظم نے بتایا نہیں کہ اس رابرٹ کے ہاتھ یہ فارمولا کیسے لگ گیا"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس نے بتایا کہ رابرٹ کے تعلقات کسی لڑکی سے تھے اور یہ فارمولا اس لڑکی کے پاس تھا۔ جہاں سے رابرٹ نے اسے حاصل کیا۔

کیونکہ اس لڑکی نے اسے بتایا تھا کہ اس فارمولے کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور پاکیشیا اس کی بھاری قیمت ادا کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہے گا ان دنوں اعظم ایکریمیا گیا ہوا تھا اور رابرٹ سے اس کے دوستانہ تعلقات تھے۔ چنانچہ بقول اعظم رابرٹ نے بتایا کہ پاکیشیا کا نام سنتے ہی اس کے ذہن میں فوراً ہی اعظم کا خیال آیا اور اس نے وہ فارمولا چرا لیا اور اعظم کے ہاتھ صرف دس ہزار ڈالر میں فروخت کر دیا۔ کیونکہ بقول اعظم وہ کوئی بڑا بلیک میلر نہ تھا۔ عام سا بدمعاش تھا اور اعظم کے کہنے کے مطابق جب اسے معلوم ہوا کہ فارمولا سائنسی ہے اور پاکیشیا سے چرایا گیا ہے۔ تو اس کے ذہن میں سیکرٹری سائنس فاروقی کا خیال آ گیا۔ جو اس کا گہرا دوست تھا۔ چنانچہ اس نے فارمولا خریدا اور پھر پاکیشیا پہنچ کر اس نے فاروقی سے بات کی اور فاروقی کے ساتھ مل کر اسے انہوں نے دس کروڑ روپے میں فروخت کر دیا۔ اس طرح پانچ کروڑ روپے اعظم کو مل گئے اور پانچ کروڑ روپے فاروقی کو مل گئے۔ باقی انہوں نے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کی غرض سے ڈرامہ کھیلا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ لڑکی کون تھی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ اعظم نے اس بارے میں نہ رابرٹ سے پوچھا اور نہ رابرٹ نے بتایا۔ اب رابرٹ مل جائے تو تب ہی معلوم ہو گا کہ وہ لڑکی کون ہو سکتی ہے۔ کیا وہ ڈیزی تھی یا کوئی اور تھی۔ ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ ڈیزی نہیں ہو سکتی کیونکہ جو لوگ اس

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

قدر جدید ترین ہتھیار استعمال کر کے اور انتار سک لے کر فیکٹری کو تباہ کر سکتے ہیں وہ لوگ فارمولے کے بارے میں اس قدر لاپرواہ نہیں ہو سکتے کہ ایک عام سا جرائم پیشہ آدمی اسے چرا سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی ۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں سر ۔ ایکریمیا سے"...... دوسری طرف سے فارن ایجنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"رابرٹ ۔ کل یہاں ایک حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے ۔ اس کی لاش جل کر راکھ ہو گئی ہے ۔ لیکن اسے شناخت کر لیا گیا ہے ۔ رابرٹ کا تعلق ایکریمیا کے ایک عام سے جرائم پیشہ گروہ اگروز سے تھا ۔ جو زیادہ تر شراب کی سمگلنگ کرتا ہے اور میں نے رابرٹ کے عورتوں سے تعلقات کے بارے میں تفصیلی انکوائری کی ہے ۔ وہ عیاش فطرت آدمی تھا ۔ اس کے تعلقات بے شمار عورتوں سے تھے ۔ لیکن بہرحال اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ اس کے تعلقات پالینڈ کی رہنے والی کسی لڑکی سے ہوں ۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈیزی نام کی بھی کوئی لڑکی اس کی دوست نہ تھی"...... رچمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ حادثہ واقعی حادثہ تھا یا اسے حادثہ ظاہر کیا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"پولیس انکوائری کے مطابق جناب یہ سو فیصد حادثہ تھا ۔ حادثے کے وقت رابرٹ نشے میں تھا اور راہگیروں نے اس کی کار کو لہراتے ہوئے دیکھا ۔ ایک پولیس سارجنٹ نے اسے روکنے کی بھی کوشش کی لیکن اس سے پہلے اس کی کار تیز رفتاری اور مکمل کنٹرولڈ نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسری کار کے ساتھ ٹکرا چکی تھی ۔ یہ ٹکراؤ اس قدر شدید تھا کہ دونوں گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے اور ان میں آگ بھڑک اٹھی ۔ رابرٹ کی لاش کے ساتھ ہی دوسری کار میں سے بھی دو لاشیں ملیں وہ بھی جل کر راکھ ہو گئی تھیں ۔ اس طرح یہ سو فیصد حادثہ تھا"۔ رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ اتنی تفصیل کافی ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"دیکھا ۔ میں نے نہ کہا تھا کہ گردش ایام آج کل پیچھے کی طرف دوڑ رہی ہے اور راستہ آگے جا کر بند ہو جاتا ہے ۔ پہلے گریٹ لینڈ سامنے آیا پھر پالینڈ اور اب یہ ایکریمیا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں عمران صاحب تو میں پالینڈ جا کر اس ڈیزی کو تلاش کروں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کے لئے تمہیں پالینڈ جانے کی کیا ضرورت ہے ۔ ڈیزی تو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

یہاں بھی میسر ہو سکتی ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ ڈیزی اور میسر ہو سکتی ہے ۔ کیا مطلب"........ بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ڈیزی پھول کا ہی نام ہے ناں ۔یہاں بھی کسی نہ کسی جگہ ضرور کھلا ہوا مل جائے گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ہر بات کو مذاق میں ٹال دیتے ہیں" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مذاق کی بات نہیں ہے ۔ پاکیشیا کی اس قدر قیمتی لیبارٹری ہماری یہاں موجودگی میں تباہ کر دی گئی ہے پاکیشیا کو اس کی تاریخ کا شدید ترین نقصان پہنچایا گیا ہے اور ہم ابھی تک صرف باتیں ہی کر رہے ہیں ۔ یہ درست ہے کہ فارمولا حسن اتفاق سے ہمیں واپس مل گیا ہے ۔ لیکن اس کا کوڈ واک بھی ہم نے ہر قیمت پر واپس حاصل کرنا ہے اور لیبارٹری کی تباہی کا بھی مجرموں سے عبرت انگیز انتقام لینا ہے ڈیزی وہ واحد کلیو ہے جو اس وقت ہمارے پاس ہے ۔ اس لئے میں تمہیں وہاں نہیں بھیجنا چاہتا کہ اگر یہ کلیو بھی ضائع ہو گیا تو پھر واقعی ہم مکمل تاریکی میں رہ جائیں گے"........ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے جانے سے کلیو کیسے ضائع ہو سکتا ہے"........ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"کیونکہ تمہارے ساتھ کوئی باغبان نہیں ہو گا اور تم پھول توڑ کر

اسے ضائع کر دو گے ۔ جب کہ میرے ساتھ انتہائی سخت اور سفاک مزاج باغبان ہو گا۔جو پھول توڑنے تو ایک طرف کسی پھول کی طرف نگاہ بھر کر دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتا ۔ اس لئے پھول ضائع ہونے سے بچ جائے گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ خود سیکرٹ سروس کے ساتھ وہاں جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے ۔ اس لئے بجائے خالی باتیں کرنے کے ہمیں عملی طور پر میدان میں اترنا چاہئے"........ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب ۔ ہائی ٹاورز نے اگر یہ واردات کی ہے تو پھر لازماً یہ کام ایکریمیا کے لئے کیا گیا ہو گا ۔ کیونکہ اس کے متعلق بھی رپورٹ ملی ہے کہ اس سے زیادہ تر ایکریمین حکومت ہی کام لیتی ہے اور فارمولا بھی ایکریمیا سے پاکیشیا واپس پہنچا ہے ۔ جب کہ ان لوگوں کی واردات کے انداز سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں فیکٹری کے انتہائی خفیہ سائنسی حفاظتی انتظامات کے بارے میں پہلے سے مکمل آگاہی حاصل تھی اور یہ آگاہی گریٹ لینڈ والوں نے حاصل کی تھی" ۔ بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ۔ اس میں واقعی شدید الجھاؤ موجود ہے ۔ خاص طور پر اس فارمولے کے عام جرائم پیشہ افراد کے ہاتھ لگ جانے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سے معاملات اور زیادہ الجھ گئے ہیں۔ میرا اپنا آئیڈیا ہے کہ یہ واردات ہائی ٹاورز نے کی ہے اور اسے گریٹ لینڈ نے ہائر کیا۔ لیکن ہائی ٹاورز سے کس طرح فارمولا ایکریمیا پہنچ گیا اور وہاں سے یہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ فارمولا یہاں آ گیا جب کہ کوڈ اک گریٹ لینڈ پہنچ گیا۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم گریٹ لینڈ والوں کے پیچھے بھاگتے رہے تو ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو اور کوڈ اک واقعی بقول تمہارے ایکریمین حکومت کے پاس ہو۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے بنیاد کو تلاش کر کے اسے چیک کیا جائے۔ یعنی ہائی ٹاورز کو اور پھر ہائی ٹاورز سے ڈور کا سرا آگے تلاش کیا کیا جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ آپ مجھے گریٹ لینڈ میں کام کرنے کی اجازت دے دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ایک اور بات سوچی ہے۔ میرا خیال ہے کہ گریٹ لینڈ میں کیپٹن شکیل اور نعمانی کو بھیجا جائے۔ یہ دونوں گریٹ لینڈ میں کافی عرصہ کام کر چکے ہیں۔ اسی طرح صفدر اور خاور کو ایکریمیا بھیج دیا جائے۔ وہ وہاں رابرٹ کے اس حادثے کے بارے میں مزید تحقیقات کریں۔ ہو سکتا ہے کوئی خاص کلیو سامنے آ جائے۔ جب کہ میں تنویر اور جولیا کے ساتھ پالینڈ چلا جاؤں اور ہائی ٹاورز کے خلاف کام کروں۔ اس لحاظ سے تمہارا یہاں رہنا بے حد ضروری ہے۔ ہمارے جانے کے بعد ہو سکتا ہے یہاں کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے یا یہ بھی ہو

سکتا ہے کہ فارمولا دوبارہ واپس حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے صدیقی اور چوہان یہاں رہیں گے تم ان سے کام لے سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز ڈیزی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... ڈیزی نے عام سے لہجے میں کہا۔

"باب کارب بول رہا ہوں ڈیزی"...... دوسری طرف سے باب کارب کی آواز سنائی دی تو ڈیزی بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"اوہ۔ تم۔ تم نے تو کئی روز سے رابطہ ہی نہیں کیا۔ کچھ پتہ چلا۔ یہ تمہارا مافوق الفطرت علی عمران آج کل کیا کر رہا ہے"۔ ڈیزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پتہ چل گیا ہے کہ وہ تمہارے ورشن کرنے کے لئے پالینڈ کے لئے روانہ ہو گیا ہے"...... باب کارب کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔ کیا یہ حتمی اطلاع ہے"...... ڈیزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ حتمی ہی سمجھو۔ میرے آدمیوں نے انہیں کل ایئرپورٹ پر ی آف کیا تھا۔ ساتھ ایک سوئس نژاد عورت اور ایک پاکیشیائی مرد ہے۔ انہوں نے پالینڈ کے لئے ہی بکنگ کرائی تھی۔ مجھے کل ہی اطلاع ل جاتی۔ لیکن میں اپنے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں آؤٹ تھا۔ ابھی واپس آیا ہوں۔ تو مجھے اطلاع ملی ہے۔ تو میں نے سوچا کہ تمہیں وری طور پر اطلاع کر دی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم تک پہنچ بھی جائے اور تمہیں علم ہی نہ ہو سکے"...... باب کارب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آج شام کسی بھی وقت وہ یہاں پہنچ جائے گا لڈ۔ اب میں بھی دیکھوں گی کہ جسے تم نے مافوق الفطرت بنا کر پیش کیا ہے وہ دراصل ہے کیا"...... ڈیزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈیزی ایک بات بتا دوں اور یہ بات تم جیرم کو سمجھا دینا وہ احمق اس روز سے مجھ سے ناراض ہے۔ یہ عمران واقعی انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ اب تم خود دیکھو کہ تم یہاں پالینڈ میں ہو اور وہ پاکیشیا میں اور تم پہلی بار پاکیشیا گئی ہو اور تمہاری مہارت کے بارے میں بھی مجھے علم ہے کہ تم وہاں کوئی کلیو چھوڑ کر نہیں آ سکتیں۔ اس کے باوجود اس عمران نے نہ صرف تمہیں ٹریس کر لیا بلکہ اب وہ پالینڈ بھی آ رہا ہے۔ اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا"...... باب کارب نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو باب کارب۔ اس کی موت دراصل پالینڈ میں لکھی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ پالینڈ آ رہا ہے۔ پاکیشیا سے یہاں عام مسافر

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

نہیں آتے ۔ اس لئے مجھے ایئرپورٹ پر فوراً معلوم ہو جائے گا کہ وہ تینوں کون ہیں اور پھر جب چاروں طرف سے اچانک ان پر گولیوں کی بوچھاڑ پڑے گی تو میں دیکھوں گی کہ تمہارا یہ ہیرو کس طرح نہیں مرتا"...... ڈیزی نے کہا۔

"تم بے شک ایسا کرو۔ لیکن تم میری ایک بات یاد رکھنا کہ خود سامنے نہ آنا بلکہ کسی دوسرے گروپ کو سامنے لے آنا۔ تاکہ اگر ان کا یہ حملہ ناکام ہو جائے تو عمران تم تک نہ پہنچ سکے"...... باب کارب نے کہا۔

"چلو ایسا کر لوں گی۔ اطلاع کا بے حد شکریہ"...... ڈیزی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئرپورٹ انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے میرے تین مہمان آنے والے ہیں۔ ان کی سیٹیں پالینڈ کے لئے پاکیشیا سے ہی بک ہیں اور فلائٹ کل رات پاکیشیا سے روانہ ہوئی ہے۔ کیا آپ چیک کر کے بتا سکتی ہیں کہ وہ فلائٹ یہاں کب پہنچے گی اور اس کا نمبر کیا ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"اس کے لئے آپ کو ٹریفک مینجر سے بات کرنی پڑے گی مس۔ میں نمبر بتا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔ ڈیزی نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ ایئر ٹریفک مینجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور ڈیزی نے وہی بات جو اس سے پہلے وہ انکوائری آپریٹر سے کہہ چکی تھی دہرا دی۔

"یس میڈم۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔ میں بتاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"میڈم۔ اس فلائٹ کا نمبر ایس۔ وی۔ ایس۔ ون۔ سکس ٹو۔ زیرو ہے اور یہ فلائٹ اب سے دو گھنٹے بعد لینڈ کرے گی"...... ایئر ٹریفک مینجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میرے مہمانوں کے بارے میں مزید تفصیلات کن صاحب سے مل سکتی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے مہمان راستے میں ہی کسی جگہ ڈراپ ہو گئے ہوں اور میں یہاں ان کا انتظار کرتی رہ جاؤں"...... ڈیزی نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ کو اس بارے میں فلائٹ پسنجرز مینجر سے تفصیلی معلومات مل سکتی ہیں"...... ایئر ٹریفک مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ڈیزی نے اس سے نمبر معلوم کیا اور اس کا شکریہ ادا کر کے اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ فلائٹ پسنجرز مینجر آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"فلائٹ نمبر ایس ۔ ڈی ۔ ایس ۔ ون ۔ سکس ۔ ٹو ۔ زیرو ۔ میں پاکیشیا سے میرے تین مہمان آ رہے ہیں ۔ ان میں سے ایک سوئس نژاد خاتون ہے اور دو پاکیشیائی مرد ہیں ۔ ان تینوں کی ٹکٹیں اکٹھی ہی بک کرائی گئی ہیں ۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ راستے میں کہیں ڈراپ تو نہیں ہو گئے"...... ڈیزی نے کہا ۔

"ان کے نام بتا دیں ۔ میرے پاس اس فلائٹ کے پسنجرز کی لسٹ پہنچ چکی ہے ۔ میں چیک کر لیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ان میں سے ایک کا نام علی عمران یا پرنس آف ڈھمپ ہو سکتا ہے باقی کے ناموں کا علم نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ کاروباری سلسلہ ہے اور وہ پہلی بار پالینڈ آ رہے ہیں"...... ڈیزی نے کہا ۔

"ایک منٹ ۔ میں چیک کرتی ہوں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا

"ہیلو میڈم ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی ۔

"یس"...... ڈیزی نے کہا ۔

"جی ہاں ۔ علی عمران نام کا ایک پسنجر فلائٹ میں موجود ہے ۔ چونکہ آپ نے کہا ہے کہ ٹکٹیں اکٹھی بک ہوئی ہیں اور پاکیشیا سے براہ راست پالینڈ کے لئے بک ہوئی ہیں ۔ تو اس میں واقعی تین نام ہیں ان میں ایک علی عمران ہے جب کہ دوسرا نام تنویر ہے اور تیسرا نام مس جولیانا فٹز واٹر ہے ۔ یہ واقعی سوئس نام ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"او کے ۔ بے حد شکریہ"...... ڈیزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس ۔ مارتھن سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی ۔

"ڈیزی بول رہی ہوں مارتھن"...... ڈیزی نے کہا ۔

"اوہ میڈم آپ ۔ حکم دیجئے"...... دوسری طرف سے مارتھن کا لہجہ یک لخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا ۔

"دو گھنٹے بعد ایئر پورٹ پر پاکیشیا سے ایک فلائٹ آ رہی ہے ۔ جس کا نمبر نوٹ کر لو"...... ڈیزی نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

"یس میڈم"...... مارتھن نے کہا اور ڈیزی نے اسے فلائٹ نمبر لکھوا دیا ۔

"اس فلائٹ پر تین افراد پاکیشیا سے آ رہے ہیں ۔ ان میں سے ایک سوئس نژاد عورت ہے جب کہ دو پاکیشیائی مرد ہیں ۔ تم نے فوری طور پر کسی ایسے گروپ کو ہائر کرنا ہے ۔ جو ان تینوں افراد پر ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہی اچانک اس طرح فائر کھول دے کہ یہ لوگ کسی طرح بھی زندہ نہ بچ سکیں ۔ سمجھ گئے ہو"...... ڈیزی نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا ۔

"یس میڈم ۔ سمجھ گیا ہوں" ۔ مارتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"یہ تو ہے اصل مشن ۔ اب اس بارے میں مزید ہدایات کو بغور سن لو ۔ ان ہدایات پر پوری طرح عمل ہونا چاہئے ۔ پہلی بات تو یہ ہے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کہ یہ تینوں افراد پاکیشیا کے انتہائی شاطر۔ تیز۔ عیار۔ ذہین۔ فعال اور انتہا درجے کے خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ خاص طور پر ان میں سے ایک شخص جس کا نام علی عمران بتایا گیا ہے۔ جس کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ مسخروں جیسی باتیں کرتا ہے اور مسخروں جیسی حرکتیں کرتا ہے۔ اس لئے حملہ آور گروپ کو انتہائی محتاط اور چوکنا رہ کر یہ کام کرنا ہوگا۔ اگر انہیں معمولی سا بھی شک پڑ گیا۔ تو یہ لوگ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اچھی طرح سمجھ گئے ہو"...... ڈیزی نے کہا۔

"یس میڈم"...... مارتھن نے پہلے کی طرح مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ شاید زیادہ لمبی بات کرنے کا عادی نہ تھا یا پھر ڈیزی کے احترام کی وجہ سے زیادہ لمبی بات نہ کر رہا تھا۔

"دوسری بات یہ کہ یہ گروپ یہاں پالینڈ میں میری تلاش میں آرہا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے پاکیشیا میں ایک میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کیا تھا۔ یہ لوگ اسی سلسلے میں آرہے ہیں اور یہ تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ اگر یہ لوگ فوری طور پر قتل نہ ہوئے تو خطرہ ہائی ٹاورز کے لئے ہے۔ اس لئے جس گروپ کو بھی ہائر کرو۔ اسے مختلف حصوں میں تقسیم کر کے اس طرح تعینات کرو کہ اگر ایک گروپ ناکام ہو جائے تو دوسرا گروپ ان کے سنبھلنے سے پہلے ان پر حملہ کر دے اور اگر دوسرا گروپ بھی ناکام رہے تو تیسرا گروپ کام شروع کر دے۔ مطلب یہ کہ ان پر اس طرح مسلسل اور انتہائی تیز

رفتار حملے کئے جائیں کہ یہ لوگ کسی صورت بھی زندہ نہ بچ سکیں۔ سمجھ گئے ہو"...... ڈیزی نے سمجھ گئے ہو ایک بار پھر فقرے کے آخر میں کہا یہ اس کا تکیہ کلام تھا۔ اس لئے وہ ہدایات دیتے وقت لازماً یہ فقرہ ادا کرتی تھی

"یس میڈم"...... مارتھن نے اسی طرح مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اب تیسری اور آخری بات سنو۔ یہ سب سے اہم بات ہے کہ اس قتل کے بارے میں قتل کرنے والوں کو بھی علم نہ ہو سکے کہ انہیں کس نے ہائر کیا ہے۔ کامیابی کی صورت میں بھی اور ناکامی کی صورت میں بھی۔ ہائی ٹاورز۔ میرا۔ تمہارا۔ کسی کا نام کسی صورت بھی سامنے نہیں آنا چاہئے۔ سمجھ گئے ہو"...... ڈیزی نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ بے فکر رہیں۔ تمام کام بالکل آپ کی ہدایات کے مطابق ہو جائے گا"...... مارتھن نے اس بار تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کام مکمل ہونے اور پوری طرح تسلی کر لینے کے بعد مجھے زیرو پوائنٹ پر فون کرنا میں اس وقت وہیں ہوں...... ڈیزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات تھے۔ کیونکہ وہ مارتھن کی صلاحیتوں کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہوائی جہاز کی انتہائی کھلی اور آرام دہ نشستوں میں دھنسے ہوئے مسافر یا تو مسلسل اونگھنے یا اخبارات اور رسائل پڑھنے میں یا پھر ہر سیٹ کی سائیڈ پر موجود ٹیلی ویژن آن کر کے اسے دیکھنے میں مصروف تھے۔ یہ فلائٹ پاکیشیا سے آران، تارکی، راکانیہ سے ہوتی ہوئی براہ راست پالینڈ کے دارالحکومت کارسا تک جاتی تھی۔ چونکہ سفر بے حد طویل تھا اور پاکیشیا سے پالینڈ براہ راست مسافر بہت کم ہوتے تھے۔ اس لئے راستے میں کئی جگہوں پر جہاز کافی دیر تک لینڈ کرتا اور راستے میں مسافر چڑھتے اور اترتے رہتے تھے۔ اس وقت جہاز راکانیہ میں اپنے آخری سٹاپ سے پرواز کر کے پالینڈ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پاکیشیا سے پالینڈ تک براہ راست مسافر جہاز میں صرف تین تھے اور وہ عمران تنویر اور جولیا ہی تھے۔ باقی تمام مسافر ٹرانزٹ مسافر تھے عمران کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی۔ جب کہ ساتھ والی دوسری رو میں جولیا اور

تنویر اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ پاکیشیا سے سوار ہوتے وقت جولیا عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ جب کہ تنویر ساتھ والی رو میں کسی دوسرے مسافر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن عمران سارے راستے میں سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے سوتا ہوا آیا تھا اور جولیا نے اس سے بار بار بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے سوائے ہوں ہاں کرنے کے اور کوئی جواب نہ دیا تھا۔ جب جولیا جواب پر اصرار کرتی تو جواباً عمران کے خراٹے سٹارٹ ہو جاتے۔ چنانچہ جولیا عمران کی اس حرکت کے ہاتھوں بری طرح زچ ہو رہی تھی۔ اس نے باقی وقت رسالے اخبار اور ٹیلی ویژن دیکھنے میں گزارنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے اس طرح اسے نظر انداز کر دینے پر ذہنی طور پر وہ بری طرح مشتعل ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ بار بار عمران کو بیدار کرنے اور اس سے بات چیت کی کوشش کرتی اور طنزیہ فقرے کہتی۔ لیکن عمران نے تو جیسے آنکھیں کھولنے اور جواب نہ دینے کی قسم کھالی تھی۔ آخر کار جولیا کو بھی نیند نے آلیا اور وہ بھی نشست پر سو گئی۔ رات کے بعد دن میں بھی عمران نے یہی سلسلہ جاری رکھا۔ جولیا کا پارہ اور زیادہ اوپر کو بڑھتا گیا۔ لیکن چونکہ جہاز مسافروں سے بھرا ہوا تھا۔ اس لئے وہ کوئی ایسی حرکت بھی نہ کرنا چاہتی تھی جس سے وہ مسافروں کے سامنے تماشہ بن جائے۔ اس لئے وہ اپنے آپ پر جبر کرنے پر مجبور تھی۔ لیکن راکانیہ سے جب جہاز نے پرواز کا آغاز کیا تو تنویر کی سائیڈ سیٹ خالی ہو گئی۔ اس پر کوئی نیا مسافر موجود نہ تھا چنانچہ جولیا اٹھ کر تنویر کے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی اور تنویر جو سارے راستے جولیا اور عمران کے درمیان ہونے والی کشمکش دیکھ کر مسلسل کڑھ اور جل رہا تھا بے اختیار کھل اٹھا۔

"مس جولیا آپ خواہ مخواہ اس جانور کو منہ لگاتی ہیں یہ انسان نہیں ہے اسی لئے اسے کسی انسان کی عزت واحترام کے بارے میں کوئی احساس ہی نہیں ہوتا"...... تنویر نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے فوراً ہی جولیا کو عمران کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور اس کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ بہرحال عمران کے کانوں تک پہنچ جاتی۔ اسی طرح سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے اور آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو تنویر یہ واقعی جانور ہے اسے کسی کے جذبات کا احساس نہیں ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا آپ چیف کو کیوں نہیں کہتیں کہ وہ اسے کیوں ہمارے سروں پر بطور لیڈر مسلط کر دیتا ہے۔ کیا ہم اپنے طور پر کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ کیا آپ لیڈر نہیں بن سکتیں"...... تنویر نے کہا۔

"میں اس بار ضرور چیف سے بات کروں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات نہیں ٹالے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔ ساتھ ساتھ وہ عمران کی طرف اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اسے توقع ہو کہ کسی بھی وقت عمران کی طرف سے رد عمل کا اظہار ہو سکتا ہے مگر عمران کی آنکھیں بدستور بند تھیں اور چہرہ پر سکون تھا۔

"مس جولیا آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے پالینڈ جا کر کیا کرنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں صرف اتنا معلوم ہے کہ وہاں کسی سائنسی تنظیم کو ٹریس کرنا ہے اور بس"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اس طرح گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ کسی جہاز پر موجود ہے۔

"نیند کھل گئی تمہاری۔ کیا اب نشہ بھی کرنے لگ گئے ہو"۔ دوسری رو کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے عمران کو اس طرح دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مس جولیا آپ ادھر کیوں جا بیٹھی ہیں۔ وری بیڈ۔ اتنا کرایہ لیتے ہیں اور حالت یہ ہے کہ سیٹوں میں کھٹمل ہیں میں ابھی بات کرتا ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایئر ہوسٹس کو بلانے کے لئے بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسرے لمحے ایک خوبصورت ایئر ہوسٹس وہاں پہنچ چکی تھی۔ یہ نیا عملہ تھا جو راکانیہ سے سوار ہوا تھا جبکہ سابقہ عملہ راکانیہ میں ڈراپ ہو گیا تھا۔

"ایک بار یس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تین بار یس کہنا پڑتا ہے اور اصل مسئلہ یہی ہے کہ ایک بار تو ہر لڑکی یس کہہ دیتی ہے لیکن باقی دو

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

بار کہنے کی نوبت ہی نہیں آتی ۔ کیا آپ تین بار یس کہہ سکتی ہیں مس "..... عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں ایئر ہوسٹس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تین بار یس کہوں ۔ کیوں ۔ اس سے کیا ہوگا سر"..... ایئر ہوسٹس نے حیران ہو کر کہا۔

" اس سے کیا ہوگا ۔ اوہ تمہیں نہیں معلوم ۔ اس سے زندگی میں بہار آجائے گی ۔ خزاں رسیدہ چمن میں ہر طرف پھول ہی پھول کھل اٹھیں گے اور ان کی معطر اور بھینی بھینی خوشبو سے فضا معطر ہو جائے گی ۔ کیف انگیز خمار میں دن میں بھی رنگین خواب نظر آنے شروع ہو جائیں گے ۔ چاروں طرف رنگ برنگی روشنیاں جھلملانے لگیں گی ۔ چڑیلیں بھی خوبصورت نظر آنے لگ جائیں گی اور پریاں تو پریاں ہی ہوتی ہیں"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی ۔ ایئر ہوسٹس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے اور وہ عمران کو اس طرح دیکھ رہی تھی ۔ جیسے اسے عمران کی دماغی صحت پر شک ہونے لگ گیا ہو ۔

" ایک منٹ مس ۔ یہ میری سیٹ ہے آپ جا کر دو لائم جوس لا دیں اور ایک لائم جوس ہمارے تیسرے ساتھی کے لئے بھی لے آئیں"..... اسی لمحے جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر اپنی سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے ایئر ہوسٹس سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی وہ اس طرح اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں اس کی جگہ

اس سیٹ پر ایئر ہوسٹس نہ بیٹھ جائے ۔

" یس مس ۔ کیا آپ کے "....... ایئر ہوسٹس نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا چاہا لیکن جولیا نے اسے مزید بولنے سے روک دیا ۔

" جو آپ سے کہا گیا ہے وہ کریں"....... جولیا نے خشک اور روکھے لہجے میں کہا اور ایئر ہوسٹس عجیب سی نظروں سے عمران کو دیکھتی ہوئی واپس چلی گئی ۔ جبکہ ادھر تنویر کا چہرہ جولیا کے اس طرح اچانک اٹھ کر چلے جانے سے غصے سے بگڑا ہوا نظر آرہا تھا ۔

" تمہیں بڑا شوق ہے عورتوں کے منہ سے تین بار "یس" کہلوانے کا ۔ کیوں"....... ایئر ہوسٹس کے جاتے ہی جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" عورتیں ۔ یعنی ایک نہیں ، دو نہیں کئی عورتوں کی بات کر رہی ہو ۔ واہ تمہارے منہ میں خالص گھی اور بغیر ملاوٹ اور رنگ کاٹ کے شکر ۔ کاش ایسا ہو سکتا"........ عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں لمبا سا سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" میں ابھی سب کے سامنے تمہارے کھوپڑی بھی توڑ سکتی ہوں ۔ سمجھے ۔ خبردار اگر آئندہ ایسی فضول باتیں کسی سے کیں"....... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا ۔

" مس جولیا جو کھوپڑی خالی ہو وہ بغیر جوتیوں کے بھی ٹوٹ سکتی ہے جیسے ہمارے تنویر کی ۔ اب دیکھیں کس طرح تڑخ تڑخ کی آوازیں آرہی ہیں اس میں سے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"خاموش بیٹھے رہو۔ خبردار اگر میرے متعلق کوئی بات کی"۔ تنویر نے فوراً ہی غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے جب مس جولیا تمہارے پاس بیٹھی ہوئی تھی تو تم خود بڑی بڑی تجویزیں اور مستقبل کی منصوبہ بندی کر رہے تھے اور جب مس جولیا میرے ساتھ بیٹھی ہیں تو اب تم مجھے خاموش رہنے کا کہہ رہے ہو۔ کیا اسے ہی انصاف کہتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایئر ہوسٹس نے لائم جوس کے گلاس ان کے ہاتھوں میں دے دیئے اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور ٹرے میں موجود تیسرا گلاس اس نے تنویر کی طرف بڑھا دیا اور وہ لائم جوس سپ کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"پالینڈ میں ہم جس مشن پر جا رہے ہیں کیا اس سلسلے میں تمہارے پاس کوئی واضح لائن آف ایکشن ہے"...... اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ اس قدر رنگین مشن بغیر واضح لائن آف ایکشن کے کس طرح ڈیل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"رنگین مشن۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک محترمہ جس کا نام ڈیزی ہے اور سنا ہے کہ اسے ہر سال متفقہ طور پر مس پالینڈ کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ محترمہ خوبصورت بھی ہوں گی اور پھر ایسی خوبصورت خاتون کی تلاش

کا مشن رنگین نہیں کہلائے گا تو اور کیا کہلائے گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ڈیزی کی تلاش۔ کیا یہی مشن ہے۔ کیوں بکواس کر رہے ہو۔ سیدھی طرح بتاؤ"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بکواس نہیں کر رہا مس جولیا۔ واقعی یہی مشن ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن کیوں۔ سیکرٹ سروس کو اس کی تلاش کیوں ہے"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس بے چاری تو بس حکم کی غلام ہے۔ تلاش تو تمہارے چیف کو ہے۔ ویسے بزرگ درست ہی کہتے تھے کہ فیصلے آسمانوں پر ہی ہوتے ہیں اور آسمان پر ظاہر ہے پاکیشیا اور پالینڈ کے درمیان فاصلوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فیصلے آسمانوں پر..... کیا مطلب۔ آخر تم صاف صاف کیوں نہیں بتاتے"...... جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اس قدر سمجھدار ہونے کے باوجود تم بات نہیں سمجھ رہیں۔ کسی خوبصورت خاتون کی تلاش کسی کو کیوں ہوتی ہے"۔ عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ چیف مس ڈیزی سے شادی کرنا چاہتا ہے"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ فیصلے دں پر ہی ہوتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ اگر چیف نے شادی ہی کرنی ہے تو کیا اسے پاکیشیا میں کوئی لڑکی نہیں مل سکتی۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ اس ڈیزی کو کیوں تلاش کیا جا رہا ہے"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ فیصلے آسمانوں پر ہوتے ہیں اور آسمانوں پر زمینی فاصلے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اب دیکھو کہاں پاکیشیا اور کہاں سوئٹزرلینڈ۔ کس قدر فاصلہ ہے۔ لیکن"...... عمران نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔ تو جولیا کے چہرے پر جیسے روشنی سی جھلملا اٹھی۔ اس بار جولیا بھی سمجھ گئی تھی کہ واقعی فاصلوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

"لیکن یہ بات میں کسی صورت نہیں مان سکتی کہ چیف سیکرٹ سروس کو اس کام کے لئے استعمال کرے گا۔ اس لئے جو کچھ سچ ہے وہ بتاؤ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ تم خود بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے ایک سٹیوارڈ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"جناب آپ کی کال ہے"...... سٹیوارڈ نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈلیس فون اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"تمہاری کال اور یہاں"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں۔ بعد میں فون لے جائیں"۔ عمران نے سٹیوارڈ کو وہیں کھڑے دیکھ کر کہا۔

"یس سر"...... سٹیوارڈ نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے بٹن دبا کر مائیک کو منہ کے قریب لے جاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ تاکہ دوسری سیٹوں پر بیٹھے ہوئے افراد کو ڈسٹرب نہ کر سکے۔

"ڈارک بول رہا ہوں کارسا سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا کارسا میں ابھی سے رات پڑ گئی ہے۔ حیرت ہے۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ کارسا میں شام کو فلائٹ پہنچ جائے گی اور شام اتنی ڈارک تو نہیں ہوتی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے بے اختیار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"آپ کے لئے کارسا کو تو واقعی ڈارک بنا دیا گیا ہے عمران صاحب اور اسی لئے مجھے فوری کال بھی کرنی پڑی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے یہاں چھان بین کی۔ تو مجھے پتہ چل گیا کہ کسی نامعلوم خاتون نے باقاعدہ فلائٹ نمبر اور آپ کا نام لے کر یہاں تحقیقات کرائی ہے کہ فلائٹ کس وقت پہنچے گی اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اسے آپ کے نام کے علاوہ یہ بھی معلوم تھا کہ آپ کے ساتھ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ایک سوئس نژاد خاتون ہیں اور ایک پاکیشیائی مرد ہے۔ میں اس اطلاع پر چونک پڑا۔ میں نے اس فون کرنے والی عورت کا سراغ لگانے کی کوشش کی لیکن اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ تھوڑی دیر پہلے ایک اور حیرت انگیز کارروائی میرے نوٹس میں آئی کہ ایئر پورٹ سے باہر میں نے ایک پیشہ ور مجرم گروپ کے آدمیوں کو منڈلاتے ہوئے دیکھا۔ ان کے انچارج کرمپ کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ پیشہ ور قاتل ہے اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی خاص مشن کے سلسلے میں یہاں منڈلا رہے ہیں۔ میں نے مزید حقیقت حال معلوم کرنے کی غرض سے ایک آدمی کو اپنے آدمیوں کے ذریعے اغوا کرا لیا اور پھر اس آدمی نے جو کچھ بتایا وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق انہیں پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے دو پاکیشیائی مردوں اور ایک سوئس نژاد خاتون کو ایئر پورٹ سے باہر ہر قیمت پر قتل کرنے کا مشن ملا ہے اور نہ صرف ایئر پورٹ بلکہ دور دور تک ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ اگر ایک گروپ ناکام ہو جائے تو دوسرا حملہ کر دے اور دوسرا اگر ناکام ہو جائے تو تیسرا حملہ کر دے اور وہ لوگ اس کے لئے پوری طرح تیار ہیں اور ہر گروپ یہاں اس قدر طاقتور ہے کہ میں یا میرے ساتھی انہیں فوری طور پر ایئر پورٹ سے نہیں ہٹا سکتے۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب کیا کیا جائے اب تو فلائٹ لامحالہ کارسا میں ہی لینڈ کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ اور بھی موجود ہوں"...... ڈارک نے انتہائی تشویش

بھرے لہجے میں کہا۔

"ایئر پورٹ سے نکاسی کا کوئی دوسرا راستہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کئی راستے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ رن وے سے تو آپ باہر نہیں جا سکتے۔ ضروری کاؤنٹر تو آپ کو کراس کرنے ہی ہوں گے اور انہوں نے جتنا بڑا سیٹ اپ کیا ہوا ہے۔ اس کے تحت لامحالہ ان کے آدمی اندر کی طرف بھی موجود ہوں گے"...... دوسری طرف سے ڈارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی فکر مت کرو۔ تم صرف اپنی نشانی بتا دو اور آخری کاؤنٹر کے بعد والے لاؤنج میں پہنچ جاؤ۔ ہم تم سے خود ہی رابطہ کر لیں گے۔ اس کے بعد عام راستے سے ہٹ کر کسی اور راستے سے ہمیں باہر لے جانا تمہارا کام ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ گہرے نیلے رنگ کا سوٹ اور سبز ٹائی کے ساتھ"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر بٹن آف کیا اور فون پیس اپنے سامنے موجود فولڈنگ ٹیبل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"کیا بات ہے۔ کس کی کال تھی۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو گئے ہو"...... جولیا نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"وہ ایئر پورٹ پر ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ جو ایسے موقعوں پر پہنچ جایا کرتے ہیں کہ ٹھہرو یہ شادی نہیں ہو سکتی"...... عمران نے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے"...... جولیا نے بری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو جولیا۔ یہ پالینڈ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ڈارک کی کال تھی میں نے پاکیشیا ایئرپورٹ پر چند مشکوک افراد کو چیک کیا تھا۔ وہ ایکریمی لگتے تھے اور مجھے محسوس ہوا تھا کہ وہ ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نے فلائٹ سے پہلے چیف سے بات کی اور اسے درخواست کی کہ وہ ڈارک کو ہدایات دے دیں کہ وہ کارسا ایئرپورٹ پر فلائٹ پہنچنے سے پہلے اچھی طرح چیکنگ کرے اور اگر کوئی خاص بات ہو تو وہ فلائٹ کے دوران مجھے اطلاع دے دے۔ چنانچہ ابھی اس ڈارک کا فون آیا ہے۔ اس کے مطابق ایئرپورٹ کے باہر بقول اس کے قاتلوں کے تین گروہ ہم پر فائر کھولنے کے لئے پہنچ چکے ہیں اور ان کے پاس ہمارے متعلق مکمل تفصیلات موجود ہیں"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"پھر اب"...... جولیا نے کہا۔

"اب یہ ہے کہ ہم نے آخری کاؤنٹر کراس کرنے کے بعد ماسک میک اپ کرنا ہے اور اس کے بعد پبلک لاؤنج میں جانا ہے۔ بظاہر یہ گروپ ایئرپورٹ سے باہر ہمارے منتظر ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی آدمی اندر بھی موجود ہوں۔ لیکن وہ آدمی لامحالہ پبلک لاؤنج میں

ہی ہو سکتے ہیں اور چونکہ انہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ آنے والے دو پاکیشیائی مرد اور ایک سوئس نژاد خاتون ہے۔ اس لئے انہوں نے یہی بات چیک کرنی ہے بیگ میں ماسک میک اپ کا باکس موجود ہے۔ اس طرح ہم تینوں اپنی قومیت تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہم ایئرپورٹ پر ایک دوسرے سے ہٹ کر آگے جائیں گے۔ سب سے آگے تنویر ہو گا۔ جب وہ آخری کاؤنٹر سے فارغ ہو گا۔ تو وہ وہاں بنے ہوئے باتھ روم میں چلا جائے گا اور ماسک میک اپ کر کے خاموشی سے پبلک لاؤنج میں پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد تم نے بھی ایسا ہی کرنا ہے اور تم دونوں کے بعد میں پبلک لاؤنج میں پہنچوں گا۔ وہاں ڈارک موجود ہو گا۔ میری اس سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اس لئے میں نے اس سے نشانی پوچھ لی ہے۔ وہ گہرے نیلے رنگ کے سوٹ اور سرخ ٹائی میں ہو گا اور ڈارک یہاں کا رہنے والا ہے اور یہاں زیر زمین دنیا میں خاصا بااثر آدمی ہے۔ وہ ہمیں کسی دوسرے راستے سے باہر نکال کر لے جائے گا اور اس کے بعد ہم ان لوگوں سے نمٹ لیں گے"۔ عمران نے پوری سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو میں تنویر کو بریف کر دوں"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسے پوری طرح محتاط رہنے کا بھی کہہ دینا۔ معمولی سی جذباتیت ہمارے لئے پریشانی پیدا کر سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں اسے اچھی طرح سمجھا دوں گی"...... جولیا نے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تنویر کے ساتھ والی سیٹ پر چلی گئی۔ جب کہ عمران نے ایک بار پھر پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ پہلے بھی وہ مسلسل یہی سوچتا چلا آیا تھا کہ اس ڈیزی کے بارے میں کیسے پتہ چلائے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ہائی ٹاورز عام مجرم گروپ نہیں ہے کہ زیر زمین دنیا والے اس کے بارے میں کچھ جانتے ہوں اور اس کے پاس بظاہر اس ڈیزی کو تلاش کرنے کا کوئی کلیو بھی موجود نہ تھا۔ لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ ان کے متعلق پالینڈ میں پہلے سے اطلاع اور تفصیلات کس طرح پہنچ گئیں اور کیا یہ حملہ کرنے والے ہائی ٹاورز سے متعلق ہیں یا یہ کوئی اور سلسلہ ہے۔ اس سوچ بچار میں نجانے کتنا وقت گذر گیا اور وہ اس وقت چونکا جب فلائٹ کے کارسا ایئرپورٹ پر لینڈ کرنے کا اعلان کیا جانے لگا۔

سفید رنگ کی نئے ماڈل کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کی فراخ مگر انتہائی مصروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر خاور بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ لیکن اپنے چہرے مہروں اور لباس سے وہ زیر زمین دنیا کے افراد ہی دکھائی دے رہے تھے۔ وہ آج صبح ہی ولنگٹن پہنچے تھے اور یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے ایک رہائش گاہ اور کار حاصل کی تھی۔ ان کا مشن اس عورت کو تلاش کرنا تھا۔ جس سے رابرٹ نے جو ایک حادثے میں ہلاک ہو چکا تھا۔ ایم میزائل کا فارمولا حاصل کیا تھا۔ چونکہ رابرٹ کا تعلق زیر زمین دنیا سے تھا اور فارن ایجنسی نے ایکسٹو کو جو اطلاعات مہیا کی تھیں۔ اس کے مطابق اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا سپر گیم کلب میں ہی تھا۔ اس لئے وہ دونوں اس وقت سپر گیم کلب ہی جا رہے

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

تھے۔ تاکہ وہاں سے کوئی کلیو حاصل کر کے وہ آگے بڑھ سکیں۔

"رابرٹ کی کوئی تصویر مل جاتی تو کام آسان ہو جاتا"...... خاور نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رابرٹ سر گیم کلب میں زیادہ رہتا تھا۔ اس لئے وہاں کے ویٹرز اسے اچھی طرح جانتے ہوں گے۔ ہم نے تو صرف یہ چیک کرنا ہے کہ اس کے کن کن عورتوں سے تعلقات تھے اور پھر ان عورتوں کو چیک کرنا ہے۔ اس لئے تصویر کی ضرورت نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی کام خاصا مشکل ہے زیر زمین دنیا کے یہ لوگ فطرتاً عیاش ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے تعلقات بھی کئی عورتوں سے ہو سکتے ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان کا طرز زندگی ہی ایسا ہوتا ہے اور پھر یہ تو ایکریمیا ہے۔ یہاں تو انتہائی شریف آدمی بھی کی بھی دس بارہ عورتیں تو بہر حال دوست ہوتی ہوں گی"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور خاور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ چونکہ وہ ولنگٹن بے شمار بار آئے تھے۔ اس لئے انہیں یہاں کی معروف سڑکوں کے بارے میں کافی علم تھا اور نقشے میں وہ سر گیم کلب کو اپنی رہائش گاہ سے روانگی سے پہلے ہی چیک کر چکے تھے۔ اس لئے انہیں اطمینان تھا کہ وہ کلب پہنچ جائیں گے اور پھر تقریباً مزید ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ گیم کلب پہنچ گئے۔ خاصی بڑی اور وسیع عمارت تھی۔ پارکنگ میں بھی خاصا رش تھا اور کلب میں آنے جانے والوں میں تقریباً ہر طبقے کے مرد اور عورتیں نظر آ رہی تھیں۔ صفدر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کی مین عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے ہال میں پہنچ گئے۔ یہ ریسٹوران تھا۔ جو کافی سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ وہاں منشیات بھی کھلے عام استعمال کی جا رہی تھی اور ہال میں موجود عورتیں اور مرد کھلے عام اس قسم کی حرکتیں بھی کر رہے تھے کہ مشرق میں شاید اس کا تصور کر کے ہی پسینہ آ جائے۔ لیکن یہ ایکریمیا تھا۔ یہاں کا معاشرہ مادر پدر آزاد قسم کا معاشرہ تھا۔ اس لئے یہاں ایسی باتوں کو معیوب نہ سمجھا جاتا تھا۔ وہ دونوں ایک کونے میں موجود خالی میز کی طرف بڑھ گئے۔

"شراب کو بے اثر کرنے والی گولیاں ہاتھ میں رکھنا۔ یہاں شراب کے علاوہ اور کچھ نہیں منگوایا جا سکتا"...... صفدر نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے خاور سے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ویٹرس ان کی میز کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے انتہائی مختصر ترین لباس پہنا ہوا تھا اور چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے وہ ان دونوں پر دل و جان فدا کر چکی ہو۔

"دو پیگ ڈبل ہارس"...... صفدر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس یا کچھ دھواں اڑانے کے لئے بھی لے آؤں"...... ویٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم دولت کا دھواں اڑانے کے عادی ہیں۔ چند معمولی سی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

معلومات چاہئیں ۔ اگر تم دے سکو تو دولت کے اس دھوئیں کا رخ تمہاری طرف بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر اپنے سامنے رکھ دی ۔

"معلومات ۔ کیسی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"...... ویٹرس نے چونک کر کہا ۔ اس کی نظریں نوٹوں کی گڈی پر اس طرح جم گئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے ۔

"یوں نہیں ۔ تفصیل سے بات ہو سکتی ہے ۔ فکر مت کرو ۔ تمہیں تمہارے وقت کی بھی پوری قیمت ملے گی اور معلومات کی بھی ۔ کتنے عرصے سے یہاں کام کر رہی ہو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"میں ایک گھنٹے بعد ڈیوٹی سے آف ہوں گی ۔ کیا تم اس وقت تک انتظار کر سکتے ہو ۔ فکر مت کرو ۔ میں یہاں کی سب سے پرانی ملازم ہوں اور یہاں کے سب راز مجھے معلوم ہیں"...... ویٹرس نے نوٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ لیکن ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے ۔ تم ایسا کرو کہ ابھی کام چھوڑ دو ۔ ایک گھنٹے کی تنخواہ بھی ہمارے ذمے" ۔ صفدر نے کہا ۔

"پھر تم ایسا کرو کہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر بارہ میں پہنچ جاؤ ۔ وہ میرا کمرہ ہے ۔ میں جلد ہی وہاں پہنچ جاؤں گی اور پیگ بھی وہیں لے آؤں گی"...... ویٹرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑ گئی

"آؤ خاور ۔ اب دیکھیں یہ محترمہ کیا کچھ بتا سکتی ہے"...... صفدر نے نوٹوں کی گڈی کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے ۔ ہال میں ہر شخص اپنے حال میں مست تھا ۔ اس لئے کسی نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی تھی ۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے لفٹ کی طرف بڑھ گئے ۔ چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر بارہ کے سامنے موجود تھے ۔ کمرے کے باہر مس میگی کے نام کی پلیٹ نصب تھی ۔ صفدر نے ہینڈل گھما کر دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے ۔ کمرہ عام سا تھا ۔ ایک طرف ایک بیڈ تھا ۔ جب کہ دوسری طرف ایک وارڈ روب درمیان میں ایک میز اور اس کے گرد چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں ۔ فرش پر قالین بچھا ہوا تھا ۔

"ہر ویٹرس کو شاید آرام کرنے کے لئے کمرہ دیا جاتا ہے"...... خاور نے کہا ۔

"ہاں ۔ لگتا تو ایسا ہی ہے"...... صفدر نے کہا اور وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور وہی ویٹرس عام لباس میں مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی ۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا ۔ اس نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر لفافے سے شراب کی ایک بوتل نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور خود دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گئی ۔

"تمہارا نام میگی ہے"...... صفدر نے کہا ۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"ہاں ۔ میرا نام میگی ہے اور میں یہاں کی ہیڈ ویٹرس ہوں ۔ اس لئے یہ کمرہ میرے نام پر الاٹ شدہ ہے"........ میگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے الماری میں سے تین پیگ اٹھائے اور الماری بند کر کے وہ مڑی ۔ اس نے تینوں پیگ ایک ہی ہاتھ میں بڑی مہارت سے پکڑ رکھے تھے ۔ دوسرے ہاتھ کی مدد سے میز پر رکھے اور پھر کرسی پر بیٹھ کر بوتل کھولنی شروع کر دی ۔

"ہمارے لئے نہ ڈالنا"........ صفدر نے کہا ۔

"کیوں"........ میگی نے بے اختیار چونک کر پوچھا ۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے صفدر کے الفاظ پر شدید حیرت ہوئی ہے ۔

"تم پیئو ۔ ہم بعد میں پیئیں گے"........ صفدر نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اسے ایک بار پھر اپنے سامنے رکھ لیا ۔ میگی کی نظریں ایک بار پھر ان نوٹوں پر جم سی گئیں ۔ اس نے جلدی سے ایک پیگ بھرا اور پھر اسے اٹھا کر منہ سے لگا لیا ۔ چند لمحوں بعد اس نے پیگ خالی کیا اور اسے میز پر رکھ دیا ۔

"ہاں ۔ اب آپ پوچھیں ۔ کیا پوچھنا چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ سوچ لیں کہ جواب معاوضہ ملنے کے بعد ہی ملے گا"........ میگی نے کہا ۔ اس کی نظریں مسلسل نوٹوں پر جمی ہوئی تھیں ۔

"عام سی معلومات ہیں مس میگی اور ہم خلوص سے تمہیں یہ نوٹ دینا چاہتے ہیں ۔ لیکن شرط صرف اتنی ہے کہ تم درست جواب دو گی ۔

یہ لو یہ گڈی سوال سے بھی پہلے لے لو"........ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوٹوں کی گڈی کو میگی کی طرف کھسکا دیا ۔ میگی اس طرح نوٹوں پر جھپٹی جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے ۔ اس کے چہرے پر مسرت کے نمایاں تاثرات نمودار ہوئے ۔

"اب آپ فکر نہ کریں ۔ میں جو کچھ جانتی ہوں ۔ سب کچھ بتا دوں گی"........ میگی نے حسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھائی اور کرسی سے اٹھ کر وارڈروب کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے الماری کھول کر گڈی اندر رکھی اور پھر الماری بند کر کے دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گئی ۔ اب اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس نے جلدی سے بوتل سے ایک بار پھر اپنا پیگ بھرا اور اسے اٹھا کر منہ سے لگا لیا اور اس وقت تک اسے منہ سے علیحدہ نہ کیا ۔ جب تک کہ پیگ میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہ اترا تھا ۔

"آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ مجھے رقم کی انتہائی سخت ضرورت تھی اور آپ واقعی فیاض ہیں ۔ جو آپ نے اتنی بھاری رقم مجھے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی دے دی ہے ۔ آپ قطعی بے فکر رہیں ۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ بھی میں بتاؤں گی اور جو کچھ معلوم نہیں ہے ۔ اس کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راستہ بتا دوں گی"........ میگی نے جذباتی لہجے میں کہا ۔ تو صفدر اور خاور دونوں مسکرا دیئے ۔

"اس کلب میں ایک عام سے جرائم پیشہ آدمی رابرٹ کا بہت زیادہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اٹھنا بیٹھنا تھا۔ وہ رابرٹ ٹریفک کے ایک حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا تم اس رابرٹ کو جانتی تھیں"........ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں ۔ میں ہی کیا یہاں کا ہر ملازم اسے اچھی طرح جانتا ہے"۔ میگی نے جواب دیا۔

"اس نے اپنی موت سے پہلے اپنی کسی گرل فرینڈ یا کسی ملاقاتی عورت سے ایک انتہائی اہم سائنسی فارمولا حاصل کیا تھا۔ ہم نے اس عورت کا سراغ لگانا ہے"........ صفدر نے کہا۔ تو میگی بے اختیار چونک پڑی ۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سائنسی فارمولا اور رابرٹ نے حاصل کیا تھا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو انتہائی تھرڈ کلاس آدمی تھا۔ وہ تو لیڈی کلر تھا۔ بس اس میں یہی خوبی تھی کہ روزانہ اس کے ساتھ نئی سے نئی عورتیں ہوتی تھیں ۔ بڑے بڑے ناموں والی عورت سے لے کر انتہائی تھرڈ کلاس طوائف تک اور انہی عورتوں سے ہی وہ بڑی بڑی رقمیں حاصل کرتا تھا اور یہی اس کی بدمعاشی تھی ۔ لیکن سائنسی فارمولے والی بات ناممکن ہے وہ اس قماش کا آدمی ہی نہ تھا"........ میگی نے جواب دیا۔

"مرنے سے پہلے وہ کن کن عورتوں سے ملتا رہا اور کوئی ایسی عورت جس سے وہ فارمولا حاصل کر سکے ۔ کیا اس بارے میں تم کوئی ٹپ دے سکتی ہو۔ یہی ہمارا اصل مسئلہ ہے"........ صفدر نے کہا۔

"اس کا ایک دوست ہے ۔ جس کا نام میکارتھی ہے ۔ وہ اس کا ساتھی بھی ہے اور رازدار بھی ۔ اسے رابرٹ کے ایک ایک لمحے کا حال

معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن میکارتھی ہے بڑا سخت آدمی ۔ وہ واقعی بڑا بدمعاش ہے ۔ انتہائی ہتھ چھٹ اور ظالم آدمی اس لئے وہ تمہیں کچھ بتائے گا نہیں ۔ ویسے اگر وہ چاہے تو تمہاری صحیح رہنمائی کر سکتا ہے ۔ ورنہ میں تو اتنا بتا سکتی ہوں کہ اس کے ساتھ نئی سے نئی عورتیں آتی تھیں ۔ وہ یہاں آتا ۔ کھاتا پیتا اور پھر یہیں اس نے ایک خاص کمرہ الاٹ کر رکھا تھا ۔ ان عورتوں سمیت وہ اس کمرے میں چلا جاتا تھا ۔ بس میں تو اس کے بارے میں یہی بتا سکتی ہوں"........ میگی نے جواب دیا۔

"اس کا پورا نام کیا تھا"........ صفدر نے پوچھا۔

"پورے نام کا تو علم نہیں البتہ سب اسے رابرٹ ناٹی کہا کرتے تھے ۔ ناٹی کا لفظ اس کا تکیہ کلام تھا"........ میگی نے جواب دیا۔

"یہ میکارتھی کہاں مل سکتا ہے"........ صفدر نے پوچھا۔

"میکارتھی ۔ نارسن روڈ پر واقع ابر کو بار کا مالک ہے ۔ یہ بار انتہائی تھرڈ کلاس غنڈوں کا گڑھ ہے ۔ وہاں آدمی کو اس طرح مار دیا جاتا ہے کہ اتنی آسانی سے شاید مکھی کو بھی نہ مارا جاتا ہو ۔ پولیس بھی وہاں جانے سے ڈرتی ہے ۔ ویسے وہ لوگ لاشیں بھی غائب کر دیتے ہیں ۔ رابرٹ وہیں میکارتھی کے پاس ہی رہتا تھا ۔ وہ اس کا بچپن کا دوست تھا"........ میگی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ بس کافی ہے ۔ شکریہ"........ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ لوگوں نے شراب نہیں پی ۔ بیٹھیں شراب پیئیں اور کوئی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

خدمت ہو تو میں حاضر ہوں"........ میگی نے ان کے اس طرح اٹھنے پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ ایسے بھی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو اتنی بڑی رقم دینے کے بعد اس طرح روکھے منہ اٹھ کر چلے جائیں گے۔

"نہیں۔ پھر کبھی سہی"........ صفدر نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ مسٹر"........ میگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور صفدر اور خاور دونوں رک گئے۔

"اگر آپ میکارتھی کے پاس جائیں تو پلیز فار گاڈ سیک اسے میرے متعلق نہ بتائیں۔ کیونکہ وہ انتہائی بے رحم اور سفاک آدمی ہے۔ اسے غصہ آگیا۔ تو اس نے مجھے گولیوں سے اڑا دینا ہے"........ میگی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ہماری تمہاری تو ملاقات بھی نہیں ہوئی"۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے نارسن روڈ کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔

"تم نے میگی کو کچھ زیادہ رقم نہیں دے دی"........ خاور نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میگی سے ہمیں ابتدائی معلومات مل گئی ہیں اور ایک لائن آف ایکشن بھی۔ ویسے رقم کا کیا ہے۔ کسی بھی وقت تمہیں کسی بھی گیم کلب میں بھیج دوں گا اور تم سارا گیم

کلب ہی لوٹ کر لے آؤ گے"........ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور خاور بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے تو میں نے قسم اٹھائی ہوئی ہے کہ جوا نہیں کھیلوں گا۔ لیکن اگر تم بطور ڈیوٹی حکم دے دو تو واقعی پورا گیم کلب لوٹا جا سکتا ہے"........ خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ مشینی جوا کھیلنے میں واقعی بے پناہ مہارت رکھتا تھا۔

"ابھی نہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو۔ تم اتنے بے چین نہ ہو جاؤ"۔ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک مارکیٹ کی طرف موڑ دی۔

"ادھر کیوں"........ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"ضروری اسلحہ خرید لیں۔ شاید ابر کو بار میں ضرورت پڑ جائے"........ صفدر نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مارکیٹ سے انہوں نے سائیلنسر لگے جدید ماڈل کے مشین پسٹل اور ان کے میگزین خریدے اور ایک بار پھر وہ ابر کو بار کی طرف چل پڑے۔ ابر کو بار کے سامنے پہنچ کر صفدر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ دونوں بھی نیچے اتر آئے۔ بار میں آنے جانے والے واقعی انتہائی تھرڈ کلاس لوگ تھے۔ لیکن بار ہال میں داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہال بے حد بڑا تھا۔ کسی بڑے ہوٹل کے ہال سے بھی بڑا۔ لیکن اتنا بڑا ہال عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہال میں منشیات کا دھواں اس قدر بھرا ہوا تھا۔ کہ اندر داخل ہوتے ہی ان

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

کے منہ کا ذائقہ یکلخت تلخ سا ہو گیا۔ ہال میں مشین گنوں سے مسلح افراد ادھر ادھر گھوم پھر رہے تھے۔ لیکن وہ کسی کو کچھ کہہ نہ رہے تھے۔ ہال کے چاروں کونوں میں کاؤنٹر تھے اور ہر کاؤنٹر پر چار چار آدمی کام میں مصروف تھے۔ صفدر اس کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ جس کے ساتھ ایک راہداری اندر کی طرف جا رہی تھی۔

"میکار تھی سے ملنا ہے۔ ہمارے پاس اس کے لئے دھندہ ہے"۔ صفدر نے کاؤنٹر مین سے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جاؤ۔ بھاگ جاؤ۔ وہ کسی سے نہیں ملتا"........ کاؤنٹر مین نے انتہائی تحقیرانہ لہجے میں انہیں سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے صفدر کا بازو گھوما اور کاؤنٹر مین کے چہرے پر ایسا بھرپور زناٹے دار تھپڑ پڑا کہ تھپڑ کی آواز سے پورا ہال گونج اٹھا۔ کاؤنٹر مین کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ساتھ والے کاؤنٹر مین سے جا ٹکرایا۔ ایک لمحے کے لئے پورے ہال میں جیسے سکتہ سا چھا گیا۔

"مچھر کی اولاد۔ روبر سے اس لہجے میں بات کرتے ہو"........ صفدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور دوسرے لمحے بوتل پوری قوت سے اس کاؤنٹر مین کے سر پر پڑی جو گال پر ہاتھ رکھے اب صفدر اور خاور کی طرف مڑنے ہی لگا تھا۔ بوتل چھناکے سے ٹوٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی کاؤنٹر مین کے حلق سے پہلے سے بھی زیادہ کربناک چیخ نکلی اور وہ کاؤنٹر کے پیچھے ہی گر گیا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ روبر سے اس طرح بات کرو"........ صفدر نے اور زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم اور تم نے کاؤنٹر مین پر ہاتھ کیوں اٹھایا"۔ اچانک ایک پہلوان نما آدمی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی آدھی آستینوں والی بنیان تھی اور نیچے اس نے بلیک جینز کی پتلون پہن رکھی تھی۔ بنیان کی ہاف آستینوں سے اس کے بازو کی مچھلیاں تڑپتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کا سینہ اس طرح باہر کو نکلا ہوا تھا۔ جیسے اس میں ہوا بھری ہوئی ہو۔ اسے دور سے دیکھتے ہی احساس ہو جاتا تھا۔ وہ ٹھوس اور ورزشی جسم کا مالک ہے۔ اس کے لمبے بال اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے اور چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ اپنا لہجہ درست کر کے بات کرو۔ میرا نام روبر ہے۔ سمجھے۔ میں نے میکار تھی سے ملنا ہے۔ اس کاؤنٹر مین نے مجھے جس لہجے میں جواب دیا ہے میں ایسے لہجے کا عادی نہیں ہوں"۔ صفدر نے غراتے ہوئے جواب دیا۔

"روبر۔ تمہارا نام تو پہلے کبھی نہیں سنا۔ لیکن تم اکڑ اس طرح رہے ہو۔ جیسے کوئی بہت بڑے فائٹر ہو۔ کہاں سے آئے ہو"........ اس پہلوان نما آدمی نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا چوکٹھا بھی بگڑنے کے لئے تیار ہے"........ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"کیا۔ کیا تم مارجر سے اس لہجے میں بات کرو۔ تمہاری یہ جرأت"...... اس پہلوان بنا آدمی نے یکلخت شعلے کی طرح بھڑکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت ہوا میں اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح چیختا ہوا ایک زوردار دھماکے سے قریبی میز پر جا گرا۔ میز کے ٹوٹنے کی آواز سے ہال گونج اٹھا تھا۔ یہ کام خاور کا تھا۔ اس نے اچانک اسے گردن سے پکڑ کر اوپر کو جھٹکا دے کر اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر اس نے گھٹنا اس کے پہلو پر رسید کیا اور بھاری بھرکم مارجر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا میز پر جا گرا تھا۔ ہال میں یکلخت شور سا مچ گیا اور مشین گن برداروں نے چیختے ہوئے صفدر اور خاور کی طرف دوڑ لگا دی۔

"رک جاؤ۔ سب رک جاؤ۔ یہ میرے شکار ہیں۔ رک جاؤ۔ انہوں نے مارجر پر ہاتھ اٹھایا ہے"...... یکلخت اس مارجر نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا کر چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ چکا تھا اور اس کے چیختے ہی سب اس طرح رک گئے جیسے چابی بھرے کھلونے چابی ختم ہوتے ہی رک جاتے ہیں۔

"ابھی ہاتھ کہاں اٹھایا ہے۔ ابھی تو میں نے صرف تمہیں ایک جھٹکا دیا ہے"...... خاور نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم"...... مارجر واقعی غصے سے پاگل سا ہو گیا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح ان دونوں کی طرف دوڑ پڑا۔ جیسے سٹیم انجن آوازیں نکالتا ہوا پوری رفتار سے دوڑ پڑتا ہے۔ اس کے دھاڑنے کی آوازوں سے

پورا بار ہال گونج رہا تھا۔ لیکن صفدر اور خاور اسی طرح بڑے اطمینان سے کھڑے تھے۔ تیزی سے دوڑتا ہوا مارجر یکلخت فضا میں اچھلا اور پھر اس کا جسم واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں فضا میں گھوم گیا اور اگر خاور بجلی کی سی تیزی سے ایک لمبا جمپ لے کر ایک طرف نہ ہٹتا تو مارجر کے دونوں جڑے ہوئے پیروں کی ضرب اس کے جبڑے کا بھرتہ بنا کر رکھ دیتی۔ مارجر کا یہ انداز ہی بتا رہا تھا کہ وہ واقعی ماہر لڑاکا ہے۔ لیکن خاور کے اچانک اچھل کر ایک طرف ہٹتے ہی اس نے اپنے جسم کو بھی ماہرانہ انداز میں موڑ لیا تھا اور اس طرح وہ پیچھے دیوار سے ٹکرانے سے بچ گیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کے پیر زمین سے لگتے۔ صفدر کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے مارجر ہوا میں ہی قلابازی کھا کر سر کے بل نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ صفدر کی لات چلی اور اس بار مارجر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے پورا ہال گونج اٹھا اور دوسرے لمحے اس کا جسم کسی رول کی طرح گھومتا ہوا پشت کے بل نیچے فرش سے ایک دھماکے سے ٹکرایا۔ نیچے گرتے ہی مارجر نے یکلخت اٹھنے کے لئے سمٹنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے سمٹنے سے انکار کر دیا تھا۔ اسی لمحے خاور نے جو اچھل کر اس کے قریب آ گیا تھا۔ جھک کر اس کی گردن پکڑی اور ایک بار پھر مارجر کا جسم ہوا میں اٹھتا ہوا پہلے سے زیادہ فاصلے پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ اس بار وہ گردن کے بل نیچے گرا تھا اور پھر پلٹ کر پشت کے بل جا گرا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون یہ جھگڑا کر رہا ہے"...... اچانک ایک

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

سائیڈ سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ایک سائیڈ کی راہداری سے اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ لیکن چہرے مہرے سے وہ بھی زیر زمین دنیا کا ہی آدمی لگ رہا تھا۔ مارجر اپنی جگہ پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کا اعصابی نظام یکلخت جامد ہو کر رہ گیا ہو۔ جب کہ وہ کاؤنٹر مین جس کے سر پر صفدر نے بوتل ماری تھی۔ وہ کاؤنٹر کے اندر ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"باس۔ باس۔ یہ لوگ۔ یہ لوگ۔ انہوں نے مارجر کا یہ حال کر دیا ہے"...... ایک مشین گن بردار نے اس آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں خوف کی لرزش نمایاں تھی۔

"مارجر کا۔ اوہ۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ مارجر تو"...... اس آدمی نے حیرت سے مارجر کی طرف دیکھا اور پھر وہ صفدر اور خاور کی طرف اس طرح دیکھنے لگا۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ مارجر کا یہ حال انہوں نے ہی کیا ہو گا۔

"کون ہو تم"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو"...... صفدر نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام میکارتھی ہے اور میں اس بار کا مالک ہوں۔ تم اجنبی لگتے ہو۔ کیا واقعی یہ سارا ہنگامہ تم نے کیا ہے"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تم ہو میکارتھی۔ یہ ہنگامہ ہم نے نہیں کیا۔ تمہارے ان آدمیوں نے کیا ہے۔ ہم تو یہاں اس لئے آئے تھے کہ ایک دھندے کے لئے تم سے بات چیت کی جا سکے۔ ہم نے کاؤنٹر مین سے کہا کہ ہم ایک دھندے کے لئے میکارتھی سے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس نے جواب ایسے تحقیر آمیز لہجے میں دیا جسے روبر کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ وہ اب کاؤنٹر کے پیچھے بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ پھر یہ تمہارا ڈمی پہلوان آگے بڑھا۔ ہم نے اسے بھی یہی کہا کہ ہم تو میکارتھی سے ملنے آئے ہیں۔ لیکن یہ اپنے آپ کو نجانے کیا سمجھتا تھا۔ اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے"...... صفدر نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے آئے ہو۔ میں نے تو پہلے کبھی تمہیں ولنگٹن میں نہیں دیکھا"...... میکارتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"روکوہاما سے۔ میرا نام روبر ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مائیکل اور روکوہاما سٹیٹ میں روبر اور مائیکل کے سامنے صرف وہی آتے ہیں جنہوں نے خودکشی کرنی ہو"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر واقعی تم نے مارجر کا یہ حال کیا ہے۔ تو پھر تم سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... میکارتھی نے ایک بار پھر مڑ کر مارجر کی

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو بے بسی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔

"یہ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔ اگر تم چاہو۔ ہم یہاں لڑنے نہیں آئے تھے۔ یہ تو خود ہم سے الجھ پڑے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر فرش پر پشت کے بل پڑے ہوئے مارجر کے دونوں پیروں پر پیر رکھے اور اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اس نے اسے پیروں کی طرف ایک جھٹکے سے کھینچا تو مارجر کا جسم کمان کی طرح دوہرا ہوتا چلا گیا۔ پھر کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مارجر کے حلق سے یکلخت اس طرح چیخ نکلی جیسے چیخ اس کے حلق میں کافی دیر سے رکی ہوئی ہو۔ صفدر ہاتھ جھاڑتا ہوا واپس میکارتھی کے پاس آگیا۔ جب کہ مارجر یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"بب۔ بب۔ باس۔ یہ لوگ۔ یہ نجانے کون ہیں۔ انہوں نے نجانے کیا کیا تھا کہ مجھے بیکار کر دیا تھا"...... مارجر نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مگر تمہارا تو دعویٰ تھا مارجر کہ تم جیسا فائٹر پورے ایکریمیا میں کوئی نہیں ہے۔ نانسنس۔ خبردار آئندہ اگر تم نے ایسا دعویٰ کیا"...... میکارتھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ ہال میں موجود اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔

"اس کاؤنٹر مین کو اٹھا کر باہر پھینک دو اور پھر آئندہ اگر کوئی مجھ سے ملنے آئے تو پہلے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھ لیا کرو"۔

میکارتھی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ صفدر اور خاور سے مخاطب ہو گیا۔

"تم نے مارجر کو ناکارہ کر کے میرے دل میں اپنی عزت بڑھا لی ہے اس لئے اب میں اپنے اصول کے خلاف بھی تم سے ملنا پسند کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ"...... میکارتھی نے کہا اور تیزی سے اسی راہداری کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ برآمد ہوا تھا۔

"ویل ڈن مارجر۔ ویسے تم اچھے لڑاکے ہو۔ لیکن خیال رکھا کرو۔ دنیا میں صرف تم ہی تم نہیں ہو"...... صفدر نے حیران و پریشان کھڑے مارجر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر میکارتھی کے پیچھے چل دیا۔ صفدر کی اس حرکت سے مارجر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت جیسے نارمل سا ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے لیکن انتہائی قیمتی اور جدید انداز کے فرنیچر سے سجے ہوئے دفتر میں موجود تھے۔ یہ میکارتھی کا دفتر تھا۔

"بیٹھو۔ اور اپنا تفصیلی تعارف کراؤ"...... میکارتھی نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تفصیلی تعارف بعد میں۔ پہلے کام ہونا چاہئے"...... صفدر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ تم کسی دھندے کی بات کر رہے تھے۔ کیا دھندہ ہے"...... میکارتھی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے چونک کر کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"ایک شخص کی موت سے پہلے اس کے ملاقاتیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... صفدر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ تو میکارتھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مرنے سے پہلے ملاقاتیوں کے بارے میں معلومات۔ یہ کیسا دھندہ ہے"...... میکارتھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر میکارتھی۔ تمہارے دوست رابرٹ نے مرنے سے پہلے اپنی کسی دوست عورت سے ایک سائنسی فارمولا خرید کیا تھا اور پھر اس نے یہ فارمولا پاکیشیا کے ایک کلب کے مالک اعظم کے ہاتھ فروخت کر دیا اور اس اعظم سے حکومت پاکیشیا نے اسے خرید کر لیا ہے۔ لیکن یہ نامکمل ہے اور حکومت پاکیشیا نے یہ مشن ہمارے ذمے لگایا ہے کہ ہم اس عورت کو تلاش کر کے اس سے اس فارمولے کا باقی حصہ بھی خرید لیں۔ اس کے لئے جتنا بڑا معاوضہ بھی ہو۔ حکومت ادا کرنے پر تیار ہے۔ رابرٹ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم اس کے نہ صرف دوست ہو۔ بلکہ اس کے راز دار بھی ہو۔ اگر تم اس عورت کے متعلق بتا سکو تو ہم تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں"...... صفدر نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں حکومت پاکیشیا نے ہائر کیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا حکومت پاکیشیا کے پاس اپنے ایجنٹ نہیں ہیں جو انہوں نے ایکریمین آدمیوں

کو ہائر کیا ہے"...... میکارتھی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"حکومت پاکیشیا کے لئے کام کرنے والے وہاں کے اعلیٰ حکام انتہائی عقلمند ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ایسے کاموں میں ہم زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ تو تم سیکرٹ ایجنٹ ہو اس لئے مارجر مار کھا گیا ہے۔ تم لوگ تو انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہو"...... میکارتھی نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے اسے اب سمجھ آئی ہو کہ مارجر کو ان کے مقابلے میں شکست کیوں اٹھانی پڑی ہے۔

"تم ان باتوں کو چھوڑو۔ اصل بات کرو"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو مسٹر روبر۔ یہی نام بتایا تھا ناں تم نے"...... میکارتھی نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... صفدر نے مختصر سا جواب دیا۔

"تو مسٹر روبر۔ تمہیں کسی نے غلط ٹپ دی ہے۔ رابرٹ میرا دوست ضرور تھا۔ لیکن مجھے اس کی ذاتی دلچسپیوں کا علم نہیں ہے اور ویسے بھی وہ تو لیڈی کلر مشہور تھا۔ اس لئے اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اگر کوئی فارمولا حاصل بھی کیا تو کس سے کیا"...... میکارتھی نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ ہم خود ہی تلاش کر لیں گے۔ ہم نے سوچا تھا کہ شاید تمہیں بھاری معاوضہ حاصل کرنے میں دلچسپی ہو"۔ صفدر نے روکھا سا جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی خاور بھی کھڑا

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی صفدر اور خاور دونوں بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب نہ پہنچے تھے کہ میکارتھی کی آواز سنائی دی۔

"ایک منٹ"...... میکارتھی نے کہا اور صفدر اور خاور دونوں مڑے۔

"کتنا معاوضہ دو گے"...... میکارتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھو میکارتھی۔ یہ حکومت کا معاملہ ہے۔ اس لئے معاوضہ تمہاری خواہش سے بھی زیادہ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں ہمارے پاس کچھ مصدقہ شواہد پہلے سے موجود ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ غلط بیانی کر کے تم ہم سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے"۔ صفدر نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم معاوضہ تو بتاؤ۔ پھر میں فیصلہ کروں گا۔ کہ تمہیں کچھ بتایا جا سکتا ہے یا نہیں"...... میکارتھی نے اس بار خالصتاً کاروباری لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر"...... صفدر نے جواب دیا۔ تو میکارتھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ایک لاکھ ڈالر۔ کیا واقعی"...... میکارتھی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں نے پہلے کہا تھا کہ حکومتوں کے معاملات ہیں اور تمہیں صرف زبان ہلا کر بھاری معاوضہ مل سکتا ہے۔ اس جیسا خوش قسمت

لمحہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن شرط وہی ہے کہ معلومات درست ہونی چاہئیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے تسلیم ہے کہ اتنا معاوضہ میرے تصور میں بھی نہ تھا۔ میرا خیال تھا کہ تم زیادہ سے زیادہ چار پانچ ہزار ڈالر دے دو گے۔ ٹھیک ہے نکالو ایک لاکھ ڈالر میں تمہیں انتہائی مصدقہ معلومات دیتا ہوں"...... میکارتھی نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے چینی تھی۔

"معاوضہ مل جائے گا اور وہ بھی نقد میری اور میرے ساتھی کی جیبیں بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے پر ہیں۔ تم پہلے بات تو بتاؤ"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں مسٹر ایسے نہیں چلے گا۔ پہلے معاوضہ پھر آگے بات ہو گی"۔ میکارتھی نے جواب دیا۔

"او کے۔ یہ لو۔ میں معاوضہ اپنے سامنے رکھ لیتا ہوں"۔ صفدر نے کہا اور اس نے جیب سے گڈیاں نکال نکال کر اپنے سامنے رکھنی شروع کر دیں۔

"یہ اصل ہیں"...... میکارتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سو فیصد"...... صفدر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تو سنو۔ رابرٹ نے یہ فارمولا ٹریسا سے حاصل کیا تھا۔ ٹریسا ایکریمیا میں گریٹ لینڈ کے سفارت خانے سے متعلق ہے اور رابرٹ کی گہری دوست تھی۔ اس بات کا صرف مجھے ہی علم ہے۔ لاؤ۔ اب یہ رقم مجھے دے دو"...... میکارتھی نے کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"پہلے اسے ثابت تو کرو۔ گریٹ لینڈ سفارت خانے فون کرو اور ٹریسا سے بات کرو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے فون میں لاؤڈر موجود ہے۔ اسے آن کر لو اور ٹریسا سے اس طرح بات کرو کہ ہمیں یقین آجائے کہ تم نے واقعی درست بتایا ہے"...... صفدر نے کہا تو میکار تھی نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نیچے لگے ہوئے دو بٹنوں کو یکے بعد دیگرے پریس کر دیا۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن آن ہونے کی وجہ سے آواز بخوبی صفدر اور خاور کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

"گریٹ لینڈ سفارت خانے میں مس ٹریسا سے بات کراؤ"۔ میکار تھی نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ابھی تمہارے سامنے بات ہو جائے گی"...... میکار تھی نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بجی تو میکار تھی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... میکار تھی نے کہا۔

"باس۔ سفارت خانے والے کہہ رہے ہیں کہ مس ٹریسا طویل رخصت لے کر چلی گئی ہیں اور انہیں نہیں معلوم کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔ ان کی واپسی چھ ماہ بعد ہو گی"...... دوسری طرف سے میکار تھی کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا"...... میکار تھی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ تو یہاں ہے ہی نہیں۔ یقیناً وہ گریٹ لینڈ چلی گئی ہو گی۔ تم اسے وہاں تلاش کر سکتے ہو۔ بہرحال میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اس

لئے معاوضہ مجھے دو"...... میکار تھی نے کہا۔

"سوری مسٹر میکار تھی۔ جب تک تصدیق نہ ہو جائے ایک ڈالر بھی تمہیں نہیں مل سکتا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اب یہ معاوضہ تمہیں دینا ہو گا۔ چلو۔ ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ گولی مار دوں گا"...... اچانک میکار تھی نے کھلی دراز میں سے ریوالور نکال کر اس کا رخ ان کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ مت الجھو میکار تھی۔ تم کسی بھی طور تصدیق کرا دو کہ تم نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ درست ہے پھر معاوضہ ملے گا"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں ہاتھ اٹھا دو اور کھڑے ہو جاؤ"...... میکار تھی کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی ابھر آئی تھی۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس نے ہاتھ نہ اٹھائے تھے۔ اس کے اٹھتے ہی خاور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"ہم تو جا رہے ہیں میکار تھی۔ لیکن کیا واقعی تم نے درست بتایا ہے"...... صفدر نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی میں نے درست بتایا ہے۔ رابرٹ کی کوئی بات مجھ سے چھپی ہوئی نہ ہوتی تھی۔ وہ مجھے ایک ایک بات بتاتا تھا۔ مجھے ٹریسا سے اس کی ملاقاتوں اور اس فارمولے کے بارے میں بھی معلوم تھا اور اس پاکیشیائی اعظم کے ہاتھ اس کی فروخت کا بھی مجھے علم ہے۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

میں نے درست بتایا ہے"........ میکارتھی نے کہا۔

"لیکن ٹریسا نے یہ فارمولا کہاں سے حاصل کیا تھا"........ صفدر نے جواب دیا۔

"یہ بات معاہدے میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے اب نہیں بتائی جا سکتی۔ حالانکہ مجھے اس کا بھی علم ہے"........ میکارتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مزید معاوضہ لے لو"........ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک لاکھ ڈالر اور دے دو۔ پھر بتاؤں گا اور وہ بھی ابھی"........ میکارتھی نے کہا۔

"مائیکل ایک لاکھ ڈالر کی گڈیاں نکال کر میز پر رکھ دو"۔ صفدر نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"او کے"........ خاور نے کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ دوسرے لمحے جیسے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا۔ مشین پسٹل چلنے اور میکارتھی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ خاور نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کام کیا تھا۔ اس نے فائر میکارتھی کے ہاتھ پر کیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ ریوالور میکارتھی کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا اور میکارتھی نے بے اختیار زخمی ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا ہی تھا کہ صفدر نے انتہائی تیزی سے آگے بڑھ کر میکارتھی کو گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے ایک ہی زوردار جھٹکے سے میکارتھی اچھل کر میز کی سائیڈ سے نکل کر قالین پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا صفدر کی لات چلی اور

میکارتھی کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور وہ تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ کنپٹی پر پڑنے والی ایک جچی تلی اور بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"دروازہ بند کر دو خاور۔ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اس لئے یہاں سے آواز تو باہر نہ جائے گی لیکن کوئی اچانک نہ آ جائے"........ صفدر نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے میکارتھی کو اٹھا کر صوفے پر ڈالتے ہوئے کہا اور خاور نے مڑ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ صفدر نے بے ہوش میکارتھی کا کوٹ اس کے عقب میں آدھے سے زیادہ نیچے کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد میکارتھی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے۔ تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ لیکن میز پر پڑی ہوئیں نوٹوں کی گڈیاں ویسے ہی پڑی رہنے دیں۔ چند لمحوں بعد میکارتھی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن کوٹ عقب میں اترے ہونے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اپنے کاندھوں کو جھٹک کر کوٹ اونچا کرنا چاہا۔ لیکن جب وہ اس میں بھی ناکام ہو گیا تو اس کی نظریں سامنے کھڑے صفدر پر پڑیں۔

"تم۔ تم نے یہ کیا کر دیا ہے۔ تم"........ میکارتھی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

"سکون سے بیٹھ جاؤ۔ ورنہ تمہارا سینہ گولیوں سے چھلنی بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں نے تو تمہیں درست بتایا تھا۔ تم نے"...... میکارتھی نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں میز پر پڑی ہوئی نوٹوں کی گڈیوں پر پڑیں تو وہ بولتے بولتے رک گیا۔

"نوٹ اب بھی تمہیں مل سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح نہیں جس طرح تم چاہتے ہو۔ ایک لاکھ ڈالر کم رقم نہیں ہوتی۔ اس لئے اب بتا دو کہ ٹریسا کو یہ فارمولا کہاں سے ملا تھا اور ہم یہ نوٹ یہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ ورنہ دوسری صورت میں تم لاش میں تبدیل ہو جاؤ گے اور لاشوں کو نوٹوں کی ضرورت نہیں ہوتی"...... صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"ٹریسا گریٹ لینڈ سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کی سیکرٹری اور اس کی عورت ہے۔ وہ اس کی رازدار ہے۔ گریٹ لینڈ کے فرسٹ سیکرٹری لاتھر کو یہ فارمولا ایکریمیا کے ہی کسی خفیہ تنظیم کے آدمی نے دیا تھا۔ اس نے ٹریسا کو اسے پیک کر کے سیلڈ کرنے کے لئے کہا۔ تو ٹریسا نے اس سے فارمولے کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں۔ تو لاتھر نے اسے بتایا کہ یہ انتہائی اہم فارمولا ہے۔ اسے پاکیشیا سے چوری کیا گیا ہے اور یہ انتہائی جدید ترین میزائل کا فارمولا ہے اور اس نے اسے گریٹ لینڈ کے اعلیٰ حکام تک پہنچانا ہے۔ ٹریسا کو جوا کھیلنے کی عادت تھی۔ وہ اس سلسلے میں ایک زیر زمین گروپ کی کافی سے

زیادہ مقروض ہو چکی تھی اور اس پر رقم کے لئے شدید دباؤ تھا۔ اس لئے اس کی نیت بد ہو گئی۔ اس نے خاموشی سے فارمولے کا ایک حصہ نکالا اسے معلوم تھا کہ رابرٹ کا ایک پاکیشیائی دوست آیا ہوا ہے۔ وہ اس سے مل چکی تھی۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ فارمولے کے عوض اچھی خاصی رقم حاصل کر لے گی۔ لیکن جب وہ فارمولا لے کر آئی۔ تو اعظم نے اسے بتایا کہ اسے ایسے کاموں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن میرے اور رابرٹ کے دباؤ پر اعظم اسے خریدنے پر تیار ہو گیا۔ لیکن اس نے رقم ہماری توقع سے بہت کم دی۔ بہر حال اتنی رقم ٹریسا کو مل گئی جس سے وہ اپنے ادھار اتار کر بھی کچھ دن عیش کر سکتی تھی۔ اس کے بعد اعظم وہ فارمولا لے کر واپس چلا گیا۔ ٹریسا نے ادھار اتارا اور پھر رابرٹ کے ساتھ مل کر اس نے جزیرہ ہوائی میں ایک ماہ تک عیش کرنے کا پروگرام بنایا کہ اچانک رابرٹ بھی غائب ہو گیا اور ٹریسا بھی۔ میں سمجھا کہ شاید وہ اچانک چلے گئے ہیں۔ لیکن پھر رابرٹ کے ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے کی خبر ملی۔ وہ کار چلاتے وقت شدید نشے میں بتایا گیا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ اسے جتنی مرضی آئے شراب پلا دو اسے کبھی نشہ ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ تو بلانوش تھا۔ تیز سے تیز شراب اس کے لئے پانی کا درجہ رکھتی تھی۔ لیکن میں کیا کر سکتا تھا۔ خاموش ہو گیا"...... میکارتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اپنی سیکرٹری سے کہو کہ وہ فرسٹ سیکرٹری لاتھر سے تمہاری بات کرائے۔ تم نے اس سے ٹریسا کے بارے میں پوچھنا ہے کہ وہ کہاں

[For Sharing Purpose Only] (RFI) www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

ہے۔ کہہ دینا کہ اس نے تمہاری رقم دینی ہے۔ اس لئے تم پوچھ رہے ہو"....... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا فون اٹھایا اور اسے میکارتھی کے سامنے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے لاؤڈر کے ساتھ والا بٹن دبایا اور رسیور میکارتھی کے کان میں لگا دیا۔

"یس"....... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی

"گریٹ لینڈ سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری لاتھر سے بات کراؤ"....... میکارتھی نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"لاتھر سے تمہاری پہلے سے واقفیت ہے"....... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ میرے پاس اکثر آیا کرتا ہے۔ وہ بھی عورتوں کا شکاری ہے"...... میکارتھی نے جواب دیا۔

"تمہارے سارے ہی دوست عورتوں کے شکاری ہیں"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن میکارتھی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"سنو۔ اگر تم آرتھر کو یہاں اپنے پاس کسی بھی بہانے سے فوراً بلا سکو۔ تو تمہیں مزید ایک لاکھ ڈالر مل سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"کیا واقعی تم ایک لاکھ ڈالر اور دو گے"....... میکارتھی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ یہ حکومتوں کے کھیل ہیں

اس لئے اس میں رقم کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور تمہیں تو بالکل مفت ہی سب کچھ مل رہا ہے۔ تم نے تو خواہ مخواہ جلدی کر کے اپنے آپ کو عذاب میں ڈال لیا ہے"....... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ میکارتھی اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صفدر نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر میکارتھی کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو باس"....... سیکرٹری کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس"....... میکارتھی نے کہا۔

"جناب لاتھر صاحب سے بات کریں"....... سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو میکارتھی۔ میں لاتھر بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔

"لاتھر۔ میں میکارتھی بول رہا ہوں۔ وہ ٹریسا کے متعلق معلوم کرنا تھا۔ اس کے ذمے میری خاصی بڑی رقم ہے اور وہ غائب ہے"۔ میکارتھی نے کہا۔

"رقم ٹریسا کے ذمے۔ تمہاری۔ کیا مطلب۔ کیا اس نے تم سے ادھار رقم لی تھی"....... لاتھر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس کے دوست رابرٹ نے رقم لی تھی اور ٹریسا نے اس کی ضمانت دی تھی۔ رقم میرے ایک دوست سے لی گئی تھی۔ اب وہ تقاضا کر رہا ہے اور رابرٹ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے میں ٹریسا کے بارے میں معلوم کر رہا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ تاکہ

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

اب وہ اپنی ضمانت پوری کرے"........ میکارتھی نے کہا۔

"وہ طویل رخصت پر ہے چھ ماہ بعد اس کی واپسی ہو گی۔ اس لئے چھ ماہ تک تو تمہیں صبر کرنا پڑے گا"........ دوسری طرف سے لاتھر نے کہا۔

"اوہ۔ اتنی طویل رخصت۔ کہاں گئی ہے۔ کیا گریٹ لینڈ واپس چلی گئی ہے"........ میکارتھی نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا کوئی مالدار چچا جنوبی ایکریمیا میں رہتا ہے۔ وہ بیمار تھا اور اس نے ٹریسا کو ٹیلی گرام دیا تھا۔ ٹریسا فوراً طویل رخصت لے کر چلی گئی ہے۔ مزید تفصیلات کا مجھے علم نہیں ہے"........ دوسری طرف سے لاتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ چلو یہ بات تو ختم ہوئی۔ اب تم اپنے متعلق بتاؤ۔ موڈ ہے۔ فوری طور پر عیش کرنے کا"........ میکارتھی نے کہا۔

"عیش کرنے کا۔ کیا مطلب"........ لاتھر نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارے مطلب کی ایک چیز آئی ہے میرے پاس۔ تھائی لینڈ کی خاص الخاص چیز ہے۔ بالکل تمہاری ڈیمانڈ کے مطابق۔ لیکن رات کو اس نے آگے چلے جانا ہے۔ اس لئے اگر فوری موڈ ہو تو بتا دو۔ رقم کی فکر مت کرنا۔ اس کا بندوبست ہو جائے گا"........ میکارتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی"........ لاتھر کی یکلخت جذبات میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے۔ آخر تم میرے دوست ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں موقع دے دوں"........ میکارتھی نے کہا۔

"گڈ۔ میکارتھی۔ تم واقعی بہترین دوست ہو۔ کہاں آنا پڑے گا۔ جلدی بتاؤ"........ لاتھر نے کہا۔

"وہیں کلب میں میرے پاس۔ تم جانتے تو ہو"........ میکارتھی نے کہا۔

"اوکے۔ میں پھر عقبی دروازے پر پہنچ رہا ہوں۔ تم وہاں اطلاع کرا دو"........ لاتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ"........ میکارتھی نے کہا اور صفدر نے ہاتھ کریڈل پر رکھ دیا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"گڈ۔ تم واقعی کامیاب ترین انسان ہو۔ صرف باتوں ہی باتوں میں تم نے دو لاکھ ڈالر کما لئے ہیں۔ فکر مت کرو۔ اسے یہاں آنے دو۔ اس کے بعد دو لاکھ ڈالر تمہارے ہو جائیں گے"........ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اس کا کوٹ پکڑ کر ایک جھٹکے سے اوپر کر دیا۔

"یہ رقم اٹھا لو۔ جب لاتھر یہاں پہنچ جائے گا تو دوسرا لاکھ بھی مل جائے گا۔ لیکن خیال رکھنا اب کسی بد معاشی کا سوچنا بھی ناں۔ ورنہ اس بار قبر میں اتر جاؤ گے"........ صفدر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اب میں کچھ نہیں کروں گا"........ میکارتھی نے جلدی سے میز پر

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI

پڑے ہوئے نوٹ سمیٹتے ہوئے کہا اور پھر نوٹ اٹھا کر اس نے میز کی دراز میں ڈال دیئے اور پھر میز پر پڑے ہوئے ایک انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"گریٹ لینڈ سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری لاتھر آ رہا ہے۔ اسے میرے دفتر پہنچا دینا"...... میکارتھی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم لاتھر کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔ وہ سفارت خانے کا آدمی ہے کہیں میرے لئے مصیبت نہ کھڑی ہو جائے"...... اچانک میکارتھی نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم اس سے صرف ٹریسا کے بارے میں درست معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بس۔ جب وہ یہاں آئے تو تم اس سے کہہ سکتے ہو کہ ہم نے تمہیں گن پوائنٹ پر اسے یہاں بلوانے پر مجبور کیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ایسا کرو۔ کہ عقبی کمرے میں چلو۔ میں دروازہ کھول دوں گا۔ تم میرا کوٹ پہلے کی طرح کر دینا تاکہ جب وہ آئے تو اسے شک نہ پڑے"...... میکارتھی نے جلدی سے کہا۔

"وہ کمرہ بھی ساؤنڈ پروف ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ میرا خاص کمرہ ہے۔ آؤ"...... میکارتھی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ریسٹ روم کے انداز میں سجے ہوئے ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ گئے۔ میکارتھی نے اس کا خفیہ دروازہ کھول دیا اور پھر صفدر کے کہنے پر گردن سے اس کا کوٹ دوبارہ عقبی

طرف سے نیچے کر دیا اور اسے ایک طرف صوفے پر بٹھا دیا۔ جب کہ وہ دونوں ہاتھوں میں مشین پسٹل اٹھائے ایک بار پھر دروازے کی دونوں سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔

ختم شد

[For Sharing Purpose Only] {RFI} www.urdufans.com or www.allurdu.com